30

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ج

اور اپنی زینت کو نہ دکھائیں سوائے اسکے جو آپ ہی کھلی ہو (النور ع ۴)

اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ تَصْلَحَ اَنْ يُّرَى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَ كَفَّيْهِ

عورت جب بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس کا بدن دیکھا جائے۔ سوائے اسکے اور اسکے۔ اور اشارہ اپنے چہرہ اور ہاتھوں کی طرف کیا (ابوداؤد)

رسمی پردہ کے نقصانات

اور

اسلامی پردہ کے نشانات

جس میں رسمی پردہ کے نقصانات بتلا کر اور اسلامی پردہ کے نشانات بتلا کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسلم خواتین کے چہروں کا پردہ گھروں سے باہر بھی نہیں ہے

مرتبہ

پیرزادہ شمس الدین

مؤلف

آئینِ قرآن دربارۂ حکومت و حکمران۔ ادعیۃ القرآن فی آیاتِ رحمٰن۔ تعزیراتِ قرآن وغیرہ

بارِ سوئم ایک ہزار اکتوبر ۱۹۵۵ء قیمت فی جلد ۱۲ /

دی مطبع کوآپریٹو پریس لاہور میں باہتمام منیجر شبیر محمد طبع کرا کر شمس الدین نے شائع کیا

Marfat.com

Marfat.com

۲۹۷۶۷۱
ش ۶۹
۶.۹.۸۷
DATA ENTERED
Marfat.com

فہرست مضامین رسمی پردہ کے نقصانات اور اسلامی پردہ کے نشانات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرض حال۔ رسمی پردہ شرعی پردہ نہیں ہے۔	۱
۲	تمہید۔ رسمی پردہ دوسری قوموں کی نقل کرکے اختیار کیا گیا جس کی تائید آیات اور احادیث کے غلط استدلالوں سے کی گئی	۳
۳	غیر معقول بہانوں سے رسمی پردہ کی تائید کرنا	۲۳
	پہلا بہانہ عورتوں کے چہروں سے فتنہ وفساد برپا ہوتا ہے۔	۲۴
	دوسرا بہانہ۔ ہم عورتوں کو غیر مردوں کی بدنظری سے بچاتے ہیں۔	۲۵
	تیسرا بہانہ۔ آزاد عورتیں گھروں میں رہیں اور باہر چہرے ڈھانک کر رکھیں	۲۶
	چوتھا بہانہ۔ عورتوں کے چہرے خوبصورتی کی وجہ سے ڈھانکے جاتے ہیں۔	۲۶
	پانچواں بہانہ۔ کیا ہم اپنی عورتوں کو بدکار مردوں کے سامنے کردیں	۲۷
	چھٹا بہانہ۔ چونکہ عورتوں کی عصمت بیش بہا موتی کی طرح ہے۔	۲۸
	ساتواں بہانہ۔ چونکہ زمانہ برا ہے	۲۸
	آٹھواں بہانہ۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری عورتیں کھلے چہرے باہر پھریں	۲۹
	نواں بہانہ۔ چونکہ یہ رسم آباؤ اجداد سے چلی آرہی ہے	۳۰
	دسواں بہانہ۔ چونکہ کھلے چہرے باہر جانے سے بدکاری پھیلتی ہے۔	۳۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴	رسمی پردہ کے نقصانات	۳۳
	پہلا نقصان۔ رسمی پردے کا مسلم خواتین کو تعلیم سے بے بہرہ کر دینا	۳۵
	دوسرا نقصان۔ " " کو دماغی نشو و نما سے عاری کر دینا	۳۶
	تیسرا " " " کو مساوی حقوق کے نزدیک نہ آنے دینا	۳۸
	چوتھا " " " کو مناکحت کی آزادی سے محروم کر دینا	۴۰
	پانچواں " " " کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روک دینا	۴۲
	چھٹا " " " کو جائز طور پر کما کر زکوٰۃ دینے سے باز رکھنا۔	۴۶
	ساتواں " " " کو اپنا ذریعہ معاش تلاش نہ کرنے دینا	۴۸
	آٹھواں " " " کو تجارت میں کوئی حصہ نہ لینے دینا	۵۰
	نواں " " " کو تن بدن کاہل اور سست الوجود بنا دینا۔	۵۱
	دسواں " " " کو صفائی، چستی اور خوبصورتی سے محروم کر دینا	۵۳
	گیارہواں " " " کو عمدہ صحت۔ توانائی اور تندرستی سے بے بہرہ کر دینا	۵۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	بارہواں نقصان - رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو قومی کاموں میں کوئی حصہ لینے دینا	۵۴
	تیرہواں نقصان ” ” ” کو جنگوں میں کوئی کام نہ کرنے دینا	۵۵
	چودھواں ” ” ” کو مہمان نوازی میں شامل ہونے دینا	۵۵
	پندرھواں ” ” ” کو کھیلوں میں کوئی حصہ نہ لینے دینا	۵۷
	رسمی پردہ کی اخلاقی خرابیاں	۵۹
	اسلامی پردہ کے نشانات	۶۶
	پہلا نشان - ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کا اپنی نظریں نیچی رکھنا - اور اپنی عصمت کی حفاظت کرنا	۶۶
	دوسرا نشان - مسلم خواتین کا کھلے چہروں سے شرم وحیا ظاہر کرنا	۷۱
	تیسرا نشان - ” ” کا گھروں سے باہر جانے پر مقامات ستر کی زینت کو ڈھانکنا - اور کھلے مقامات کی زینت کو کھلا رکھنا	۷۳ و ۷۴
	چوتھا نشان - مسلم خواتین کا اپنے سینوں کو ڈھانکنا -	۷۹
	پانچواں نشان ” ” کا اپنے سروں کو ڈھانکنا	۸۲
	چھٹا نشان - مسلم خواتین کے اپنے خویش واقارب اور اپنے متعلقین کو مقامات ستر کی زینت کو دیکھنے کیلئے مستثنیٰ کر دینا	۸۳
	ساتواں نشان - مسلم خواتین کا زور سے پاؤں مار کر اپنی چھپی ہوئی زینت کو ظاہر نہ کرنا -	۸۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	آٹھواں نشان - ایماندار مردوں اور عورتوں کا استغفار کرنا	۸۹
	نواں نشان - بوڑھی عورتوں کا زینت ڈھانکنے والی چادریں کا نہ اوڑھنا۔	۹۱
	دسواں نشان - مسلم خواتین کا اپنے گھروں میں وقار سے رہنا اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح بناؤ سنگار باہر نہ دکھانا۔	۹۲
	گیارھواں نشان - مومن مردوں اور مومن عورتوں کا مقامات ستر نجی گفتگو۔ نجی کاموں اور نجی حالات کا پردہ کرنا۔	۹۲
	بارھواں نشان مسلم خواتین کا اپنی ضرورتوں کے لئے گھر سے باہر جانا	۹۸
	تیرھواں " " " کا نمازیں پڑھنے کے لئے مساجد میں جانا۔	۱۰۰
	چودھواں " " " کا جنگوں میں کام کرنا	۱۰۳
	پندرھواں " " " کا ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کا آپس میں نیک کاموں میں تعاون کرنا	۱۰۷
۷	وہ آیات جن سے مسلم خواتین کا اپنے چہرے باہر بھی کھلا رکھنا ثابت ہوتا ہے۔	۱۱۱
۸	وہ احادیث جن سے مسلم خواتین کا اپنے چہرے باہر بھی کھلا رکھنا ثابت ہوتا ہے	۱۲۱
۹	تتمہ - یعنی بقیہ مضامین	۱۳۸

اس کتاب میں عربی متن کے بالمقابل سورت کا نام اور رکوع کا نمبر اور ترجمہ کے بالمقابل سورت کا نمبر آیت کا نمبر بطور حوالوں کے دیئے گئے ہیں۔

Marfat.com

(۱) عرض حال

یقیناً رسمی پردہ شرعی پردہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ غیر اسلامی ہے جس کے متعلق مذہبی پیشواؤں نے مندرجہ ذیل غلطیاں کر کے مسلمانوں کو کئی صدیوں سے بڑی بھاری غلط فہمیوں اور سخت الجھنوں میں مبتلا کر رکھا ہے اب اس کی اصلاح کرنا ان کی طاقت سے باہر ہے۔ دراصل یہ ایک بڑے مجدّد کا کام ہے کیونکہ صدیوں کی پرانی غلط رسم کو توڑنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ پہلی غلطی: "نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں" کے حکم سے گھونگٹ نکالنے کا غلط استدلال کرنا جس کا "اپنی نظریں نیچی رکھیں" کے حکم کے ساتھ کوئی مطابقت نہ کر سکنا۔ دوسری غلطی "اپنی نظریں نیچی رکھیں" کے مساوی حکم کی نہ تو کوئی تشریح کرنا اور نہ کوئی فلسفہ بیان کرنا۔ تیسری غلطی "اپنی زینت کو نہ دکھائیں سوائے اس کے جو اس میں سے کھلی ہے" کے ترجمہ میں اپنی گرہ سے اتفاقاً۔ مجبوراً۔ غالباً اور چارو ناچار کے الفاظ لگا دینا جس سے اس استثنا کا عام حالتوں میں بیکار ہو جانا۔ چوتھی غلطی "اور چاہئے کہ اپنے سینوں پر اپنی چادریں ڈال لیں" کے حکم کی یہ تشریح کرنا کہ سر سے لیکر سینہ تک اپنی چادریں کھینچ لیں جس سے نظریں نیچی رکھنے کا حکم باطل ہو جانا۔ پانچویں غلطی عورتوں کے چہروں کو بھی مقامات ستر سمجھ لینا اور انہیں گھروں میں بند رکھنا اور باہر برقعہ اوڑھانا۔ چھٹی غلطی۔ وہ آیات اور احادیث جو عورتوں کی آزادی اور مساوی حقوق کے متعلق ہیں کبھی بیان نہ کرنا

Marfat.com

ساتویں غلطی ـ قرآنی آیت کے غلط استدلال سے چہرے کا پردہ بنانا اور پھر خود ہی اُس میں دو سوراخ بنا لینا۔ آٹھویں غلطی۔ رسول اللہؐ کی اُس حدیث کو جس میں چہرے اور ہاتھوں کو باہر بھی ڈھانکنے سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ صحابہ اور صحابیات کے اقوال سے رد کر دینا یا اِس استثناء کو گھر کے لئے مخصوص کر دینا۔ نویں غلطی۔ اندھے سے پردہ کرانے اور حضرت عائشہؓ کو جنگی کرتب دکھانے والی احادیث کی آپس میں کوئی تطبیق نہ دے سکنا اور نہ نابینا سے پردہ کرانے کی کوئی وجہ بیان کر سکنا۔ دسویں غلطی۔ جن آیات اور احادیث سے عورتوں کا باہر چہرہ کھلا رکھنا ثابت ہوتا ہے وہ اُن کے سامنے پیش نہ کرنا اِسی طرح وہ احادیث جو قرآن کریم سے ملتی ہیں بیان نہ کرنا۔ بلکہ وہ احادیث جو قرآن حکیم کے خلاف پڑتی ہیں بتلانا گویا مسلمانوں کو اندھیرے میں رکھنا۔ بقول اقبال و حالی ؎

حقیقت خرافات میں کھو گئی — یہ اُمت روایات میں کھو گئی

جہاں مختلف ہوں روایات باہم — کبھی ہوں نہ سیدھی روایت میں خوش ہم

جسے عقل رکھے نہ ہرگز مسلّم — اُسے ہر روایت سے سمجھیں مقدّم

سب اسی میں گرفتار چھوٹے بڑے ہیں — سمجھ پر ہماری یہ پتھر پڑے ہیں

حقیقتاً اہلِ اسلام نے رسمی پردہ تو ایرانیوںؒ اور ہندوستانیوں کے پردہ کی نقل کر کے اختیار کیا۔ حالانکہ تمام گذشتہ انبیاء اور رسولوں کی اُمتوں کی عورتیں کھلے چہرے سے باہر جاتی ہیں۔ اور آنحضرتؐ کو بھی وہی دین دیا گیا جو اُن کا تھا۔" اُس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرّر کیا ہے جس کا نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جس کا ہمنے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم

ل فارسی اور رومی لوگوں کا۔ بخاری کتاب الانبیاء و کتاب الاعتصام

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم   ربِّ زِدْنِی عِلْمًا   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ (۲)

۱۔ پاکستان ہندوستان سیلون۔ برہما چین۔ عدن۔ مصر۔ انگلینڈ جنوبی مشرقی اور مغربی افریقہ۔ زنجبار۔ ماریشس اور دیگر مختلف ممالک کی ۳۵ پینتیس سالہ سیر و سیاحت کے بعد خاکسار اس نتیجے پر پہنچا ہے۔ کہ مسلمانوں کا مروّجہ پردہ اسلامی پردہ نہیں ہے کیونکہ یہ غیر مسلموں کے پردہ کی نقل ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں اہلِ اسلام کے آنے سے پہلے ہندوؤں اور راجپوتوں میں پردہ کی رسم رائج تھی جب اُن میں سے بہت سے لوگ اسلام قبول کر کے مسلمان ہو گئے تو اُنہوں نے ہندو اور راجپوت عورتوں کے گھونگٹ لگانے کی رسم کو قایم رکھا کیونکہ آباؤ اجداد کی پُرانی رسم کو توڑنا بہت مشکل تھا جیسا کہ مشہور مثال ہے۔ "خصم چھوٹے مگر رسم نہ ٹوٹے" مثلاً ہندو عورتیں اپنے خسر جیٹھ۔ اور دیگر غیر مردوں کے سامنے اب بھی گھونگٹ مارتی ہیں۔ اسی طرح مسلم خواتین بھی کرتی ہیں کیونکہ مذہبی راہنماؤں نے قرآنی آیت کے غلط ترجمہ و تفسیر سے اس کی تائید کر دی۔ دراصل عورتوں کے چہرے باہر ڈھانکنا یا گھونگٹ لگانا۔ یا نقاب ڈالنا قرآن مجید کے ان الفاظ "یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ" سے استدلال کیا جاتا ہے جن کے ترجمے مختلف کئے جاتے ہیں (۱) نزدیک کرلیں اوپر اپنے بڑی چادریں اپنی"۔ (۲) "نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں"۔ (۳) "سر سے نیچے کر لیا کریں اپنے تھوڑی سی اپنی

چادریں" (۴) "کہ اپنی چادروں کے گھونگٹ نکال لیا کریں" (۵) "کہ اپنے مونہوں پر نقاب ڈال لیا کریں" اب حامیانِ رسمی پردہ خود بتلائیں کہ اِن تراجم میں سے کونسا صحیح ترجمہ ہے اور گھونگٹ۔ نقاب اور مونہوں کا ترجمہ کن قرآنی الفاظ کا ہے اب جو مذہبی رہنما کلام الٰہی کے ترجمہ میں اپنی طرف سے بغیر خطوط دانی یعنی بریکٹس دیئے زائد الفاظ لگا کر اس کی تعلیم کو بگاڑتے ہیں وہ درحقیقت قرآن کریم میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ گھونگٹ لگانے اور نظریں نیچی رکھنے کے احکام میں کوئی تطبیق نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ برادرانِ اسلام کی سہولت کے لئے ذیل کی آیات اور احادیث جو مسلم خواتین کے باہر جانے کے متعلق ہیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ[1] وہ خود اِن کے موازنہ پر غور کر کے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ اور غلط تراجم اور غلط تاویلات کے پھندوں سے نکل جائیں۔ جو اس کتاب کے لکھنے

آیت نمبر (۱) جو پانچویں ہجری میں غزوہ بنی مصطلق سے پہلے نازل ہوئی۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ

آیت نمبر (۲) جو چھٹی ہجری میں غزوہ بنی مصطلق کے بعد نازل ہوئی۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ

[1] وہ اپنے آپ کو اِن آیات کا مصداق ٹھہراتے ہیں فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ ۝ (البقرہ ع ۹)

سو اُن کے لئے حسرت ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تاکہ اس کے عوض تھوڑی قیمت لے لیں پس اُنکے لئے حسرت ہے اُسکی وجہ سے جو اُن کے ہاتھوں نے لکھا اور اُنکے لئے حسرت ہے اُسکی وجہ سے جو وہ کماتے ہیں (۲ آیہ ۷۹)

Marfat.com

وَنِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰىٓ اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ

اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہدے کہ نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں

اس آیت کا وہ مفہوم جو زمانہ نبوی میں مسلم خواتین نے لیا حدیث نمبر (۱)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ

(الاحزاب ۵۹)

اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۔ (النور ع ۴)

اور مومن عورتوں کو کہدے اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جو کھلی

(النور ۳۱)

اس آیت کے الفاظ "اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا" کا وہ مفہوم جو رسول اللہؐ نے خود لیا۔ حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴:- وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔ ال عمران ع ۸) اور اُن میں سے ایک گروہ ہے۔ جو کتاب کے متعلق جھوٹ بناتے ہیں تاکہ تم اُسے کتاب سے سمجھو حالانکہ وہ کتاب سے نہیں ہے۔ اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ اور وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور وہ جانتے ہیں (۲ آیت ۷۷) بلاشبہ قرآنی آیات کے ترجموں میں کچھ الفاظ بڑھا کر خطوط واتی یعنی بریکٹس کے اندر رکھے جاتے ہیں جن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ قرآن حکیم کے عربی الفاظ کا ترجمہ نہیں ہیں بلکہ ترجمہ کرنے والے نے

Marfat.com

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ
خَرَجْنَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ كَاَنَّ عَلٰى
رُءُوْسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْاَكْسِيَةِ (ابوداؤد)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے جب یہ آیت
"یدنین علیہن من جلابیبہن" اتری تو انصار
کی عورتیں اس طرح نکلیں جیسے اُن کے سروں
پر کوے بیٹھے ہیں یعنی سیاہ کپڑے سروں پر ڈالیں۔

اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ
عَنْهَا وَقَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ
اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ تَصْلُحَ
اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا
وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
اسماء بنت ابی بکر رسول اللہؐ کے پاس آئیں اُن پر کپڑے باریک تھے آپؐ نے اُن سے رخ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء عورت کو جب ایام ماہواری آنے لگیں یعنی وہ بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں کہ اُس کے بدن سے کچھ نظر آئے سوائے اِس کے اور اِسکے اور اشارہ اپنے چہرے اور ہاتھ کی طرف کیا۔ یہ حدیث قرآنی آیت کے ساتھ مطابقت بھی

مذکورہ بالا آیات اور احادیث کا موازنہ

اگر آیت نمبر (۱) کے ماتحت مُسلم خواتین کے چہرے باہر ڈھکے ہوتے تو پھر آیت نمبر (۲) میں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵:- آیت کا مفہوم واضح کرنے کے لئے اپنی طرف سے زائد کئے ہیں خواہ اِن زائد شدہ الفاظ کو کوئی مانے یا نہ مانے مگر جو حضرات قرآنی آیات کے ترجموں میں بغیر خطوط وحدانی یعنی بریکٹس دیئے کے ہی اپنی طرف سے زائد الفاظ لگاتے ہیں اِن جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (۱) غلط ترجمہ کر کے مسلمانوں کو دھوکا دینا

اُنہیں نظریں نیچی رکھنے کا مساوی حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی کیونکہ گھونگٹ لگاکر نظریں نیچی رکھنا ایک بے معنی بات ہے۔ لہٰذا آیت نمبر (۱) سے سروں کے ڈھانکنے کا ہی استدلال درست ہے جیسا کہ حدیث نمبر (۱) سے معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ کھُلے چہرے کسی کے سامنے نظریں نیچی رکھنا تو ایک شرافت کا نشان ہے جو معلوم بھی ہو سکتا ہے۔ مگر چہرے ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنا تو کوئی شرافت کا نشان ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ کسی کو کیا معلوم کہ گھونگٹ کے اندر نظریں نیچی ہیں یا اوپر۔ لہٰذا آیت نمبر (۱) سے مذہبی رہنماؤں کا یہ استدلال کرنا کہ مسلم خواتین کا باہر چہرہ ڈھانکنا ہی شرافت کا نشان ہے جس وہ باہر اپنے حواسِ خمسہ بند کر کے نیم اندھوں کی طرح جائیں، ٹھوکریں کھائیں۔ علم، عقل، تجربہ اور زمانہ شناسی سے محروم رہیں۔ خوبصورتی، تندرستی، تازہ اور کھُلی ہوا اور مشاہدات قدرت سے بے بہرہ رہیں قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ اِس سے آیت نمبر (۲) کے نظریں نیچی رکھنے کا حکم باطل ہو جاتا ہے۔ ایسے حضرات سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ دیہاتوں، شہروں اور دیگر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶:۔ کہ یہی خدا کا حکم ہے۔ (۲) غلط ترجمہ کر کے آیت کے معنوں کو بدل دینا گویا کلام اللہ کو اپنی جگہ سے پھیر دینا۔ (۳) غلط ترجمہ کر کے قرآنی آیات میں اختلاف پیدا کر دینا۔ (۴) غلط ترجمہ کر کے قرآنی آیت کے اصل مفہوم کو چھپا دینا۔ (۵) غلط ترجمہ کر کے اُس مفہوم کو جو رسول اللہؐ کے زمانہ میں لیا گیا تھا بگاڑ دینا۔ لہٰذا ایسے صاحبان پر ذیل کی آیات خوب چسپاں ہوتی ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ

اسلامی ممالک میں جو مسلم خواتین کھلے چہرے باہر جاتی ہیں کیا وہ شریف نہیں ہیں؟ اگر وہ بھی شریف ہیں تو پھر چہرہ ڈھانکنا شرافت کا نشان نہ رہا۔ خدا جانے جب عورتوں کا کھلے چہرے باہر جانا کوئی جرم نہیں تو پھر آیت نمبر(۱) کی غلط تاویلات کے ماتحت ان کے چہرے کیوں ڈھانکے جائیں جس سے "اَنْ یُّعْرَفْنَ کہ وہ پہچانی جائیں" کے معنی بھی بیکار ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ چہرہ ڈھکی ہوئی عورت کو تو باہر اس کا خاوند بھی نہیں پہچان سکتا خواہ وہ اس کے پاس سے ہی گزر جائے۔ یا اپنے آشناؤں کے ساتھ باہر پھرتی رہے۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسے واقعات ہو چکے ہیں کہ چہرہ ڈھانکنے کی وجہ سے عورتیں بجائے اپنے خاوندوں کے ساتھ جانے کے دوسرے مردوں کے ساتھ چلی گئیں۔ اگر برقعہ پوش مسلم خواتین کے ساتھ چند غیر مسلم عورتیں یا مرد برقعہ اوڑھ کر شامل ہو جائیں تو پھر نہ صرف مسلم اور غیر مسلم عورت میں بلکہ مرد اور عورت میں بھی تمیز کرنا دشوار ہو جائے گا۔ غرضیکہ سر سے پاؤں تک ڈھکی ہوئی عورت کا پہچاننا اتنا ہی مشکل جتنا کہ بند شدہ پارسل کی اشیاء کا حالانکہ آیت نمبر(۱) کے الفاظ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷:- مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ (البقرہ ع ۱۹)

جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو ہم نے کھلی باتوں اور ہدایت سے اتارا ہے اس کے بعد کہ ہم نے اسے لوگوں کے لئے کھول کر کتاب میں بیان کر دیا یہی ہیں کہ اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں (پ ۲ آیت ۱۵۹) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ

Marfat.com

"اِن یُّعرفن کہ وہ پہچانی جائیں" اور آیت نمبر (۲) کے الفاظ "اِلّا ما ظھر منھا مگر جو زینت اُس میں سے کھُلی ہے" کا ایک ہی مفہوم ہے کہ باہر چہرہ کھُلا رہے جیسا کہ حدیث نمبر (۲) سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے پہچان ہوتی ہے۔ مگر اس کے سمجھنے کے لئے دماغ چاہیئے۔ اِسی طرح آیت نمبر (۱) کے ماتحت مُسلم خواتین سر سے پاؤں تک اگر اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھیں تو پھر آیت نمبر (۲) کی اُس زینت پر جو باہر ڈھانکنے سے مستثنیٰ کی گئی ہے پردہ پڑ جاتا ہے گویا استثنائی حکم بھی بیکار ہو جاتا ہے غرضیکہ ان دونوں آیات کی تطبیق آج تک مذہبی پیشواؤں سے نہ ہو سکی اور نہ کبھی ہو گی۔ کیونکہ وہ قرآنی آیات پر کبھی غور نہیں کرتے

(۲) تعجب تو اِس امر کا ہے کہ جو مذہبی رہنما اور اُن کے پیرو کار قرآنی آیت سے عورتوں کے گھونگٹ لگانے کا اِستدلال کرتے ہیں وہ خود بھی اپنی عورتوں کو گھونگٹ کے ساتھ باہر نہیں نکالتے۔ بلکہ برقعہ میں لاتے ہیں جو اُن کے لئے ایک شرم کا مقام ہے کیونکہ وہ خود ہی اپنے استدلال پر عمل نہیں کرتے گویا قرآنی احکام سے ہنسی مذاق کرتے ہیں۔ حالانکہ اِس کی ممانعت کی گئی ہے۔ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا (البقرہ ع ۲۹)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸: وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (البقرہ ع ۲۱)

وہ جو اِسے چھپاتے ہیں جو اللہ نے کتاب سے اُتارا ہے اور اُس کے عوض تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں سوائے آگ کے کچھ نہیں ڈالتے۔ اور اللہ قیامت کے دن اُن سے کلام نہیں کرے گا۔ اور نہ اُنکو پاک کرے گا اور اُنکے لئے دردناک دُکھ ہے (۲/۱۷۴)

"اور اللہ کی باتوں سے ہنسی نہ کرو (۲۳۱/۲)۔ ایسے حضرات اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ جب ہندو عورتیں گھونگٹ لگا کر باہر چل سکتی ہیں تو پھر مُسلم خواتین کیونکر نہیں چل سکتیں۔ اگر گھونگٹ مارنے کا اِستدلال درست ہے تو پھر عمل کر کے دکھائیں۔ کیونکہ قرآنی استدلال پر عمل نہ کرنا ایمانداری کا نشان نہیں ہو سکتا۔ جب حامیانِ رسمی پردہ سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ اگر تمہارا یہ اِستدلال کہ مُسلم خواتین گھروں سے باہر گھونگٹ[۱] لگا کر جائیں۔ صحیح ہے تو پھر اُن کو برقعہ اُوڑھا کر اور اُس میں دو سوراخ نکال کر اسے باطل کیوں ٹھہرایا جاتا ہے تو اِس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ راستہ دیکھنے کے لئے دو سوراخ نکالے جاتے ہیں مگر جب اِس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جس وقت اللہ نے عورتوں کو باہر گھونگٹ مارنے کا حکم دیا تھا تو کیا اُس وقت اُسے نعوذ باللہ اِس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ مُسلم خواتین چہرے ڈھانک کر باہر کیسے چلیں گی اگر اُسے علم تھا تو پھر اُس کے حکم کے مطابق عمل کیا جائے کیونکہ خدا کے کامل حکم کو دو سوراخ نکال کر ناقص بنانا مومن کی شان کے خلاف ہے۔ اگر مُسلم خواتین گھونگٹ لگا کر باہر چل نہیں سکتیں تو پھر خدا نے ایسا حکم ہی کیوں دیا جس پر عمل کرنا اُن کی طاقت سے باہر ہے اِس آیت کو پڑھ کر جواب دیجئے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۔ اللہ کسی پر کچھ لازم نہیں کرتا۔ مگر جس قدر اُس کی طاقت ہو (البقرۃ ۲۸۶/۲) دراصل عورتوں کے باہر چہرے ڈھانکنے کا استدلال ہی غلط ہے کیونکہ اللہ کا حکم کبھی ناقص نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کامل ہوتا ہے۔ کیونکہ اِس میں کوئی انسانی ترمیم لگانے کی

[۱] یا تیہ چہرے ڈھانک کر راستہ کا نظر نہ آنا ہی گمراہی ہے۔ ایسے حکم کو نعوذ باللہ اللہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

ضرورت نہیں پڑتی جس کے بغیر اُس پر عمل کرنا ناممکن ہو جائے۔ یہ تو ایک نہایت ہی مضحکہ خیز سی بات ہے کہ گھونگھٹ نکالنے کا استدلال تو قرآنی آیت سے ہو مگر اُس میں دو سوراخ نکالنے کا تتمہ حامیانِ رسمی پردہ خود اپنی پاکٹ سے لگائیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے صاحبان کلام اللہ کو اپنی جگہ سے پھیر کر اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں اور خود اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے آپ کو یہودیوں سے تشبیہ دیتے ہیں کیونکہ وہ بھی اللہ کے کلام کو اپنی جگہ سے پھیرتے ہیں یہ آیات اِس پر گواہ ہیں۔ غور فرمایئے أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ (البقرہ ع ۹) پس کیا تم اُمید رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مان لیں گے اور اُن میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اللہ کے کلام کو سُنتے پھر اُس میں تحریف کرتے بعد اِس کے کہ اُسے سمجھ لیا اور وہ جانتے ہیں (۲-۷۵) مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ (النساء ع) اُن لوگوں میں سے جو یہودی ہوئے بعض باتوں کی اُن کے موقعوں سے تحریف کرتے ہیں (۴-۴۶) يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ (المائدہ ع ۶) باتوں کو اُن کی جگہ (جاننے) کے بعد بدلتے ہیں (۵-۴۱) یقیناً اہلِ اسلام مُسلم خواتین کے حق میں کھلے چہرے نظریں نیچی رکھنے کے مساوی احکام کو بھولے ہوئے ہیں خود تو باہر کھلے چہرے پھریں گے مگر اپنی عورتوں کو ایسا کرنے نہیں دیں گے گویا اللہ کی سیدھی راہ کو جھٹلاتے ہیں مگر گھونگٹ اور برقعہ کی ٹیڑھی راہ کو اختیار کرتے ہیں۔

Marfat.com

اور اپنے آپ کو اِس آیت کا مصداق ٹھہراتے ہیں وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ج وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ج ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ (الاعراف ع ۱۷) اور اگر وہ سیدھی راہ دیکھیں تو اُسے (اپنا) رستہ نہ ٹھہرائیں اور اگر وہ اُلٹی راہ دیکھیں تو اُسے اپنا رستہ بنا لیں یہ (کج روی) اسلئے (پیدا ہوئی) کہ انھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اُن سے غافل رہے (۷-۱۴۶) یقیناً اللہ کی آیات سے غافل رہنا ہی ٹیڑھی راہ ہے۔

(۳) بلاشبہ چہرہ ڈھانکنا نہ صرف بزدلی بلکہ ذلت اور خواری کا نشان ہے کیونکہ اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص نے کوئی ایسا بُرا کام کیا ہے جس کی وجہ سے وہ باہر بھی اپنا چہرہ دکھانا نہیں چاہتا اِس کے ثبوت میں ذیل کی آیات پیش کی جاتی ہیں جن میں دوزخیوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۝ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۝ (یونس ع ۳) اور جو بدیاں کماتے ہیں (تو) بدی کا بدلہ اُسی کی مثل ہے اور اُن پر ذلت چھا جائیگی کوئی اُنہیں اللہ سے بچانے والا نہ ہوگا گویا اُن کے مونہوں پر رات کا سیاہ ٹکڑا اُڑھا دیا گیا ہے (۱۰-۲۷) وَتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ (ابراهيم ع ۷) اور اُن کے مونہوں کو آگ ڈھانک لے گی (۱۴-۵۰) وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ (عبس ع ۱) اور (کچھ) منہ اُس دن ایسے ہونگے کہ اُن پر غبار ہوگا (۸۰-۴۰)

Marfat.com

اللہ تو قیامت کے دن مجرموں کو اُن کے گناہوں کی یہ سزا دیگا۔ مگر افسوس حامیانِ رسمی پردہ اپنی بے گناہ نیک اور پاک دامن عورتوں کے چہرے ڈھانکسا کر انہیں دُنیا میں ہی بدکاروں سے تشبیہ دیتے ہیں گویا اِس آیت پر عمل کرتے ہیں وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل ع) اور جو کوئی اِس (دُنیا) میں اندھا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راہ سے بہت دُور پڑا ہوا (۸ ع ۲ ۱۵) علاوہ ازیں بدکار لوگ پردہ میں ہونگے۔ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ (التطفیف ع ۱) ہرگز نہیں وہ اپنے رَب سے اُس دن حجاب میں ہونگے (۳۰ ۵ ۱۵) یعنی اللہ کے دیدار اور رسول کی شفاعت اور جنّت کی نعمتوں سے محروم رہیں گے جیسا کہ آجکل رسمی پردہ نشین تازہ اور کھلی ہوا تعلیم اور دُنیا کی دلچسپیوں سے محروم

(۴) بُرقعہ میں ذیل کی خرابیاں پائی جاتی ہیں (۱) برقعہ میں نظریں نیچی نہیں رہ سکتیں کیونکہ اُس کی ساخت ہی ایسی بنی ہوتی ہے کہ اُوپر ہی اُوپر دیکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ بُرقعہ میں نظریں نیچی رکھنے سے گر پڑنے کا ڈر رہتا ہے (۲) برقعہ میں عورتوں کی نظریں خوانخواہ غیر مردوں پر پڑتی ہیں صاف ظاہر ہے کہ جو شخص قلعہ میں بند ہوتا ہے وہ نشانہ خوب لگا لیتا ہے (۳) برقعہ میں عورتیں غیر مردوں کو دل بھر کر دیکھ لیتی ہیں اِس خیال سے کہ ہمیں تو کوئی نہیں دیکھتا۔ (۴) برقعہ میں حواس خمسہ بند رہنے کی وجہ سے عورتیں تازہ اور کھلی ہوا سے محروم رہتی ہیں۔ (۵) اگر عورتیں تازہ ہوا یا کسی اور مقصد کے لئے بُرقعہ کو اُوپر اُٹھاتی ہیں تو پھر اِن کے سینے بھی صاف نظر آجاتے ہیں۔

رہتی ہیں۔

اگر حامیانِ رسمی پردہ کو یہ خرابیاں نظر نہ آئیں تو پھر وہ خود کچھ دن بُرقعہ میں باہر پھر کر تجربہ کرلیں۔ علاوہ ازیں اُن سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ کیا بُرقعہ پوش عورتوں پر یہ آیت چسپاں نہیں ہوسکتی؟ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ (الاعراف ع) وہ (شیطان) اور اُس کی جماعت تم کو ایسی طرح پر دیکھتے ہیں کہ تم اُن کو نہیں دیکھتے۔ اسی طرح بُرقعہ پوش عورتیں بھی دوسرے شخصوں کو تو خوب دیکھ لیتی ہیں مگر انہیں کوئی نہیں دیکھتا۔

(۵) حقیقتاً کھُلے چہرے باہر پھرنے والی عورتوں کو مَرد اتنا گھُور کر نہیں دیکھتے جتنا چہرہ ڈھانکنے والیوں کو اس کا باعث یہ ہے کہ اُن کے متعلق مردوں کو یہ خیال ہو جاتا ہے کہ یہ بہت خوبصورت ہیں اِس وجہ سے وہ اپنا چہرہ دکھانا نہیں چاہتیں لہٰذا اُنھیں دیکھنے کے لئے ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں۔ یہانتک ٹانگہ کے پیچھے بھی بائیسکل پر جائیں گے۔ خواہ اُس میں کالی چڑیل ہی کیوں نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت وارث شاہ مرحوم نے بھی گھونگٹ کی مذمت کی ہے۔

ایس گھنڈ وِچ بہت خرابیاں نی آگ لائیکے گھنڈ نوں ساڑئیے نی
گھنڈ حُسن دی آب چھپا لیندا لئے گھنڈ والی رُڑے مارئیے نی
گھنڈ انھیاں کرے سوجاکھیاں نوں گھنڈ لاہ موہیں اُتوں لاہئیے نی
وارث شاہ نہ دیئے موتیاں نوں پھل اگ دیوِچ نہ ساڑئیے نی

مذکورہ بالا اشعار کی تشریح اُردو میں کی جاتی ہے تاکہ ناظرین بخوبی سمجھ سکیں۔ اِس گھونگٹ میں بہت سی خرابیاں ہیں گھونگٹ کو آگ لگا کر جلادو۔ گھونگٹ خوبصورتی

کی چمک کو چھپا لیتا ہے لیے گھونگٹ والی بہت جلد ثمکار ہو جاتی ہے۔ گھونگٹ سو آنکھوں کو اندھا بنا دیتا ہے۔ اے بی بی گھونگٹ اپنے چہرے سے آتار دو وارث شاہ نصیحت کرتا ہے کہ موتیوں کو دیا کر نہ رکھو۔ اور پھولوں کو آگ میں نہ جلاؤ۔ گویا چہرہ چھپانے کو موتیوں کو دبانے اور پھولوں کو آگ میں جلانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۶) غرضیکہ آیت نمبر (۱) سے تو عورتوں کے باہر گھونگٹ لگانے کا غلط استدلال کیا جاتا ہے۔ اور اِس آیت وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ (الاحزاب ع ۴) اور اپنے گھروں میں ٹھیری رہو اور پہلی جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو (۳۳/۳۳) سے یہ غلط نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ عورتیں گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ گویا گھروں کی چار دیواری میں بند رہیں۔ حالانکہ یہ بدکار عورتوں کی سزا ہے۔ یہ آیت اِس پر شاہد ہے۔ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا (النساء ع ۲)

اور تمہاری عورتوں میں سے جو بےحیائی کا ارتکاب کریں تو اپنے میں سے چار گواہ اُن پر بلاؤ۔ سو اگر وہ گواہی دیں تو اُن کو گھروں میں بند رکھو۔ یہاں تک کہ اُن کو موت لے جائے یا اللہ اُن کے لئے کوئی راہ نکال دے (۴/۱۵) اِس حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے تو عورتوں کو کسی بےحیائی کا کام کرنے اور اُس پر چار گواہ لانے پر ہی ایک سزا یعنی گھروں میں بند رکھنے کا حکم دیا تھا۔ مگر خدا معلوم آسودہ حال مسلمان کس واسطے اپنی عورتوں

Marfat.com

کو بغیر کسی جرم اور قصور سرزد ہونے کے ہی اپنے گھروں میں بند رکھتے ہیں۔ کیا ایسی عورتوں نے کوئی ایسا ہی بے حیائی کا کام کیا ہے جس کا ایسے مسلمانوں کو بغیر چار گواہ لانے کے ہی یقین کامل ہوگیا اور دوہری سزا دینے کا فیصلہ کر دیا کہ ایک تو عورتوں کو گھروں میں عمر بھر قید رکھو۔ اور حتی المقدور اُن کو اپنے کاموں کے لئے اور ہوا خوری کے لئے بھی باہر مت جانے دو۔ اور دوسرے اگر خدانخواستہ وہ باہر بھی جائیں تو چہرے ڈھانک کر یا ڈولی یا گاڑی میں چاروں طرف چادریں تانکر تاکہ باہر بھی لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ عورتیں ایسے بُرے کاموں کی وجہ سے سزا یافتہ ہیں جن کے باعث یہ باہر بھی اپنا چہرہ دکھانا نہیں چاہتیں اسلئے اِن سے بچتے رہو مسلمانوں کا اپنی عورتوں کے ساتھ ایسا برتاؤ اور سلوک کرنا بہت بُرا ہے۔ اب مسلمان خود ہی غور کرکے دیکھ لیں کہ آیا وہ اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں یا غیر مسلم۔ مسلمان تو اپنی عورتوں کو باہر اتنی بھی آزادی نہیں دیتے۔ جتنی کہ اللہ اور اُس کے رسول نے اُن کو دی ہے۔ آخر یہ کار سزا یافتہ اور بے گناہ پردے کے قیدیوں میں کیا فرق ہوا۔ صاف ظاہر ہے کہ آزاد اور کھلے چہرے باہر پھرنے والی عورتیں معصوم اور بے گناہ معلوم ہوتی ہیں کیونکہ جب وہ چاہیں باہر جاسکتی ہیں۔

(۷) علاوہ ازیں مندرجہ ذیل احادیث کی غلط تاویلات سے بھی رسمی پردہ کی تائید کی جاتی ہے (۱) عن ابن مسعود عن النبیؐ قَالَ اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَہَا الشَّیْطَانُ ؕ۔ (ترمذی) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے

Marfat.com

ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عورت پردے کے لائق ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان
اُسے تاکتا ہے" چونکہ یہ حدیث کسی قرآنی آیت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی۔ لہٰذا
اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ عورت سر سے پاؤں تک باہر ڈھکی رہے قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ
اس طور پر جانے سے اُسے باہر راستہ بھی نظر نہیں آئیگا۔ پھر دو سوراخ نکالنے کی
ترمیم اپنے پاس سے بنانی پڑے گی۔ حالانکہ اِس حدیث میں کوئی استثناء بھی نہیں
رکھی گئی یہی وجہ ہے کہ یہ حدیث اُس حدیث نمبر (۲) جس میں چہرے اور ہاتھ کو باہر جانے
سے مستثنیٰ کیا گیا ہے کے خلاف پڑتی ہے۔ حقیقتاً عورت کے مقامات ستر ڈھانکنے
کے قابل ہیں نہ کہ چہرہ یہ حدیث اس پر گواہ ہے۔ عن ابو سعید خدری قال رسول اللہؐ
لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ
ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک مرد دوسرے مرد کے مقام
ستر کو نہ دیکھے نہ کوئی عورت دوسری عورت کے مقام ستر کو دیکھے (ابو داؤد) صاف
ظاہر ہے کہ چہرہ مقامات ستر میں شامل نہیں یہی باعث ہے کہ عورت کو نماز اور حج
میں چہرہ کھلا رکھنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر عورت کا چہرہ باہر ڈھکا ہو تو نظر رکھنے
کے کوئی معنی نہیں ہو سکتے حالانکہ یہ الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ کوئی چیز کھلی ہے جس کے
تاڑنے کی ممانعت کر کے نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا۔ بلاشبہ وہ چہرہ ہی ہے۔ بلکہ ان
اُن لوگوں کو جو عورت کو بُری نظر سے تاکتے ہیں شیطان کہا گیا ہے۔ مگر عورت کو باہر
کھلے چہرے جانے سے روکا نہیں گیا۔ اور نہ ہی اُس کے متعلق کسی بُری بات کا اظہار
کیا گیا ہے۔

Marfat.com

(۱۲) نابینا کو نہ دیکھنے والی حدیث سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ عورتیں غیر مرد کی شکل نہ دیکھنے پائیں جو بالکل غلط ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ کو حبشیوں کے جنگی کرتب خود رسول اللہؐ نے دکھائے تھے۔ جس سے اُن کی خاطرداری کرنا مقصود تھا۔ صاف ظاہر ہے کہ کرتب کرنے والوں کو بھی دیکھا اگر اندھے کو نہ دیکھنے والی حدیث صحیح ہے تو پھر برقعہ کے دو سوراخ کیوں نہیں بند کئے جاتے۔ کیونکہ اُن میں سے عورتیں آنکھوں والوں کو خوب دیکھ لیتی ہیں علاوہ ازیں نابینا کو نہ دیکھنے کی کوئی وجہ بیان نہیں کی جاتی بہرحال دونوں احادیث کا موزانہ پیش کیا

حبشیوں کے جنگی کرتب دکھانا	اندھے سے پردہ کرانا
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَامَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِيْ وَرَآءَهٗ خَدِّىْ عَلٰى خَدِّهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ	عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعِنْدَهٗ مَيْمُوْنَةُ فَاَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ۔ (ابوداؤد والترمذی)

حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِیْ (بخاری ومسلم کتاب العیدین)

لہ حضرت عبداللہ کو مکتوم کی ماں کا بیٹا کہکر کیوں پکارا گیا؟ کیا اُن کا باپ نہ تھا؟

لہ اگر نابینا سے پردہ کرانے والی حدیث صحیح ہے تو پھر کس واسطے حضرت عائشہؓ حسان بن ثابت

Marfat.com

حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہؐ
کے پاس تھی اور آپ کے پاس میمونہؓ بھی
بیٹھی تھیں اتنے میں ابن مکتوم کی ماں کا بیٹا حضرت
عبداللہ آئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا پردہ
کرو تم دونوں اس سے ہم نے کہا یا رسول اللہؐ
وہ تو اندھا ہے نہ ہم کو دیکھتا ہے نہ پہچانتا
ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم بھی اندھی ہو تم
اس کو نہیں دیکھتیں۔ (ابوداؤد و ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے اور عید
کا دن تھا حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے
کھیل رہے تھے تو یا میں نے رسول اللہؐ
سے عرض کی یا آپ نے فرمایا کیا دیکھنا
چاہتی ہو میں نے کہا ہاں تو مجھے اپنے
پیچھے کھڑا کر دیا اور میرا رخسار آپؐ کے
رخسار پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے
بنی ارفدہ کھیلو یہاں تک کہ میں اکتا گئی ۔
تو فرمایا بس میں نے کہا ہاں فرمایا تو جاؤ۔ (مسلم و بخاری شیخان)

اب مذکورہ بالا احادیث اندھے سے پردہ کرانا اور حبشیوں کے جنگی کرتب دکھانا
ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ نابینا والی حدیث پر پانچ اعتراض وارد ہوتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸:- کو اندر آنے کی اجازت دیکر اس سے اشعار سنا کرتی تھیں
اس روایت کو ملاحظہ کیجئے۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ رض وَ عِنْدَهَا
حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا .... قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِيْ
لَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْكِ وَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ
لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ فَقَالَتْ وَ اَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى (بخاری کتاب المغازی)
مسروق رضؓ سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت عائشہؓ کے ہاں گئے اور اُن کے پاس حسان

پہلا اعتراض۔ کیا حضرت عبداللہؓ ابن اُمّ مکتوم رسول اللہؐ کے گھر میں اجازت لے کر آئے تھے؟ اگر اجازت لی تھی تو پھر رسول اللہؐ نے قبل اس کے کہ آپ سے اندر آنے کی اجازت دیں خود کیوں نہ اپنی بیبیوں کو پردہ میں بٹھا دیا اور اس کے بعد آپ سے اندر آنے کی اجازت دیتے۔ کیونکہ رسول اللہؐ کو تو معلوم تھا کہ اندھے سے پردہ ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جب آنحضرتؐ کی موجودگی میں نابینا صاحب گھر میں آگئے اور بیبیوں نے انہیں دیکھ بھی لیا تو پھر پردہ کرنے کو کیوں فرمایا۔

دوسرا اعتراض۔ اگر حضرت عبداللہؓ بغیر اجازت کے ہی اندر چلے آئے تھے تو کیا اُن کا ایسا ہی چال چلن تھا کہ بغیر اجازت کے ہی دوسروں کے گھروں میں داخل ہو جاتے تھے۔ جو کہ ان آیات کے خلاف ہے۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوائے (دوسرے) گھروں میں داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ لے لو" (۲۴-۲۷)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو نبی کے گھر میں داخل نہ ہو سوائے اس کے کہ تمہیں اجازت دی جائے" (۳۳-۵۳) تیسرا اعتراض جب اندھے کو دیکھنا جائز نہیں تو پھر برقعہ میں دو سوراخ کیوں بنائے جاتے ہیں جن سے مسلم خواتین غیر مردوں کو اس

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹:- بن ثابت اُن کو شعر سنا رہے تھے۔ مسروق نے کہا میں نے اُن سے پوچھا آپ کیوں اس کو اپنے پاس آنے کی اجازت دیتی ہیں۔ اور اللہ نے تو فرمایا ہے اور ان میں سے جس نے بڑا بوجھ اپنے اوپر لیا اُس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ انہوں نے کہا کونسا عذاب اندھا پن سے بڑھ کر ہے (بخاری)، حسانؓ بھی اُن لوگوں میں شامل ہو گئے تھے

Marfat.com

خیال سے بھی دل بھر کر دیکھ لیتی ہیں کہ ہمیں تو کوئی نہیں دیکھتا گویا مسلمان خود ہی اپنی عورتوں سے اس حدیث کے خلاف عمل کراتے ہیں۔ اور اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو شخص قلعہ میں مسند ہوتا ہے وہ تو نشانہ خوب لگا لیتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جس حدیث پر عمل ہی نہیں ہو سکتا وہ سچی کیونکر ہو سکتی ہے۔ چوتھا اعتراض۔ جب آنحضرتؐ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو نابینا سے پردہ کرنے کو کہا تو پھر اپنی بیوی حضرت عائشہؓ کو ۹ ہجری میں حبشیوں کے کرتب کیوں دکھائے۔ کرتبوں کا دیکھنا صاف ثابت کرتا ہے کہ کرتب کرنے والوں کو بھی دیکھا۔ حالانکہ پردہ کے احکام پانچویں ہجری میں نازل ہو چکے تھے۔ پانچواں اعتراض اندھے سے پردہ کرانے کی خاص وجہ کیا تھی۔ کیا پردہ کرانے کے لئے صرف ایک نابینا ہی رہ گیا تھا۔ زندگی بھر میں یہ کیوں نہ کہا کہ سوکھنوں سے پردہ کرو یا غیر مردوں کے سامنے چہرے ڈھانک لو۔ اب حامیانِ رسمی پردہ سے یہ التماس ہے کہ مذکورہ بالا اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اس بات کی بھی تشریح کر دیں کہ کونسی حدیث صحیح ہے۔ اب مذہبی رہنماؤں کا یہ کہنا کہ جب حضرت عائشہؓ نے حبشیوں کے کرتب دیکھے تھے تو اس

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰:۔ جنہوں نے حضرت عائشہؓ پر افک کی تشہیر کی تھی اور یہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ چنانچہ یہ واقعہ بھی اسی زمانہ کا ہے کیا حضرت عائشہ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ آنحضرتؐ نے اپنی بیبیوں کا پردہ نابینا سے بھی کرایا تھا۔ اگر علم تھا تو پھر خود انہوں نے کیوں اس حدیث کے خلاف عمل کیا اور اگر علم نہیں تھا تو پھر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نابینا سے پردہ کرنے والی حدیث [illegible]

وقت وہ نابالغ تھیں قطعاً غلط ہے کیونکہ اسی حدیث کے الفاظ "خدی علی خدہٖ" "میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا" صاف ثابت کرتے ہیں کہ اُس وقت حضرت عائشہؓ نہ صرف بالغ بلکہ اتنی بلند قامت ہو چکی تھیں کہ کھڑے ہونے کی صورت میں آپ کا رخسار رسول اللہؐ کے رخسار کے بالمقابل پہنچتا تھا۔ کیونکہ اُس وقت اُن کی عمر اٹھارہ ۱۸ سال کی تھی۔

دراصل عبداللہؓ ابن اُمّ مکتوم نابینا سے پردہ کرانے کی یہ وجہ تھی کہ ایک تو وہ نابینا اور دوسرے غریب تھا اور تنگی کا زمانہ تھا۔ چادر کافی نہ ہونے کے باعث اُس وقت اُن کے مقاماتِ ستر یعنی رانوں کا کچھ حصہ کھلا تھا جس پر آنحضرتؐ کو یہ کہنا پڑا "کیا تم بھی اندھی ہو تم اُس کو نہیں دیکھتیں" یہ الفاظ صاف ثابت کرتے ہیں کہ اُس کے لباس میں ضرور کوئی عیب تھا جس کے باعث اُسے دیکھنے کی ممانعت کی گئی۔

میرے اس نظریہ کی تصدیق ذیل کی احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ عَنْ اَسْمَاء بنت ابی بکر قَالَتْ سمعت رَسول اللّٰہ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ مِنْکُنَّ یُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَرفَعُ رَاسَھَا حَتّٰی یَرْفَعُ الرِّجَال رُؤسِھِم کَرَاھِیَۃً اِنْ یَّرَیْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَال۔ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ فرماتے تھے جو عورت تم میں سے ایمان لائی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو اپنا سر نہ اُٹھائے جب تک مرد اپنا سر نہ اُٹھائیں تاکہ نظر نہ پڑے کسی مرد کے ستر پر (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ) سہل سے روایت ہے کہ مرد نبی کریمؐ کے ساتھ اپنے تہبندوں کو اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے جیسا بچے کرتے ہیں

۶۵۸۶

Marfat.com

نماز پڑھا کرتے تھے اور عورتوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں۔ یہاں تک کہ مرد بیٹھ جائیں۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ) چونکہ اُس زمانہ میں مرد اِس طرز سے تہبند باندھا کرتے تھے جس سے سجدہ کی حالت میں مقاماتِ ستر کے کھل جانے کا اندیشہ رہتا تھا۔ اِس لئے اِس قسم کی ہدایت عورتوں کو دی گئی تھی" اور مجھ پر صرف ایک چادر تھی جب میں سجدہ کرتا تو وہ سمٹ کر رہ جاتی تو قوم کی ایک عورت نے کہا۔ کیا تم اپنے امام کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے" (بخاری کتاب المغازی) یہ فتح مکہ کے بعد کا واقعہ ہے عورتیں پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد بھی مسجدوں میں مردوں کے ساتھ نماز پڑھا کرتی تھیں اور ایسی جگہ کھڑی ہوتیں کہ امام کو دیکھتیں۔ جرہدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ہمارے پاس بیٹھے تھے اور میری ران کھلی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا تو نہیں جانتا کہ ران عورت ہے اسے چھپانا چاہئے (ابو داؤد) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلْفَخِذُ عَوْرَۃٌ۔ رسول اللہؐ نے انسان کی ران کو مقامِ ستر یعنی پردہ میں رہنے والے حصّہ میں شمار فرمایا (ترمذی) غرضیکہ نابینا کو دیکھنے کی ممانعت اس وجہ سے تھی کہ اُس کی رانوں کا کوئی حصّہ کھلا تھا اور حبشیوں کے مقاماتِ ستر بخوبی ڈھکے ہوئے تھے۔ لہٰذا اُن کے جنگی کرتب دکھا دیئے گئے تھے۔

(۸) قرآنی آیات اور احادیث کی غلط تاویلات کے علاوہ مختلف غیر معقول بہانوں سے بھی رسمی پردہ کی تائید کی جاتی ہے۔ حالانکہ اللہ اور رسولؐ کے احکام پر جھوٹے بہانوں کی بنا پر عمل نہ کرنا منافقوں کا کام ہے۔ چنانچہ منافقین نے جنگ تبوک کے

موقعہ پر جہاد میں شامل نہ ہونے کے لئے جھوٹے بہانے بنالیتے تھے یہ آیت اس پر گواہ ہے۔
يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ (التوبۃ ع ۱۲)
وہ تمہارے پاس بہانے لائیں گے جب تم لوٹ کر اُن کی طرف جاؤ گے کہہ بہانے مت
بناؤ ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے (۹-۹۴) پہلا بہانہ عورتوں کے چہرے سے فتنہ و
فساد برپا ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے گھروں میں رہیں اور باہر چہرے ڈھانک کر رہیں اور
نماز پڑھنے کے لئے بھی مسجدوں میں نہ جائیں صاف ظاہر ہے کہ نہ بدلنے والے دین کو فتنہ و
فساد کا بہانہ بنا کر بدل دیا۔ افسوس فساد کا بہانہ بنا کر جتنی سختیاں کی گئیں۔ عورتوں پر
ہی کی گئیں حالانکہ مردوں کے چہرے سے وہ فتنہ پڑتا ہے کہ حضرت لوطؑ کی قوم ہی تباہ ہو گئی
مگر پھر بھی اُن کی آزادی پر کوئی بندش نہ رکھی گئی۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ جس قوم
کا ایمان عمل اتنا گرا ہوا ہو کہ عورتوں کے چہرے سے ہی فتنہ میں پڑ جائے تو اُسے
دنیا میں رہ کر کون سے کارِ نمایاں کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو ہر وقت ایسے فتنوں میں
ہی مبتلا رہتی ہے۔ ایسے عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ اگر تم اپنی عورتوں کو گھروں
میں بند کر دو گے یا اُن کے چہرے باہر ڈھانک دو گے تو پھر غیر مسلم عورتیں بن سنور
کر کھلے چہرے تمہارے سامنے آ جائیں گی تو اس وقت بھی تم فتنوں ہی میں پڑے
رہو گے۔ اور اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بنالو گے۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ (التوبہ ع ۷) اور اُن میں
سے بھی ہیں جو کہتا ہے مجھے اجازت دیجئے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالئے دیکھو فتنہ میں تو یہ پڑ ہی
چکے ہیں (۹-۴۹)

یہ جنگ تبوک کا واقعہ ہے جب بعض منافقین نے اس میں شامل نہ ہونے کا یہ عذر بنا لیا تھا کہ عیسائیوں کی عورتیں خوبصورت ہیں اگر ہم ان سے جنگ کرنے جائیں گے تو ان کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جائیں گے۔ در اصل ایسی ذہنیت رکھنے والے مسلمانوں نے بھی عورتوں کے چہرے کا پردہ بنا رکھا ہے۔ حالانکہ ایسے فتنوں پر غالب آنے کے لئے ہی نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس پر عمل نہ کرنا مسلمانوں کا اپنا قصور ہے۔

دوسرا بہانہ۔ ہم اپنی عورتوں کو غیر مردوں کی بدنظری سے بچاتے ہیں۔ لہٰذا گھونگٹ نکالیں اور برقعہ اوڑھیں مگر افسوس اپنے آپ کو غیر عورتوں کی بدنظری سے نہیں بچاتے۔ اگر یہ بہانہ درست ہے تو پھر مردوں کو بھی عورتوں کے سامنے کھلے چہرے نہیں آنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بھی انہیں ورغلا کر اپنے پھندوں میں پھنسا سکتی ہیں۔ چنانچہ ایسے چیرتروں سے تنگ آ کر حضرت یوسفؑ نے قید کو ہی پسند کیا تھا۔ آیت پر شاہد ہے۔ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ (یوسف ۱۲) (یوسفؑ نے) کہا میرے رب قید مجھے اس سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں۔ (۱۲-۳۳) وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ "اور اگر تو ان کی چال کو مجھ سے نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا" جس سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں بھی مردوں کو بدی کی طرف مائل کر سکتی ہیں دوسرے یہ کہ مردوں کو بھی نا آشنا عورتوں کے سامنے نہیں آنا چاہیئے۔ تیسرے یہ کہ بدی سے بچنے

Marfat.com

سے کے لئے تکلیف کا اُٹھا لینا بہتر ہے۔ چوتھے یہ کہ بدکاری کرنا جہالت کا کام ہے۔ پانچویں یہ کہ انسان خود بھی بدی سے بچنے کی کوشش کرے اور دعا سے بھی کام لے۔ اب اکثر مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ اپنی طیبات بیبیوں کو چھوڑ کر شوقیہ بدکار عورتوں کے گھروں میں جاتے ہیں اور خوب عیش اڑاتے ہیں۔ مگر انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا بقول شخصے

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں رسوا

تیسرا بہانہ۔ آزاد عورتیں تو گھروں میں رہیں اور باہر چہرے ڈھانک کر رکھیں مگر لونڈیاں اپنی ضرورتوں کے لئے کھلے چہرے باہر جائیں۔ گویا آزاد عورت اور لونڈی میں یہ فرق رکھتے ہیں۔ جو قرآن کریم اور حدیث شریف میں کہیں نہیں ملتا۔ اب ایسی ذہنیت رکھنے والے مسلمانوں سے ایک تو یہ پوچھا جاتا ہے کہ دنیا بھر کی عورتیں جو اپنے کام کاج کے لئے کھلے چہرے باہر جاتی ہیں کیا وہ سب کی سب لونڈیاں ہی ہیں۔ دوسرے یہ کہ آیا لونڈی وہ ہوتی ہے جس کی آزادی پر طرح طرح کی قیدیں رکاوٹیں اور بندشیں لگائی جائیں یا وہ جس کی آزادی پر کوئی قید نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ آنحضرتؐ نے اپنی ازواج مطہراتؓ کو اُن کی حاجتوں کے لئے باہر جانے کی اجازت کیوں دی۔ چوتھے یہ کہ کس واسطے رسول اللہؐ نے چہرے اور ہاتھوں کو باہر ڈھانکنے سے مستثنیٰ کر دیا۔ افسوس حامیانِ رسمی پردہ نے اپنی نفسانی خواہشات کے ماتحت اپنی آزاد عورتوں کو تو لونڈیوں کی سی حیثیت دے دی۔ اور لونڈیوں کو آزاد عورتیں بنا دیا۔ جس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

چوتھا بہانہ۔ عورتوں کے چہرے خوبصورتی کی وجہ سے ڈھانکے جاتے ہیں تاکہ مردان

Marfat.com

پر عاشق نہ ہونے پائیں۔ تو پھر اِسی دلیل کے ماتحت کیوں نہ مردوں کے چہرے بھی ڈھانکے جائیں۔ تاکہ عورتیں بھی اُن پر فریفتہ نہ ہونے پائیں۔ کیونکہ عورتیں بھی تو مردوں پر عاشق ہو جاتی ہیں۔ جیسے زلیخا حضرت یوسفؑ پر یہ آیت پڑھتا ہے۔ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا (یوسف ع) اُس کی محبت اُس کے دل میں بیٹھ گئی ہے (۱۲-۳۰) ایسی حالت میں بھی صرف عورتوں کے چہرے ڈھانکنا اور مردوں کے نہ ڈھانکنا سراسر ناانصافی ہے۔ حالانکہ مردوں کو بھی عورتوں کی طرح خوبصورت ہی بنایا گیا ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (المؤمن ع ۷) اور تمہاری صورتیں بنائیں تو خوب ہی تمہاری صورتیں بنائیں (۴۰-۶۴) یہ تو کبھی ہو نہیں سکتا کہ عورتوں کو تو خدا خوب بنائے اور مردوں کو ٹھیکیداروں سے بنوائے۔ حالانکہ ہر چیز کا بنانے والا اللہ ہی خالق ہے۔

پانچواں بہانہ۔ کیا ہم اپنی عورتوں کو بدکار مردوں کے سامنے کر دیں جن پر یہ مثال صادق آتی ہے کرے کوئی اور بھرے کوئی "قصور تو مردوں کا ہو مگر سزا عورتوں کو دی جائے کیا یہی انصاف ہے۔ حقیقتاً بُرے لوگوں سے ڈر کر اپنی عورتوں کو گھروں کی چاردیواری یا برقعہ میں چھپا کر رکھنا ایک کھلی بزدلی کا نشان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ جنگ کرنے کے بھی قابل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انہیں اس بات کی بھی ہمت نہیں پڑتی کہ اپنی عورتوں کو اپنے ہمراہ بھی کھلے چہرے باہر لا سکیں۔ اہلِ یورپ تو اپنی عورتوں کو بدکاروں سے ڈر کر ہرگز نہیں چھپاتے کیونکہ وہ اپنی قوم کو بدکار نہیں سمجھتے بلکہ بدکار والوں کو بدی کی سزا دیتے ہیں۔ تاکہ عورتوں کی آزادی میں کوئی رخنہ انداز نہ ہو سکے۔ یہی سبب ہے کہ وہاں کی عورتیں دلیری اور آزادی سے کھلے چہرے باہر پھرتی ہیں۔

Marfat.com

۶۔ چھٹا بہانہ۔ چونکہ عورتوں کی عصمت ایک بیش بہا موتی کی طرح ہے۔ اِس لئے اُن کی حفاظت کی جاتی ہے۔ بلاشبہ جو چیز خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتی اُس کی حفاظت تو ضرور کی جاتی ہے لہٰذا یہ خیال عورتوں کی حفاظت پر درست نہیں بیٹھتی۔ کیونکہ وہ اپنی عصمت کی حفاظت خود کر سکتی ہیں جیسا کہ مرد۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں کو عصمت کی حفاظت کرنے کے لئے یکساں احکام دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ دونوں کی عصمت مساوی ہے اگر عورتیں خود اپنی عصمت کی حفاظت کرنے کے قابل نہ ہوتیں تو پھر اُنہیں ایسا حکم دینا ہی بے معنی ٹھہرتا۔ اب اکثر مسلمانوں کا خود تو اپنی عصمت کی کوئی حفاظت نہ کرنا مگر اپنی عورتوں کی حفاظت کے خواہ مخواہ بھی چوکیدار بنے رہنا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔ کیونکہ عمدہ تعلیم دینے اور نیک اخلاق کے سکھلانے سے ہی عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کر سکتی ہیں نہ کہ اُن کی آزادی پر طرح طرح کی قیدیں، رکاوٹیں اور بندشیں لگانے اور اُنہیں تعلیم و تربیت سے محروم کر دینے سے۔ اگر کسی عورت نے گھر کی قید میں رہ کر اپنی عصمت کی حفاظت کر بھی لی تو اُس نے کونسا کارِ نمایاں کر لیا جس کی وجہ سے اُس کی تعریف کی جائے آخر جو لوگ جیل خانہ کی قید میں رہتے ہیں وہ بھی تو اُس دوران میں بدکاری سے بچے ہی رہتے ہیں۔ حقیقتاً قابلِ تعریف کام تو یہ ہے کہ بدکاری کا موقعہ پانے پر بھی انسان بدکاری نہ کرے جیسا کہ حضرت یوسفؑ نے نہ کیا۔ ساتواں بہانہ۔ چونکہ زمانہ برا ہے اِس لئے عورتوں کو رسمی پردہ میں رکھا جاتا ہے اور باہر اُنکے چہرے ڈھانکے جاتے ہیں۔ مگر جب ایسے صاحبان سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ کیا زمانہ صرف عورتوں کے لئے

Marfat.com

ہُوا ہے اور مردوں کے لئے بُرا نہیں؟ تو پھر کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ حالانکہ زمانے کا اثر دونوں پر یکساں ہوتا ہے کیونکہ بدکاری کے دونوں ہی ذمہ وار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سزا بھی مساوی ہے۔ یہ تو ایک نہایت ہی ناانصافی کی بات ہے کہ مرد تو باہر کھلے چہرے پھریں اور عورتیں چہرے ڈھانک کر رکھیں۔ جب کہ نظریں نیچی رکھنے کے احکام دونوں کے لئے مساوی ہیں۔ اسی طرح عصمت کی حفاظت کرنے کے احکام بھی مساوی ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ بُری ہستیاں بھی دنیا میں قیامت تک موجود رہیں گی۔ جن سے عصمت کی حفاظت کرنی پڑے گی۔ یہ تو کبھی ہو نہیں سکتا کہ بدکار لوگ دنیا سے نیست و نابود ہو جائیں یا سب مرد اور عورت فرشتے ہی بن جائیں گویا زمانہ اچھا ہو جائے تو پھر حامیان رسمی پردہ اپنی عورتوں کو کھلے چہرے باہر لائیں جس پر یہ خیال صادق آتی ہے "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی" دراصل عورتوں کو آزادی اور مساوی حقوق سے محروم کرنے کا یہ ایک بہانہ بنایا ہوا ہے ورنہ تمام غریبوں کی عورتیں کھلے چہرے باہر پھرتی ہیں کیا اُن کے لئے زمانہ بُرا نہیں اور صرف شریفزادوں کے ہی لئے بُرا ہے؟ آٹھواں بہانہ۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری عورتیں کھلے چہرے باہر پھریں گویا ایسے مسلمانوں نے اپنی خواہشوں کو خدا بنا رکھا ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے "کیا تو نے اُسے دیکھا جو اپنی خواہش کو اپنا معبود بناتا ہے تو کیا تو اس کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ یا کیا تو خیال کرتا ہے کہ اُن میں اکثر سنتے ہیں یا عقل سے کام لیتے ہیں وہ صرف چارپایوں کی طرح ہیں۔ بلکہ وہ رستہ سے اور بھی دور بھٹکے ہوئے ہیں" (۲۵ – ۴۳ ۔ ۴۴)

حقیقتاً ایسے حضرات اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ اگر اپنی خواہشوں کی ہی پیروی کرنی ہوتی تو پھر اللہ تعالی۔ رسول کریمؐ اور قرآن مجید پر ایمان لانے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی۔ ہر ایک شخص کو اختیار ہوتا کہ اپنی مرضی پر چلے اور جو چاہے سو کرے۔ چونکہ ایسے لوگ اللہ کے احکام چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ اسلئے انہیں ظالم قرار دیا گیا ہے یہ آیت اِس پر گواہ ہے۔ "بلکہ جو ظالم ہیں وہ اپنی خواہشات کی پیروی بغیر علم کے کرتے ہیں (۳۰-۲۹)" نواں بہانہ۔ چونکہ عورتوں کو گھروں کی چاردیواری میں رکھنے اور باہر اُنکے چہرے ڈھانکنے کی رسم ہمارے آباؤ اجداد سے چلی آرہی ہے۔ اِس لئے اِسکو چھوڑ نہیں سکتے۔ یہ جواب اُن کافروں کا سا ہے جو خدائی احکام کا انکار کرکے رسموں پر چلنے کو ترجیح دیتے تھے۔ ذیل کی آیات اِس پر شاہد ہیں (۱) "اور جب اُن کو کہا جاتا ہے اُس کی طرف آؤ۔ جو اللہ نے اُتارا اور رسول کی طرف۔ کہتے ہیں ہمارے لئے وہ بس ہے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا گو اُن کے باپ نہ کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں (۵-۱۰۴) (۲)" اور جب اُنہیں کہا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کرو جو اللہ نے اُتارا ہے کہتے ہیں بلکہ ہم اُسکی پیروی کرتے ہیں جس پر ہم نے باپ دادوں کو پایا۔ اور کیا اگرچہ شیطان اُنہیں جلتی ہوئی آگ کے عذاب کی طرف بلا رہا ہو۔ (۳۱-۲۱) لقمان ع۳ اور اسی طرح ہم نے تجھ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریق پر پایا اور ہم اُن کے قدموں کے نقشوں کے پیچھے چلتے ہیں (ڈرانے والے نے) کہا اگرچہ میں تمہارے پاس اُس سے

زیادہ ہدایت والی بات لایا ہوں جس پر تم نے اپنے بزرگوں کو پایا۔ اُنہوں نے کہا ہم
اُس کا جو تمہیں دیکر بھیجا گیا ہے انکار کرنے والے ہیں۔ تو ہم نے اُنہیں سزا دی سو دیکھ
جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (سورہ زخرف ۲۳ تا ۲۵) بلاشبہ اللہ کے احکام کو چھوڑ کر
رسموں کی پیروی کرنا کوئی ایمانداری نہیں۔ حالانکہ گھونگٹ نکالنے اور برقعہ اوڑھنے
کے بالمقابل نظریں نیچی رکھنے کی تعلیم زیادہ ہدایت والی ہے۔ اب جو لوگ اِسے جھٹلاتے
ہیں وہ سزا پائینگے جیسا کہ پہلے جھٹلانے والوں نے پائی کیونکہ اللہ کا قانون ہرگز نہیں
بدلتا۔ دسواں بہانہ۔ چونکہ کھلے چہرے باہر جانے سے بدکاری پھیلتی ہے۔ اسلئے
عورتوں کے چہرے باہر ڈھانکے جاتے ہیں اور بدکاری کو ثابت کرنے کے لئے اُن قوموں
کی مثال دیتے ہیں جن کی عورتیں کھلے چہرے باہر پھرتی ہیں۔ مگر جب حامیانِ رسمی
پردہ سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ کیا مروّجہ پردہ میں بدکاری نہیں ہے تو پھر ہرگز انکار
نہیں کرتے بلکہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ رسمی پردہ میں بھی بدکاری ہو رہی ہے۔
مگر یہ کہتے ہیں کہ کم ہے۔ آخر کتنے پرسینٹ یعنی فی صدی کتنی کم تاکہ اُس کمی کو پورا کردیا
جائے۔ سنئے! بعض مسلمان اِس کمی کو لڑکوں کی دوستی سے پورا کردیتے ہیں۔ ماسوائے
اِس کے بعض اسلامی ممالک میں متعہ کی رسم بھی جاری ہے۔ اب مسلمانوں کا دوسری
قوموں کی بدکاری کی نظیر دیکر رسمی پردہ کی اصلاح نہ کرنا تو قوم کو سراسر دھوکا دینا ہے
اگر عورتوں کے باہر کھلے چہرے جانے سے بےحیائی پھیلتی ہے تو کیا مردوں کے باہر
کھلے چہرے پھرنے سے بےحیائی نہیں پھیلتی۔ علاوہ ازیں اکثر حامیانِ رسمی پردہ عورتوں

Marfat.com

کے باہر کھلے چہرے جانے کو مردوں کی بے غیرتی سمجھتے ہیں۔ ایسے صاحبان سے یہ پوچھا جاتا ہے کیا تمام گذشتہ نبیوں اور رسولوں کی مائیں، بیبیاں اور بیٹیاں باہر کھلے چہرے نہیں پھرتی تھیں کیا وہ نعوذ باللہ بے غیرت تھے؟ اور صرف مسلم خواتین کا چہرہ ڈھانکنے والے آسودہ حال مسلمانوں میں ہی خشک غیرت رہ گئی ہے۔ درحقیقت بیکس اور مظلوم عورتوں کو قید میں رکھنے کے لئے ایک جعلی بے غیرتی کا حیلہ تراشا ہوا ہے۔ جس سے اُن کے قوی اور اسپرٹ کو کچل دیا گیا ہے۔ حالانکہ کھلے چہرے باہر پھرنا کوئی بُرا فعل نہیں جس کی وجہ سے کسی کو بے غیرت کہا جائے۔ آخر مرد بھی تو باہر کھلے چہرے پھرتے ہیں۔ بیغیرتی تو بُرے فعلوں سے پیدا ہوتی ہے نہ کہ محض باہر کھلے چہرے جانے سے۔

دراصل رسمی پردہ قرآنی آیات اور احادیث کی غلط تاویلات اور طرح طرح کے جھوٹے بہانوں کے ماتحت اُن سرمایہ داروں کی خاطر بنایا گیا تھا جنکی ذہنیت یہ تھی کہ ہماری بیبیوں کو تو کوئی نہ دیکھے مگر وہ خود دُنیا بھر کی عورتوں کو دیکھیں چنانچہ ابھی بھی یہی ذہنیت مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ بلاشبہ ایسے سرمایہ دار اپنی قومی مساوات کو پاش پاش کرتے ہیں۔ اور اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ غریب لوگوں کی عورتیں تو کھلے چہرے تو باہر پھرتی ہیں۔ کاش! ایسے حضرات اہل یورپ سے ہی سبق حاصل کر لیتے۔ کہ اگر بادشاہ کی بیوی کھلے چہرے باہر پھرتی ہے تو ایک معمولی مزدور کی بھی۔ گویا وہ نظریں نیچی رکھنے کے مساوی احکام پر عمل کر کے مساوات کو قایم کرتے ہیں۔ اور حامیانِ رسمی پردہ ایسی مساوات سے مُنہ پھیرتے ہیں۔ (بقیہ مضمون صفحہ (۱۴۰)

Marfat.com

(۴) رسمی پردہ کے نقصانات

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ ۸) ع۔ اور انہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہ کیا بلکہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے تھے (۲-۵۷) یقیناً اللہ کے احکام لوگوں کی بھلائی، بہتری اور بہبودی کے لئے ہوتے ہیں۔ مگر جو قوم ان پر عمل نہیں کرتی یا غلط تاویلات کر کے اُنکی تعلیم کو بگاڑ دیتی ہے وہ خدا کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچاتی ہے۔ چنانچہ یہودیوں نے اِنہی وجوہات کی بنا پر نقصان اُٹھایا اور اب مسلمان بھی اُٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے بھی اسلامی پردہ کی تعلیم کو چھوڑ کر رسمی پردہ کو اختیار کر لیا۔ اور قرآنی آیات کی غلط تاویلات کر کے اس کی تائید کر دی۔ حالانکہ رسمی پردہ مسلمانوں کی ترقی میں ایک سخت رکاوٹ کا باعث ہے۔ بقول اقبال

زمن بر صوفی و مُلّا سلامے — کہ پیغام خدا گفتند ما را
ولے تاویل شاں در حیرت انداخت — خدا و جبرئیل و مصطفےٰ را

میری طرف سے صوفی اور مُلّا کو سلام کہ انہوں نے اللہ کا پیغام ہمیں سنایا مگر اس کی تاویل سے خدا۔ جبرئیل اور مصطفےٰ کو بھی حیرت میں ڈال دیا۔ مثلاً معصوم مسلم خواتین کو گھروں کی چہار دیواری میں بند رکھنا اور باہر آن کے چہرے ڈھانکنا۔ نہ تو خدا نے اس کے متعلق کوئی وحی نازل کی اور نہ ہی جبرئیل کوئی ایسا پیغام لے کر آئے۔ اور نہ ہی محمد مصطفیٰؐ نے کوئی ایسا ارشاد فرمایا۔ غرضیکہ مسلم خواتین کی آزادی پر طرح طرح کی بندشیں۔ رکاوٹیں اور قیدیں لگا دی گئیں کہ وہ بیچاریاں بیکس اور مظلوم ہو کر رہ گئیں اور سادی

Marfat.com

حقوق سے ہاتھ دھو بیٹھیں جس کے باعث قوم تباہی کے گڑھے میں گر گئی اس کے ذمہ دار مذہبی پیشوا ہیں جن پر یہ آیت خوب صادق آتی ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (ابراھیم ع ۵) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدلا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں آتارا (۱۴۔ ۲۸) نعمت سے مراد یہاں قرآن حکیم ہے جس کی آیات کے صحیح مفہوم کو غلط تاویلات سے بدلا گیا جو بڑی بھاری ناشکری ہے۔ حقیقتاً رسمی پردہ اہل اسلام کے لئے بہت ہی نقصان دہ ہے۔ مگر افسوس اس کے نقصانات قوم کو نظر نہیں آتے کیونکہ نہ تو کسی مذہبی راہ نما اور نہ کسی مجدد نے انکی توجہ اس طرف دلائی اور نہ انہوں نے خود کی حالانکہ اللہ اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (۷۔ ۱۷۰) اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ہ (الاعراف ع ۲۱) بلاشبہ موجودہ مسلمانوں کی کسی بری رسم یا کسی غلط عقیدہ کی تصحیح کرنا نہایت ہی دشوار ہے۔ کیونکہ جو شخص انکی اصلاح کے لئے کھڑا ہوگا تو اسے فوراً شیعہ، وہابی، یا قادیانی لقب سے پکارنا شروع کر دیں گے۔ جو مذہبی لیڈروں کا پرانا داؤ ہے جس کی تہ میں یہ غرض ہوتی ہے کہ ایسے مصلح کی صحیح بات کو بھی نہ مانا جائے۔ دراصل سنور کر بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ اصلاح کرنے والوں کی ہدایت کو مانتی ہے اور نہ ہی خود اپنی عقل سے کام لیکر کوئی اصلاح کرتی ہے۔ چنانچہ یہودیوں کی اصلاح بھی انہی وجوہات کی بنا پر نہ ہو سکی۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کی یہ عادت ہو چکی ہے کہ کہنے والے کی طرف تو خوب گھور کر دیکھتے ہیں مگر جو وہ کہتا ہے اس پر غور نہیں کرتے۔ حالانکہ بزرگوں کا ارشاد ہے۔ کہ دانائی کی بات جو نادان کہے اسے قبول کر لو اور نادانی کی بات جو دانا کہے اسے بخش دو۔

Marfat.com

پہلا نقصان ۔ رسمی پردے کا مُسلم خواتین کو تعلیم سے بے بہرہ کر دینا ۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ (العلق ع) اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا ۔ (۹۶-۱) قرآن کریم کا مذکورہ بالا پہلا حکم علم حاصل کرنے کے متعلق ہے جس میں یہ کوئی تخصیص نہیں کی گئی کہ یہ علم حاصل کرو اور یہ نہ سیکھو یا مرد پڑھیں اور عورتیں جاہل رہیں ۔ بلکہ عام حکم ہے کہ مرد اور عورت وہ علم حاصل کریں جس پر اُنکی مذہبی ۔ قومی ترقی اور بہبودی کا انحصار ہو ۔ اب مسلم خواتین کی تعلیمی حالت کا یہ نقشہ ہے کہ دوربین لگانے سے بھی کوئی عورت تعلیم یافتہ نظر نہیں آتی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ صاف ظاہر ہے کہ عام طور پر عورتوں کو جاہل رکھا جاتا ہے ۔ جس کا ایک باعث تو یہ ہے کہ عورت کے چہرے کا پردہ غیر مرد اور غیر عورت دونوں سے یکساں سمجھا جاتا ہے ۔ چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب بہشتی زیور حصہ سوئم میں لکھتے ہیں "کافر عورتیں ۔ تنبولن، تیلن ۔ کولن ۔ دھوبن ۔ درزن ۔ بھنگن ۔ چمارن وغیرہ جو گھروں میں آجاتی ہیں اُن کا حکم یہ ہے ۔ کہ جتنا پردہ نامحرم مرد سے ہے اِتنا ہی اُن عورتوں سے بھی واجب ہے" دوسرا یہ کہ عورت کی آواز کا بھی اِتنا پردہ سمجھا جاتا ہے کہ غیر شخص سُننے نہ پائے ۔ اور نہ ہی عورت غیر مرد کی شکل دیکھنے پائے تیسرا یہ کہ برادرانِ اِسلام عورتوں کی تعلیم کے ہی مخالف جس کی تہ میں یہ غرض ہے کہ عورتیں تعلیم یافتہ ہو کر اپنی آزادی اور مساوی حقوق سے آگاہ نہ ہونے پائیں ۔ دراصل عورتوں کو جان بُوجھ کر اِس واسطے جاہل رکھا جاتا ہے تاکہ مردوں کو اُن پر حکومت کرنا آسان رہے ۔ کیونکہ تعلیم یافتہ ہونے کی صورت میں

Marfat.com

وہ اپنی آزادی پر اس قسم کی قیدیں رکاوٹیں اور بندشیں ہرگز برداشت نہ کر سکیں گی۔*

دوسرا نقصان۔ رسمی پردے کا مسلم خواتین کو دماغی نشوونما سے عاری کر دینا
وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ (یونس ع ۱۰) اور وہ پلیدی کو انہی پر ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے (۱۰-۱۰)۔ رسمی پردہ کی وجہ سے عورتوں کو اپنی ضروریات کے لئے بھی باہر جانے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے اور اگر کہیں جائیں بھی تو چہرے ڈھانک کر ایسی حالت میں ان کا دماغ ہرگز نہیں بڑھتا۔ کیونکہ ایک تو وہ کھلی اور تازہ ہوا سے مستفید نہیں ہو سکتیں۔ دوسرے مشاہدات اور مناظراتِ قدرت سے محروم رہتی ہیں۔ تیسرے تبادلۂ خیالات کے نام سے ہی ناآشنا ہوتی ہیں اب رسمی پردہ نشین عورتوں کی اولاد اور کھلے چہرے آزادی سے پھرنے والی عورتوں کی اولاد کا مقابلہ کر کے دیکھ لیجئے کہ علم سائنس میں کونسی بڑھی ہوئی ہے۔ اور مفید کلوں کے ایجاد کرنے میں کونسی حصہ لے رہی ہے افسوس تو صرف اس امر کا ہے کہ اسلامی ممالک میں پٹرول۔ مٹی کا تیل اور دیگر معدنیات کی کانیں مگر ان چیزوں کے نکالنے والے بھی انگریز اور امریکن۔ صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی دماغی حالت اتنی کمزور ہے کہ وہ اپنے ملک کی چیزوں سے بھی خود کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ آخر اتنا نمایاں فرق کیوں ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اہلِ یورپ کی عورتیں تعلیم یافتہ ہو کر اپنی اولاد کی تربیت اچھی کرتی ہیں اور مسلم خواتین جہالت میں رہنے کی وجہ سے تربیت کے نام سے ہی نابلد ہوتی ہیں۔ دوسری وجہ یہ کہ اہلِ یورپ اپنی اور اپنی عورتوں کی دماغی

* اور نہ تنہا مردوں پر اعتماد کر دیں گی۔

نشو و نما کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں مگر اہلِ اسلام اپنی عورتوں کی عصمت کا ہی فکر رکھتے ہیں اور اُن ہی کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں خواہ اُن کے دماغی قوٰی کمزور ہی ہو جائیں۔ تیسری وجہ اہلِ یورپ اپنی عورتوں کو آزادی اور مساوی حقوق دیتے ہیں۔ یہی وجوہ ہیں کہ اہلِ یورپ نے کائنات عالم کی چیزوں کو مسخر کر کے خشکی۔ تری اور ہوا پر قبضہ جما لیا۔ اور اہلِ اسلام نے اپنی عورتوں کی آزادی اور مساوی حقوق کو چھین کر اُن پر قبضہ جما لیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خدا کی مخلوقات میں سے کسی چیز کو بھی مسخر نہ کر سکے بلکہ اپنی ضروریاتِ زندگی کے لئے بھی دوسری قوموں کے محتاج ہو گئے۔ علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے کہ جس عورت کو چوبیس گھنٹے گھر کی چار دیواری میں رکھا جائے اور اُس سے باورچن یا کچن سپروائزری کا کام لیا جائے اور اُسے تعلیم سے محروم کر کے باہر موونگ ٹینٹ یعنی چھولداری کی شکل میں لایا جائے تو ایسے حالات کے ماتحت اُس کے دماغی قوٰی کیسے نشو و نما پائیں اور اُس کی اولاد کیوں کر مضبوط۔ ذہین اور سمجھدار ہو۔ بلاشبہ عقل سے کام نہ لینے والی قومیں اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق ٹھہراتی ہیں۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ (الانفال ع ۳)

اللہ کے نزدیک سب جانداروں سے بدتر وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے (۸-۲۲) قرآن حکیم کی اصطلاح میں بہرے۔ گونگے وہ لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے مگر ہمارے مذہبی پیشوا یہ سکھاتے ہیں کہ عقل کو مذہب میں کیا دخل گویا مذہب بیوقوفوں کے لئے ہوتا ہے۔ حالانکہ جو شخص اپنی عقل سے کام لیکر کوئی ترقی نہ کرے وہ حیوانوں سے بدتر ہے۔

تیسرا نقصان۔ رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو مساوی حقوق کے نزدیک نہ آنے دینا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلم خواتین کو اپنے کلام میں جا بجا مساوی حقوق دیئے ہیں جنھیں مذہبی راہنما کبھی بیان نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ رسمی پردہ پر ہی زور دیتے ہیں۔ تاکہ عورتیں اپنے مساوی حقوق سے آگاہ نہ ہونے پائیں۔ حالانکہ جو قوم اپنی عورتوں کو خدا کا عطا کردہ مساوی حقوق بھی نہیں دیتی وہ کبھی بھی ترقی کرنے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ آخر عورتیں بھی تو انسان ہی ہیں برادرانِ اسلام اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ اگر عورتیں مساوی حقوق کے قابل نہ ہوتیں تو انہیں ایسے حقوق ہرگز نہ دیئے جاتے ذیل کی آیات پر غور کیجئے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (البقرہ ع ۲۸) اور اُن (عورتوں) کے لئے پسندیدہ طور پر (حقوق) ہیں جیسے اُن (عورتوں) پر حقوق ہیں (۲-۲۲۸) وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ (المومن ع ۵) اور جو نیکی کرتا ہے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو وہی بہشت میں داخل ہوں گے (۴۰-۴۰) إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الاحزاب ع ۵) یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں

Marfat.com

اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور صدق دکھانے والے مرد اور صدق دکھانیوالی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں اور فروتنی کرنیوالے مرد اور فروتنی کرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنیوالی عورتیں اُنکے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کیا ہے (۳۳-۳۵) یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی تھی جب ایک عورت نے رسول اللہؐ کے پاس یہ شکایت کی کہ قرآن کریم میں مردوں کا تو ذکر ہے مگر عورتوں کا نہیں جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ جیسے مرد اعلیٰ صفات حاصل کر کے اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ پا سکتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی مقامات عالیہ حاصل کر سکتی ہیں اب عورتوں کی آزادی پر طرح طرح کی قیدیں رکاوٹیں اور بندشیں لگا کر انھیں مساوی حقوق سے محروم کر دینا اور ناگفتہ بہ تکالیف میں ڈالدینا گویا غیر مسلموں کو یہ اعتراض کرنے کا موقع دینا ہے " کہ قرآن کریم کی رو سے تو عورتوں میں روح ہی نہیں اگر اُن میں روح ہوتی تو پھر وہ کیوں مساوی حقوق سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور رسمی پردہ کی اتنی سختیاں برداشت کر لیتیں" اب حامیان رسمی پردہ اس اعتراض کا سُننا تو گوارا کریں گے مگر اپنی عورتوں کو آزادی اور مساوی حقوق ہرگز نہ دینگے - حالانکہ رسمی پردہ نہ صرف مساوات انسانی کے خلاف ہے بلکہ عورتوں پر ظلم ناانصافی اور ایک ناجائز دباؤ ہے۔

Marfat.com

چوتھا نقصان۔ رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو مناکحت کی آزادی سے محروم کر دینا

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَلَّا تَعُوْلُوْا (النساء ع) اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو (ایسی) عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہوں دو دو اور تین تین اور چار چار اور اگر تمہیں خوف ہو کہ عدل نہیں کر سکو گے تو ایک ہی[1] یا جس کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ زیادہ نزدیک ہے تاکہ تم ناانصافی نہ کرو۔ (۴-۳) وَاَخَذْنَ مِنْکُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا o (النساء ع ۳) اور وہ تم سے مضبوط عہد لے چکی ہیں (۴-۲۱) مذکورہ بالا آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ نبوی میں مرد اور عورت ایک دوسرے کو پسند کر کے باہمی رضامندی سے نکاح کرتے تھے اور عورتیں اپنے نکاح کے متعلق

---

[1] یقیناً بیبیوں میں انصاف کرنا بہت دشوار ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا کَالْمُعَلَّقَةِ (النساء ع ۱۹) اور تم طاقت نہیں رکھتے کہ عورتوں میں عدل کر سکو خواہ کتنا ہی چاہو پس بالکل بھی نہ جھک جاؤ یہاں تک کہ اُسے ادھر میں لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو (۴-۱۲۹) ان دونوں آیات کو ملا کر پڑھنے سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ بیوی ایک ہی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ رسول اللہ نے بھی پچیس سال کی عمر میں ایک بیوہ عورت

شرائط کا عہد خود اپنے جوڑوں سے لیتی تھیں نہ کہ ایجنٹوں کے ذریعے اور ان شرائط کے
پورا کرنے کے لئے مردوں کو تاکید کی جاتی تھی جیسا کہ اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔
إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَشَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ
مِصْرِهَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا بِغَيْرِ رِضَاهَا۔ (الترمذی) جب کوئی
مرد کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اِس شرط پر کہ اُسے اُس کے شہر سے باہر
نہ لیجائیگا۔ پس اُس کے واسطے جائز نہیں کہ بغیر اُس کی رضامندی کے اُسے اُس
کے شہر سے باہر لے جائے۔" مگر افسوس رسمی پردہ نے نہ صرف مردوں کی بلکہ
عورتوں کی اس آزادی کو بھی سلب کر لیا گویا وہ بغیر رضامند ہوئے اور تبادلِ خیالات
کئے بن دیکھے شادی کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ باہمی رضامندی سے
نکاح نہ ہونے اور حسب منشا جوڑا نہ ملنے کے باعث اُن کی زندگی خوشگوار

بغیر مرضی کے شادی بھی کیا قیامت ہے — یہ عمر بھر کے لئے ایک مہیب لعنت ہے
یہ شادی وہ ہے جسے والدین کرتے ہیں — ادا سمجھ کے اسے فرض عین کرتے ہیں
یہ شادی آہ! جہنم کا راج کہئے اسے — سرِ بے عیش پہ کانٹوں کا تاج کہئے اسے
یہ شادی کیا ہے فقط تلخیوں کا مخزن ہے — جوان دلوں کی جوان حسرتوں کا مدفن ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰:۔ حضرت خدیجہؓ سے جن کی عمر اُس وقت چالیس سال کی تھی نکاح کیا
اور چون ۵۴ برس کی عمر تک جب تک وہ وفات نہ پا گئیں دوسری شادی نہ کی حالانکہ ایک سے
زیادہ بیویاں کرنے کا یہی زمانہ ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ انتیس ۲۹ سال تک ایک

Marfat.com

اگر یہی صاحبان دیکھ کر اور تبادلۂ خیالات کر کے شادی کرتے تو پھر ایک تو انکی زندگی خوشگوار گذرتی۔ دوسرے اولاد بھی خوبصورت اور ذہین پیدا ہوتی۔ تیسرے آپس میں محبت رہتی۔ افسوس نئی زندگی کے آغاز کی بنیاد یعنی نکاح کا غلط طریقہ مسلمانوں میں رائج ہے۔

پانچواں نقصان رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روک دینا

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ - (التوبۃ ع ۳) اللہ کی مسجدیں صرف وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوائے کسی کا خوف نہ کیا (۹-۱۸) اس آیت کے ماتحت زمانہ نبوت میں مرد اور عورت مسجدوں میں جاکر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ گویا مسجدوں کو آباد کرنے میں دونوں کو مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اذان میں بھی دونوں کو یکساں طور پر بلایا جاتا ہے۔ "آؤ طرف نماز کے اور آؤ طرف کامیابی کے"

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱۔ ہی بیوی کے خاوند رہے جس سے اپنی اُمت کو یہ سکھلا دیا کہ اصولاً بیوی ایک ہی ہونی چاہیئے۔ اب مسلمانوں کا انتیس ۲۹ سال تک ایک بیوی رکھنے کی سُنّت کو چھوڑ کر چھ سال کی کثرت ازدواجی کی سُنّت کو لوگوں کے سامنے پیش کرنا کوئی عقلمندی نہیں کیونکہ رسول اللہ نے جو ایک سے زیادہ نکاح کئے وہ عام طور پر بیوہ عورتوں سے ہی تھے اور وہ زمانہ بھی جنگوں کا تھا۔ چونکہ عورتوں کی کثرت ہو گئی تھی۔ لہٰذا ایک سے زیادہ نکاح کرنا بطور ایک علاج کے تھا تاکہ بدکاری قوم میں نہ پھیلے۔ اب ایک خاص حالت کو لیکر عام حالت پر چسپاں کرنا کوئی دانشمندی نہیں۔ علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ جب کبھی مرد کو دوسری بیوی کرنے

Marfat.com

کے الفاظ پر غور کیجئے۔ مگر افسوس حامیانِ رسمی پردہ نے مسلم خواتین کو اِس سے بھی محروم کر رکھا ہے۔ کہ وہ مساجد میں جا کر نمازیں پڑھیں۔ حالانکہ وہ بھی مردوں کی طرح اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور رسول اللہؐ کا ارشاد بھی ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔ یہ حدیث اِس پر شاہد ہے۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتِ امْرَأَۃٌ لِّعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ وَالْعِشَآءِ فِی الْجَمَاعَۃِ فِی الْمَسْجِدِ فَقِیْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِیْنَ وَقَدْ تَعْلَمِیْنَ اَنَّ عُمَرَ یَکْرَہُ ذٰلِكَ وَیَغَارُ قَالَتْ فَمَا یَمْنَعُهٗ اَنْ یَّنْهَانِیْ قَالَ یَمْنَعُهٗ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ

ابن عمر سے روایت ہے کہا حضرت عمر کی ایک بیوی تھیں۔ صبح اور عشاء کی نماز با جماعت مسجد میں شامل ہوتی تھیں تو کسی نے اُنھیں کہا کہ تم جانتی ہو کہ عمر اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت

ا۔ چونکہ زمانہ نبوی میں مسلم خواتین کو مساجد میں نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا۔ اِس لئے اللہ نے یہ آیت نازل کر کے روکنے والوں کو نہ صرف ظالم قرار دیدیا بلکہ دُنیا میں رسوائی اور آخرت کے عذاب کی خوشخبری سُنادی اِسی کے ماتحت رسول اللہؐ نے بھی یہ ارشاد فرمادیا کہ "اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو" صاف ظاہر ہے کہ مرد عورتوں کو روکتے تھے تب ہی تو ایسی ہدایت دینے کی ضرورت پڑی۔ اگر نہ روکتے ہوتے تو پھر ممانعت کرنے کی کوئی ضرورت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲:۔ کا خیال آئیگا تو یقیناً اُسے پہلی بیوی کی محبت میں کمی کرنی پڑیگی اسی طرح سے جبتک عورت کے دلمیں یہ کھٹکا لگا رہیگا کہ میرا خاوند دوسری بیوی کریگا۔ تو وہ بھی اپنے خاوند سے اِتنی محبت نہیں کریگی۔ غرضیکہ جبتک خاوند دوسری بیوی کرنے کا خیال ہی دل سے نکال دے تو نہیں محبت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بیوی کرنے کو ترجیح دیگئی ہے تا کہ محبت قائم رہے۔ اور بغرضِ انصافی

کرتے ہیں تو کیوں نکلتی ہو کہا انہیں مجھے منع کرنے سے کیا مانع ہے کہا انہیں نبی ﷺ کا قول روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو (بخاری کتاب الجمعہ) کیونکہ روکنے والوں کو ظالم قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۗ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (البقرہ ۱۱۴) اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے روکتا ہے کہ ان میں اُس کے نام کا ذکر کیا جائے اور ان کے ویران کرنے کی کوشش کرتا ہے اُن کو مناسب نہ تھا کہ ان میں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے اُن کے لئے دُنیا میں رُسوائی ہے اور اُن کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے (۲-۱۱۴) خدا جانے حامیانِ رسمی پردہ کی کیسی ذہنیت ہے کہ باوجود ایسی آیت۔ حدیث اور تنبیہ ہونے کے پھر بھی اپنی عورتوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳:- چنانچہ اِس کے بعد مسلم خواتین باقاعدہ مسجدوں میں نمازیں پڑھا کرتی تھیں مگر اس کے کچھ عرصہ بعد پھر انہیں مسجدوں سے نماز پڑھنے سے روک دیا گیا غرضیکہ جیسے حضرت عیسیٰؑ کی توحید کی تعلیم کو اُنکے مرنے کے بعد دوسری قوموں کے مشرکانہ عقاید میں تبدیل کیا گیا اسی طرح نہ صرف اِسلامی پردہ کی تعلیم کو بلکہ مسلم خواتین کا مسجدوں میں نمازیں پڑھنے کی ہدایات کو بھی رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد دوسری قوموں کی رسموں میں بدل دیا گیا۔ حالانکہ حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی اپنی بیوی کو مسجد سے روکنے کی ہمت نہ پڑی کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سچے پیروکار تھے۔ خدا معلوم دوسرے مسلمانوں کو منع کرنے کی ہمت کیسے

Marfat.com

جس کی بنیاد اس روایت پر رکھتے ہیں عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَوْ اَدْرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَھُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَقُلْتُ لِعَمْرَۃَ اَوَ مُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا اگر رسول اللہؐ اسے دیکھتے جو عورتوں نے بعد میں نکالا تو ضرور انہیں مسجد سے روکتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روکی گئیں تو میں (یحییٰ) نے عمرہ سے کہا کیا وہ روکی گئی تھیں کہا ہاں (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

اس روایت سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ صرف حضرت عائشہؓ کا اپنا ہی قیاس تھا کہ رسول اللہؐ عورتوں کو مسجد سے روک دیتے۔ دوسرے یہ کہ آنحضرتؐ نے پچھلی عورتوں کے حالات کو نہیں دیکھا اور نہ انہیں منع کیا۔ تیسرے یہ کہ رسول اللہؐ نے اپنی زندگی میں مسلم خواتین کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے کبھی نہ روکا۔ چوتھے یہ کہ اگر کوئی ایسی حدیث ہوتی تو پھر حضرت عائشہؓ بجائے مذکورہ بالا الفاظ کہنے کے وہ حدیث ہی بیان کر کے عورتوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع کرتیں اس وقت ایسی حدیث کا نہ ہونا صاف ثابت کرتا ہے کہ جن احادیث کی رُو سے اب مسلم خواتین کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روکا جاتا ہے وہ رسول اللہؐ کی وفات کے بعد بنائی گئی تھیں۔ یہی سبب ہے کہ ایسی احادیث قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف پڑتی ہیں۔ لہٰذا قابل اعتبار نہیں۔ پانچویں یہ کہ اہلِ اسلام نے عورتوں کو مسجدوں سے روکنے کے متعلق یہودی قوم کی تقلید کی جس پر غضب نازل ہوا۔ حالانکہ نماز میں یہ دعا بھی مانگی جاتی ہے کہ ہمیں مغضوب علیہم کا رستہ نہ دکھا۔

Marfat.com

بلاشبہ نبیوں کا کام تو اُمّت کی اِصلاح کرنے کا ہوتا ہے نہ کہ ایک کمزوری کی وجہ سے نیک کاموں سے روک کر جہالت میں ڈالنے کا۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے مردوں اور عورتوں کو بُری سے بُری اخلاقی حالت میں بھی پایا مگر پھر اُنہیں مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا۔ درحقیقت مرد اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اِس لئے عورتوں کو مساجد سے روک دیا گیا گویا اپنی کمزوری کا علاج رسمی پردہ کے ذریعہ کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب سے عورتیں جماعتی کاموں سے الگ رکھی گئی ہیں۔ اور اُنہیں قومی کاموں سے جاہل رکھا گیا ہے تب سے ہی مسلمانوں کی حالت رُوبہ تنزّل ہے افسوس عورتوں کو بیکار بھی کر دیا گیا اور بے دین بھی بنا دیا گیا۔ چنانچہ وہ اپنے گھروں میں بھی نمازیں نہیں پڑھتیں کیونکہ اہلِ اِسلام نے رسمی پردہ کا ڈھونگ رچا کر مسلم خواتین کے عمل کا دائرہ صرف گھروں کی چار دیواری میں محدود کر دیا۔ حالانکہ رسول اللہ صلعم نے اُن کا دائرہ عمل مسجد سے لیکر میدان جنگ تک اور علم حاصل کرنے کے متعلق گھر سے لیکر چین تک یعنی بہت وسیع مقرر کر رکھا ہے۔

چھٹا نقصان رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو جائز طور پر کما کر زکوٰۃ دینے سے باز رکھنا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ (البقرہ ع ۳۷)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اُن اچھی چیزوں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو (۲/۲۶۷)

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ (النساء ع ۵)

Marfat.com

اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم کو ایک دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے۔ مردوں کا حصّہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصّہ ہے جو وہ کمائیں (۴-۳۲) اِن آیات میں مرد اور عورت کو اپنی روزی کمانے اور اپنی کمائی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے مساوی حقوق دئیے گئے ہیں مگر افسوس رسمی پردہ اور بُرقعہ نے نہ صرف عورتوں کو ایسے حقوق سے ہی محروم کر رکھا ہے۔ بلکہ انہیں اِتنا نکمّا ناکارہ اور اپاہج بنا دیا ہے کہ وہ باہر بھی کوئی کام نہیں کر سکتیں۔ یہی باعث ہے کہ مسلمانوں پر مفلسی چھائی ہوئی ہے۔ کیونکہ جو کام عورتیں کر سکتی ہیں اُن کے لئے ملازم رکھے جاتے ہیں۔ حالانکہ تمام غریبوں کی عورتیں باہر بھی کام کرتی ہیں مگر حامیانِ رسمی پردہ اِس کے بھی خلاف ہیں گویا اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اس آیت کا مصداق بنانے ہیں۔ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ۝ (الفرقان ع ۳) اُنہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھا اور بڑی بھاری سرکشی اختیار کی (۲۵-۲۱) یقیناً اللہ کے احکام کے خلاف جانا بڑی بھاری سرکشی ہے ایسے حضرات اِتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جب مرد کما کر اپنی روزی پیدا کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں تو پھر عورتیں کس واسطے اپنی روزی نہ کمائیں اور کیوں نہ اپنی کمائی سے زکوٰۃ دیں جبکہ زکوٰۃ کا دینا دونوں پر یکساں طور پر فرض ہے۔ اب جو قوم ایسی اعلیٰ تعلیم کو اپنے عمل سے جھٹلائے وہ کیونکر دُنیا اور آخرت میں فلاح پا سکتی ہے۔ درحقیقت عورتوں کو اپنی روزی کمانے سے باز رکھنے کی یہ غرض ہے کہ وہ مردوں کے رحم و کرم پر زندگی

Marfat.com

بسر کریں اور اُن کی دستِ نگر اور محتاج ہو کر رہیں۔ برادرانِ اِسلام اِس بات
کو بخوبی یاد رکھ لیں کہ جب تک وہ اپنے فرسودہ تمدن میں کوئی اِصلاح نہ کرینگے
وہ ہمیشہ مُفلسی میں ہی مبتلا رہیں گے۔ کیونکہ جس گھر کے کمانے والے کم اور کھانے
والے زیادہ ہوں وہ کیونکر غریب نہ رہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی حالت کا فوٹو یہ
کہ ایک کمانے والا اور دس کھانے والے اور اگر خدا نخواستہ کمانے والا بیمار
ہو جائے تو پھر گھر کے تمام لوگوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں
میں بھیک مانگنے والوں کی تعداد زیادہ ہے دراصل رسمی پردہ سرمایہ داروں
کے اشارہ پر مذہبی راہنماؤں کی غلط تاویلات کے ماتحت اُس وقت بنایا گیا تھا
جب اہلِ اِسلام کی اپنی حکومت تھی اور کھانے پینے کی زیادتی آسائش اور آسودگی
تھی۔ اِسلئے نبھ گیا تھا۔ مگر اب نہیں نبھ سکتا۔ کیونکہ ان کی مالی حالت اُن لوگوں
کی مالی حالت سے بھی بدتر ہے جو کبھی اِن کی رعایا تھا۔ مگر افسوس مسلمان اِس پر کوئی غور

سا تواں نقصان۔ رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو اپنا ذریعہ معاش تلاش نہ کرنے دینا
وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ
اور یقیناً ہم نے زمین میں تمہارا ٹھکانا بنایا اور تمہارے لئے اُس کے اندر روزی کے سامان
رکھے بہت کم تم شکر کرتے ہو (۷-۱۰) فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا
فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ (الجمعہ ع ۲) پس جب نماز ہو چکے
تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (۶۲-۱۰) اِن آیات میں مسلم خواتین کو بھی

باہر ذریعہ معاش اختیار کرنے کے مساوی حقوق دیئے گئے ہیں کیونکہ اُن کے لئے بھی باہر روزی کے سامان رکھے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ تلاش کرنے کا بھی مساوی حکم دیا گیا اب مُسلم خواتین کو رسمی پردہ اور برقعہ کی وجہ سے گھروں سے باہر کام کرنے کی اجازت نہ دینا گویا انہیں اللہ کے فضل و کرم یعنی تجارت، ملازمت اور دیگر کاروبار سے محروم رکھنا ہے اور جب عورتیں اللہ کے فضل سے محروم ہوگئیں تو پھر مرد کیوں نہ ہوں۔ غور کیجئے جس قوم کی نصف آبادی یعنی عورتیں بطور عضو معطّل کے گھروں میں بیکار بیٹھی رہیں اور باہر برقعہ اوڑھیں اور مردوں میں سے بوڑھوں، بچوں اور بیماروں کو نکال کر ایک چوتھائی باہر کام کریں۔ اُسپر رزق کی تنگی کیونکر نہ ہو اور کس واسطے ایسی قوم اُس قوم کے مقابلے پر جس کے مرد و عورت دونوں باہر کام کریں۔ غریب اور مُفلس نہ ہو چنانچہ دُنیا بھر میں جہاں کہیں بھی آپ مسلمانوں کو دیکھیں گے اپنی ہمسایہ قوموں کے مقابلہ پر مُفلس ہی پائیں گے اس کا باعث یہ ہے کہ مسلمانوں میں کمانے والوں کی تعداد کم ہے۔ تحقیقاً مسلمانوں نے اپنی عورتوں کی آزادی اور مساوی حقوق کو غصب کر کے اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بنا رکھا ہے۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (طٰهٰ ع) اور جو کوئی میری نصیحت سے مُنہ پھیرے گا تو اُس کے لئے تنگی کی روزی ہے (۲۰-۱۲۴) حالانکہ اللہ عورتوں کے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا یہ آیت اِس پر گواہ ہے۔ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

Marfat.com

م اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ (آل عمران ع ۲۰) اُن کے رب نے اُن کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے سے ہو (۳-۱۹۴) دراصل اِس آیت میں عورتوں کے اعمال کو مساوی ٹھہراکر یہ تبلایا گیا ہے کہ جو عمل کرے گا وہی اجر پائے گا۔ کیونکہ جنت کی نعمتیں دونوں کیلئے

آٹھواں نقصان۔ رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو تجارت میں کوئی حصہ نہ لینے دینا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ (النساء ع ۵) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے مالوں کو آپس میں ناحق کے ساتھ مت کھاؤ سوائے اسکے کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو (۴-۲۹) اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ میں عورتیں بھی تجارت کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ بخاری میں یہ باب باندھا گیا ہے۔ اَلْبَیْعُ وَالشِّرَاءُ مَعَ النِّسَاءِ۔ عورتوں سے خرید و فروخت کرنا" یہ حدیث اِس پر شاہد ہے۔ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِیْنَا امْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَاءَ فِیْ مَزْرَعَةٍ لَّهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهٗ فِیْ قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَیْهِ قَبْضَةً مِّنْ شَعِیْرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ عَرْقَهٗ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَیْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَیْنَا فَنَلْعَقُهٗ وَكُنَّا نَتَمَنّٰى یَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا۔ (بخاری کتاب الجمعہ)

Marfat.com

سہل سے روایت ہے ہم میں ایک عورت تھی کہ اپنے کھیت کی نالیوں پر چقندر بوتی تو جب جمعہ کا دن ہوتا تو چقندر کی جڑیں نکال کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی (اور پکاتی) اور اُس پر مُٹھی بھر جَو کا آٹا پیس کر ڈالتی تو چقندر کی جڑیں گویا اُس میں بوٹیاں ہوتیں اور ہم جمعہ کی نماز سے لوٹ کر اُس پر سلام کرتے تو وہ یہ کھانا ہمارے پاس لاتی تو ہم اُسے چاٹ لیتے اور اُس کے اِس کھانے کے لئے ہمیں جمعے کے دن کا خیال ہوتا۔ (بخاری کتاب الجمعہ)

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں عورتیں دوکانداری بھی کرتی تھیں اور اُن کا مردوں کو سودا دینا یا مردوں کا اُن سے سودا لینا معیوب نہ تھا۔ مگر افسوس عام طور پر اہلِ اسلام اپنی عورتوں کو تجارت میں کوئی حصہ نہیں لینے دیتے۔ حالانکہ حضرت خدیجہؓ زوجہ مطہرہ رسول اللہؐ خود تجارت کیا کرتی تھیں اور اب بھی سوائے حامیانِ رسمی پردہ کے باقی تمام قوموں کی عورتیں تجارت اور دیگر کاروبار میں حصہ لے رہی ہیں یہی وجہ ہے کہ دوسری قومیں دولتمند ہیں۔ اور مسلمان مُفلس۔ علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے۔ کہ بدکاری ہمیشہ اُس قوم میں زیادہ ہوتی ہے جو مُفلس اور نادار ہو کیونکہ اُسے مجبوراً بدکاری کرنی پڑتی ہے

نواں نقصان۔ رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو بُزدل، کاہل اور سست الوجود بنا دینا

عورتوں کا غیر مرد کی شکل دیکھتے ہی گھروں میں چھپ جانا اور اپنی آواز کو بند رکھنا صاف ثابت کرتا ہے کہ رسمی پردہ نے اُنہیں بزدل بنا رکھا ہے یہی سبب ہے کہ رسمی پردہ نشیں عورتوں کو غیر مردوں کے سامنے کھلے چہرے آنے اور اُن سے بات چیت کرنے کی ہمت نہیں پڑتی جس کا اثر اُن کی اولاد پر یہ پڑا کہ جہاد کرنے کی ہمت نہ رہی چنانچہ قادیانی مرزا غلام احمد

Marfat.com

مرحوم نے مندرجہ ذیل اشعار میں جہاد کی مخالفت کی جو کھلی بزدلی کا نشان ہے سے

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ۔ دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے ۔ دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

لوگوں کو یہ بتائیے کہ وقت مسیح ہے ۔ اب جنگ اور جہاد حرام و قبیح ہے

صاف ظاہر ہے کہ رسمی پردہ کی بدولت مسلم خواتین شجاعت، ہمت اور دلیری جیسی عمدہ صفات سے محروم ہو گئیں اور جنگجو اولاد پیدا نہ کر سکیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مٹھی بھر سکھوں نے نہ صرف پنجابیوں پر بلکہ پٹھانوں پر بھی حکومت کی اور انگریزوں نے ایک قلیل تعداد میں چھ ہزار کوس سے آکر اس وقت مسلمانوں پر حکومت کی جب چھ ماہ کے بعد جہاز ہندوستان پہنچتا تھا۔ حالانکہ اہل اسلام شب روز فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس ہمیں کافر قوم پر مدد دے (سورہ بقرع ۴۰) (۲-۲۸۶) کی دعائیں بھی مانگتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں اب بھی اہل یورپ کی طاقت کا یہ حال ہے کہ اگر ان کا ایک شخص بھی قتل کر دیا جائے تو اُس قوم سے بدلہ لینے کے لئے فوراً بری بحری اور ہوائی جہاز کے لشکر پہنچ جاتے ہیں اور اُس قوم سے خون گرانے کا بدلہ لیکر رہتے ہیں گویا اپنی زندگی کا ثبوت دیتے ہیں۔ مگر جب وہ مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں تو پھر برادرانِ اسلام اُن کے خلاف اشتہار نکالکر انہیں کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا اس آیت کو بھولے ہوئے ہیں۔ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرع ۲۲) اور تمہارے لئے قصاص میں

زندگی ہے۔ اے عقل والو تاکہ تم (خونریزی سے) بچے رہو (۲ - ۱۷۹) صاف ظاہر ہے کہ بدلہ لینے سے زندگی پیدا ہوتی ہے اور جو قوم بدلہ نہیں لے سکتی وہ مردہ ہوتی ہے۔

دسواں نقصان۔ آج کا پردہ مسلم خواتین کو صفائی، چستی اور خوبصورتی سے محروم کر دینا

جب مسلم خواتین گھروں کی چار دیواری میں رہنے اور باہر برقعہ اوڑھنے کی وجہ سے تازہ اور کھلی ہوا کے نہ ملنے کے باعث اس تندرستی سے جس پر چستی اور خوبصورتی کا انحصار ہوتا ہے محروم ہو جاتی ہیں اور اس خیال سے کہ ہم نے کہیں باہر تو جانا نہیں گھروں میں میلے کچیلے کپڑوں میں رہتی ہیں گویا صفائی نہیں رکھتیں۔ تو اس کا اثر انکے خاوندوں پر یہ پڑتا ہے کہ جب وہ باہر جاتے ہیں تو غیر عورتوں کو جو تازہ اور کھلی ہوائیں کھلے چہرے پھرنے اور اپنی حاجتوں کے لئے باہر جانے کی وجہ سے صاف ستھری زینت سے آراستہ خوبصورت، تندرست اور چست ہوتی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر اُن کے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ کیونکہ عورتوں کی یہی باتیں مرغوب ہوتی ہیں تو پھر اُن کا دل گھر کی عورتوں سے ہرگز نہیں بھرتا۔ لہٰذا بازاری یا دوسری عورتوں سے دوستی کا ہاتھ بڑھانا شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بیوی کی طرف سے منہ موڑ کر عیاشی میں پڑ جاتے ہیں جس کی بدولت نہ صرف اکثر مسلمانوں کے گھر بلکہ اُن کی سلطنتیں ہی تباہ ہو گئیں۔ اگر یہ صاحبان اپنی عورتوں کو اپنے ہمراہ کھلے چہرے باہر لاتے اور کھلی اور تازہ ہوائیں انھیں پھرنے دیتے تو انکی یہ حالت ہرگز نہ ہوتی بہر حال رسمی پردہ ہر طرح سے نقصان دہ اور مضرت رساں ہے جسکی اصلاح کرنا مسلمانوں کا دینی فرض ہے۔

Marfat.com

گیارھواں نقصان۔ رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو عمدہ صحت توانائی اور تندرستی سے بہرہ کر دینا

جب عورتوں کو اُن کی اُٹھتی جوانی پر ہی گھروں میں بند رکھا جاتا ہے اور باہر اُن پر برقعہ اُڑھایا جاتا ہے تو وہ تازہ اور کھلی ہوا سے محروم ہو جاتی ہیں۔ گرم ملک میں رہنے۔ گوشت کے کھانے تنگ گلی کوچوں اور تنگ مکانوں میں رہنے کی وجہ سے انکی صحت اچھی نہیں رہتی جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ نہ صرف طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں بلکہ بہت جلد تپ دق اور سل کا شکار ہو جاتی ہیں جیسا کہ ڈاکٹروں کی رپوٹو سے ثابت ہوتا ہے یہ بھی ایک باعث ہے کہ مسلمانوں میں عورتوں کی تعداد بہت کم ہے۔ علاوہ ازیں دایم المریض عورتوں کی اولاد بھی بہت کمزور نحیف، دبلی، پتلی، کند ذہن اور مریل سی پیدا ہوتی ہے جو دُنیا میں کار نمایاں کرنے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ عیاں راچہ بیاں" اب مسلم خواتین رسمی پردہ کی بندشوں رکاوٹوں اور قیدوں سے "تنگ آمد بجنگ آمد" کی مثال پر عمل کر کے یورپین خواتین کی تقلید کر رہی ہیں جس میں وہ بحق بجانب ہیں۔ کیونکہ موجودہ قید اور گھٹاٹوپ کے مقابلے پر کھلے چہرے ہی باہر جانا بہتر ہے کم از کم کھلی اور تازہ ہوا اور اچھی صحت سے تو محروم نہ رہینگی۔ تندرستی کا دارومدار

بارھواں نقصان۔ رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو قومی کاموں میں کوئی حصہ نہ لینے دینا

چونکہ رسمی پردہ عورتوں کو کھلے چہرے باہر جانے اور غیر مردوں سے باتیں کرنے سے مانع ہے۔ لہذا مسلم خواتین اپنے ملک کی بہتری کے لئے قومی۔ اخلاقی۔ تعلیمی۔ جنگی۔ سیاسی۔ مذہبی اور ملکی معاملات میں کوئی حصہ نہیں لے سکتیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جس

Marfat.com

قوم کی عورتیں آڑے وقتوں میں بھی اپنے مردوں کی کوئی مدد نہ کر سکیں وہ قوم کبھی بھی ترقی کے عروج پر نہیں پہونچ سکتی کیونکہ ملک اور قوم کو ترقی دینا مردوں اور عورتوں کے اتحاد پر رکھا گیا ہے اور ملک کو دشمنوں سے بچانا دونوں کا کام ہے کیونکہ دونوں ہی ملک

تیرھواں نقصان۔ رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو جنگوں میں کوئی کام نہ کرنے دینا

بلاشبہ مسلم خواتین رسمی پردہ میں رہنے اور باہر برقعہ اوڑھنے کی وجہ سے جنگوں میں کوئی کام نہیں کر سکتیں۔ حالانکہ نرس کے کام کی بنیاد مسلم خواتین نے رسول اللہؐ کے زمانے میں رکھی تھی مگر افسوس اہلِ اسلام نے بجائے اس کو ترقی دینے کے چہرے کے پردہ کی وجہ سے بند ہی کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب ہماری عورتوں کو غیر ممالک میں جا کر یہ کام بھی سیکھنا پڑتا ہے۔ اب اکثر حامیانِ رسمی پردہ یہ کہتے ہیں، کہ جب لڑائی کا موقع آئیگا تو ہماری عورتیں بھی یہ کام کرینگی۔ بھلا ایسے عقلمندوں سے کوئی یہ پوچھے کہ جب عورتوں کو نرس کے کام کی کوئی تعلیم و تربیت ہی نہیں تو وہ کام خاک کرینگی۔

چودھواں نقصان۔ رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو مہمان نوازی میں شامل نہ ہونے دینا

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (ھود ع ۷) اور یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوش خبری لیکر آئے کہا سلامتی ہو اُس نے کہا سلامتی اور دیر نہ کی کہ تلا ہوا بچھڑا لے آیا ($\frac{11}{69}$) وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ (ھود ع ۷) اور اُس کی عورت کھڑی تھی سو وہ خوش ہوئی ($\frac{11}{71}$) فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۖ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ

(القصص ع ۳)

Marfat.com

پس اُن دونوں میں سے ایک حیا سے چلتی ہوئی آئی کہنے لگی میرا باپ تجھے بلاتا ہے ۲۸
۲۵
حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ مطہرہ مہمانوں کی مہمان نوازی اور خاطر داری میں نہ صرف مشغول تھیں بلکہ اُن کی باتوں سے خوش ہو کر ہنس پڑیں۔ علاوہ ازیں حضرت شعیبؑ کی لڑکیوں کا حضرت موسیٰؑ کی مہمان نوازی کرنا بھی قرآن مجید سے ثابت ہے اور آجکل بھی سوائے رسمی پردہ کے حامیوں کے باقی تمام قوموں میں عورتیں بھی مہمان نوازی میں حصہ لیتی ہیں۔ در اصل جس مہمان نوازی میں عورتیں حصہ نہ لیں اُس کو مکمل مہمان نوازی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ مہمان تو مرد اور عورت دونوں کا ہوتا ہے نہ کہ صرف مرد کا زمانہ نبوی میں مسلم خواتین بھی مہمان نوازی میں شریک ہوتی تھیں۔ ذیل کی احادیث اِس پر گواہ ہیں۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ عُرْسِهٖ وَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِیَ الْعَرُوْسُ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ابو اسید نے رسول اللہؐ کو اپنی شادی پر بلایا اور اُس کی بیوی اُس دن اُن کی خدمت کرنے والی تھی اور وہی دلہن تھیں (بخاری کتاب النکاح) اُمِّ عَمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍؓ اَنَّ النَّبِیَّؐ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ لَهٗ طَعَامًا۔ کعب کی بیٹی ام عمارہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ میرے ہاں آئے۔ اور میں نے کھانا پیش کیا (ترمذی) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلعم کے پاس آیا تو آپؐ نے اپنی بیویوں کی طرف (کسی شخص کو) بھیجا تو اُنہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو صرف پانی ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کون اس

Marfat.com

کو ساتھ لے جائے گا یا اس کو مہمان رکھے گا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا میں (لیجاؤنگا) وہ اسے لیکر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا رسول اللہؐ کے مہمان کی عزت کرو وہ بولی ہمارے پاس تو صرف میرے بچوں کے لائق کھانا ہے۔ شوہر نے کہا اپنا کھانا تیار کر اور اپنا چراغ روشن کر اور اپنے بچوں کو جب وہ شام کا کھانا مانگیں سلادے اس نے اپنا کھانا تیار کیا اور اپنا چراغ جلایا اور اپنے بچوں کو سلادیا پھر کھڑی ہو گئی جیسے چراغ درست کررہی ہے اور اسے بجھادیا اور وہ دونوں مہمان کو یہ دکھاتے رہے کہ وہ دونوں کھا رہے ہیں اور دونوں رات کو خالی پیٹ رہے جب صبح ہوئی تو وہ شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا آپؐ نے فرمایا آج رات تم دونوں (میاں بیوی) کے کام پر اللہ خوش ہوا یا آپ نے تعجب کیا تو اللہ نے آتارا دیوثرون الخ اور وہ اپنی جانوں پر اوروں کو مقدم رکھتے ہیں گو انپر تنگی کی حالت ہو اور جو لوگ اپنے دل کے لالچ سے بچے رہے وہی کامیاب ہونگے

(بخاری، کتاب مناقب الانصار)

پندرھواں نقصان رسمی پردہ کا مسلم خواتین کو کھیلوں میں کوئی حصّہ نہ لینے دینا

غور کیجئے کہ مسلمانوں نے اپنی عورتوں کے لئے کھیلنے اور دل بہلانے کے کونسے سامان مہیا کر رکھے ہیں سوائے اس کے کہ وہ اپنے گھروں کی چار دیواری میں ڈھلما اور چوپڑ سے ہی سروکار رکھیں اور دن بھر پان کھاتی رہیں اور ادھر اُدھر کی باتیں بناتی رہیں حالانکہ ورزش کرنا اور کھیلوں میں حصّہ لینا احادیث سے ثابت ہوتا ہے " حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں تو جب رسول اللہ صلعم گھر تشریف لاتے تو وہ آپؐ

سے چھپ جاتیں سو آپؐ انہیں میرے پاس بھیجتے تو وہ میرے ساتھ کھیلتیں (بخاری کتاب الادب) حضرت عائشہؓ اُن چیزوں سے کھیلا کرتی تھیں جن کا اُسوقت رواج تھا۔ اگر اُسوقت بیڈمنٹن کا رواج ہوتا تو وہ اِس سے کھیل لیتیں۔" حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھیں۔ کہا عائشہؓ نے پھر میں اور حضرتؐ مل کر دوڑے سو میں دوڑ میں آپؐ سے آگے بڑھ گئی پھر جب موٹی ہوئی دوڑی حضرت صلعم کے ساتھ سو آگے بڑھ گئے مجھ سے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلہ ہے اُس بڑھ جانے کا (ابوداؤد)

اگر اِس حدیث کے ماتحت میاں بیوی نے گھر سے باہر ٹینس کھیل لیا تو کیا گناہ ہو گیا؟ آخر ٹینس میں بھی تو دوڑ ہی ہوتی ہے۔" جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ ہم کسی لڑائی میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے پھر جب ہم واپس مدینہ کے قریب آئے کہا میں نے اے رسول اللہؐ مجھے شادی کئے تھوڑے دن ہوئے ہیں فرمایا کیا نکاح کیا تو میں نے کہا ہاں فرمایا کنواری سے یا بیوہ میں نے کہا بیوہ سے فرمایا کیوں نہ کنواری سے کیا کہ تو اُس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی (بخاری کتاب النکاح)

حقیقتاً ورزش کرنے اور کھیلنے سے بدن میں چستی و چالاکی اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور صحت بھی عمدہ رہتی ہے جس سے جسم کی بناوٹ مضبوط ہوتی ہے جب عورتیں طاقتور ہونگی تو پھر لامحالا بچے بھی طاقتور ہونگے۔ مشہور مثال ہے جیسی کھیتی ویسا پھل" علاوہ ازیں مسلمان اپنی عورتوں کو باہر سیر کرنے کے لئے بھی نکلنے دیتے اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر عورتوں کو باہر کی تازہ اور کھلی ہوا نہ ملے تو پھر وہ اتنی صحت

Marfat.com

(۱) رسمی پردہ کی اخلاقی خرابیاں

اِس کے علاوہ رسمی پردہ نے اکثر مسلمانوں کو بہت سی اخلاقی خرابیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ پہلی خرابی۔ نظریں نیچی نہ رکھنا۔ چونکہ اہلِ اِسلام کے سامنے اُن کی اپنی قوم کی عورتیں کُھلے چہرے باہر نہیں آتیں۔ لہٰذا مردوں کو عورتوں کے سامنے نظریں رکھنے کی عادت ہی نہیں جس کا بُرا اثر اکثر مسلمانوں کے اخلاق پر یہ پڑا کہ جب دوسری قوم کی عورتیں کُھلے چہرے اُنکے سامنے آتی ہیں تو یہ دُور سے ہی اُنھیں ٹکٹکی لگا کر گھورنا، تاکنا، تاڑنا اور آوازے کسنا شروع کر دیتے ہیں جو بُرے چال چلن کا نشان ہے اگر اُن کی اپنی عورتیں بھی کُھلے چہرے باہر جاتیں تو پھر اُنہیں ایسا کرنے کی ہمّت نہ پڑتی۔ کیونکہ یہ ایک اُصول کی بات ہے کہ انسان دوسری عورتوں کی عزّت اُسی وقت کرے گا جب اُس کی اپنی بیوی بھی کُھلے چہرے باہر جائے۔ چونکہ اکثر حامیانِ رسمی پردہ اِس قانون پر نہیں چلتے اِس لئے اُنھوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہماری عورتیں تو پردہ میں ہیں اور باہر بُرقعہ میں جاتی ہیں اِسلئے غیر عورتوں کو جو باہر چہرے نہیں ڈھانکتیں خوب تاڑو کیونکہ وہ بے پردہ پھرتی ہیں۔ گویا اُنکی ذہنیت یہ ہو چکی ہے کہ ہم تو دُنیا بھر کی عورتوں کے چہروں کو دیکھ لیں مگر ہماری بیویاں کے چہروں کو کوئی نہ دیکھے۔ یہ ہے جعلی غیرت جس نے ایسے مسلمانوں کو بدنام کر رکھا ہے کہ اپنی چھپانی اور دوسرے کی دیکھنی، تاڑنی اور اُڑانی۔ حقیقتاً جن قوموں کی عورتیں اپنے کام کاج کے لئے کُھلے چہرے باہر پھرتی ہیں اُنکے مرد عورتوں کے دیکھنے کے اتنے بھوکے نہیں ہوتے۔ لہٰذا وہ نظریں نیچی رکھتے ہیں اور اُن کا

(۱) اسی طرح مسلم خواتین کو گھونگٹ کے لگانے اور برقعہ کے اوڑھنے کے باعث کھلے چہرہ نظریں نیچی رکھنے کی عادت نہیں

چال چلن بھی بہتر رہتا ہے۔ بہ نسبت اُن قوموں کے جن کی عورتیں باہر چہرے ڈھانک کر رکھتی ہیں اُن کے مرد عورتوں کو دیکھنے کے بہت خواہشمند رہتے ہیں اِسلئے نہ تو اُن کی نظریں نیچی رہتی ہیں اور نہ ہی چال چلن اچھا رہتا ہے۔ اِس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ جو انسان بھوکا ہوتا ہے وہ کھانے کی طرف بڑی خواہش سے دیکھتا ہے صاف ظاہر ہے کہ باہر کھلے چہرے جانے والی عورتیں اپنی قوم کا کیریکٹر بناتی ہیں اور چہرے ڈھانک کر جانے والی عورتیں اپنی قوم کا چال چلن بگاڑتی ہیں۔ مگر اِس نکتہ کا سمجھنا حامیانِ رسمی پردہ کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

دوسری خرابی اپنی عصمت کی کوئی حفاظت نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے نظریں نیچی رکھنے عصمت کی حفاظت کرنے اور زنا سے بچنے کے مساوی احکام دیکر زنا کی سزا بھی مساوی رکھی جس کی تہہ میں یہ راز ہے کہ مرد اور عورت اپنی اپنی عصمت کی حفاظت یکساں طور پر کریں کیونکہ بدکاری دونوں کے ملنے سے ہی ہوتی ہے لہٰذا دونوں ہی بدکاری کے ذمہ وار ہیں۔ مگر اب اکثر حامیانِ رسمی پردہ کا یہ حال ہے کہ اپنی عورتوں کی عصمت کی حفاظت تو خوب رسمی پردہ میں رکھ کر اور اُنکی آزادی پر طرح طرح کی بندشیں لگا کر کرتے ہیں مگر اپنی عصمت کی ذرا بھی حفاظت نہیں کرتے چنانچہ خود تو باہر ہر قسم کی بازیاں کھیل لیتے ہیں اور قوت نہ رہنے پر بھی کئی اقسام کے کشتے۔ معجونے۔ اور مقویات کھا کر دنیا بھر کی خرابیوں میں مبتلا رہتے ہیں اور غیر عورتوں کے ساتھ خوب عیش و عشرت میں مشغول رہتے ہیں جس پر

روپیہ بھی دل کھولکر خرچ کرتے ہیں مگر اپنی عورتوں کو گھروں میں مقید کر کے اُن کی عصمت کی حفاظت کے خواہ مخواہ ٹھیکیدار بنتے ہیں جس کی تہہ میں ایک نکتہ تو یہ ہے کہ ایسے مردوں کے دلوں میں یہ خوف رہتا ہے کہ جیسے ہم آزاد رہ کر باہر بدکاریاں کرتے ہیں اسی طرح ہماری عورتیں بھی آزاد ہو کر کرینگی گویا اپنی عورتوں کے حق میں بدگمانی سے کام لیتے ہیں اور اس آیت کو بھولے رہتے ہیں۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ج وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ (النور ع ۳) گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہوتی ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے (۲۴-۲۶) دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اُن کی بدکاریوں کو اُن کی عورتیں دیکھنے نہ پائیں تاکہ گھروں میں لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ ایسے حضرات اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ جو شخص اپنی عصمت کا ذمہ دار ہے وہ خود اُسکی حفاظت کرے دوسرا شخص اُس کی عصمت کا خواہ مخواہ چوکیدار کیوں بنتا ہے جبکہ ہر شخص اللہ کے سامنے اپنے اپنے اعمال کا جواب دہ ہے۔ تیسرا نکتہ یہ ہے کہ جس قوم کے مرد بدکار ہوں تو پھر اُس قوم کی عورتیں کیوں بدکار نہ ہوں آخر مرد بدکاری کہاں کریں گے۔ اگر یہ کہا جائے کہ دوسری قوم کی عورتوں میں بدکاری کریں گے تو پھر دوسری قوم بھی بدلہ لیلے گی۔

تیسری خرابی۔ اپنی نسل کو بگاڑ دینا چونکہ مرد اور عورت کی بدکاری سے نسلیں

Marfat.com

بگڑ جاتی ہیں اسلئے زنا کی ممانعت مساوی طور پر کی گئی ہے مگر اب جاہل مسلمانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ خاوند جو غیر عورت سے بدکاری کرلے تو وہ زنا نہیں مگر بیوی جو غیر مرد سے بدکاری کرلے تو وہ زنا ہے۔ حالانکہ مردوں کی بدکاری سے بھی نسلیں بگڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک گاؤں میں راجپوت مسلمان اور چمار رہا کرتے تھے مسلمانوں نے پردے کی وجہ سے اپنی عورتوں کو تو گھروں میں بند رکھنا اور باہر کھلے چہرے پھرنے والی چمار عورتوں سے ناجائز تعلق پیدا کرلینا اپنا شیوہ بنالیا کچھ عرصہ کے بعد مسلمانوں اور چماروں میں لڑائی ہوئی تو چماروں نے مسلمانوں کو خوب مارا۔ آخر اس کی اطلاع پولیس میں بھی پہونچی سپرنٹنڈنٹ صاحب تحقیقات کے لئے آئے تو ایک بوڑھے چمار سے دریافت کیا کہ چماروں نے مسلمانوں کو کیونکر مارا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے تو اُس بوڑھے نے ہاتھ جوڑ کر صاحب سے کہا کہ حضور چماروں نے مسلمانوں کو نہیں مارا۔ بلکہ مسلمان مسلمان آپس میں لڑے ہیں۔ بھلا کبھی چمار بھی مسلمانوں کو مار سکتے ہیں تو پولیس افیسر نے متعجب ہو کر پوچھا کہ یہ کیا بات ہے تو اُس بوڑھے نے کہا کہ حضور! مسلمان اپنی عورتوں کو تو گھروں میں بند رکھتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کی صحت اچھی نہیں رہتی اور ہماری عورتوں سے ناجائز تعلق پیدا کرلیتے ہیں۔ اب جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے ہوتے ہیں مگر افسوس خود غرضی کی وجہ سے مسلمانوں کی نظریں رسمی پردہ کی خرابیوں پر ہرگز نہیں پڑتیں

چوتھی خرابی۔ وہ جرائم کا مرتکب ہونا۔ اکثر حامیانِ رسمی پردہ یہ کہتے ہیں کہ جن ملکوں

Marfat.com

ہیں عورتیں آزادی کے ساتھ کھلے چہرے باہر پھرتی ہیں اُن میں بدکاری بہت ہے خدا جانے ایسے صاحبان کس مُنہ سے ایسا کہتے ہیں[1]۔ حالانکہ رسمی پردہ کے باوجود اُن کی اپنی عظیم الشّان سلطنتیں عیش عشرت میں پڑے رہنے کی وجہ سے اُن کے ہاتھوں سے نکل گئیں۔ جن پر آجکل غیر مسلم حکمران ہیں۔ بلاشبہ وہ بھی طرح طرح کی خرابیوں میں مبتلا ہیں۔ آخر وہ بھی تو انسان ہی ہیں نہ کہ فرشتے۔ مگر اُن میں اِتنے نقائص نہیں ہیں جتنے کہ موجودہ مسلمانوں میں ہیں دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجیے کہ وہ بدیوں کے مقابلے میں نیکیوں میں بڑھے ہوئے ہیں اور اہلِ اِسلام نیکیوں کے مقابلے میں بدیوں میں بڑھے ہوئے ہیں گویا اُن کا نیکی کا پلڑا بھاری ہے اور مسلمانوں کا ہلکا۔ مثلاً اُن میں سے جو عیّاشی کرتے ہیں تو وہ ایک جُرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی عیّاشی کی خاطر اپنی بیبیوں کو گھروں میں بند نہیں رکھتے اور نہ ہی اُنکے مساوی حقوق چھینتے ہیں مگر اِس کے بالمقابل اہلِ اِسلام میں سے جو بدکاری کرتے ہیں وہ دو جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ایک تو عیّاشی کرنے کے دوسرے اپنی عورتوں کو گھروں میں بند رکھنے اور اُنکے مساوی حقوق غصب کرنے کے جو سب سے بڑے گناہ ہیں۔ اگر اہلِ یورپ اور امریکہ عورتوں کو آزادی دینے اور اُنسے ڈانس کرنے کی وجہ سے حامیانِ رسمی پردہ سے زیادہ بدکار ہیں تو پھر خدا نے ایسے نیک مسلمانوں کو چھوڑ کر یورپ اور امریکہ کے بدکاروں کو کیوں اِتنی وسیع حکومت دے رکھی ہے۔ حالانکہ یہ اللہ کے قانون کے خلاف ہے کہ بدکار نیکوں پر

[1] جیسا کہ انہوں نے خود اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بنا رکھا ہے۔ پھر اُن کے بعد ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشوں کی پیروی کی سو وہ ہلاکت کو پالینگے (مریم ع ۴)

Marfat.com

حکومت کریں یہ آیت اِس پر شاہد ہے۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ (الانبیاء ع ۷) اور ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھدیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے (۲۱/۱۰۵) بلاشبہ حکمران قوم بہ نسبت محکوم قوم کے نیکیوں اور صلاحیتوں میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے ورنہ وہ دوسری قوموں پر حکمران نہیں ہوسکتی۔ اب مسلمانوں کا خود اپنی کمزوریوں اور خرابیوں کی اِصلاح نہ کرنا اور صرف حکمران قوموں کی خرابیوں کو بیان کرکے انہیں بُرا کہنا کوئی دانائی نہیں کیونکہ اللہ کسی قوم سے حکومت اُسی وقت چھینتا ہے جب وہ بجائے علم کے جہالت میں ترقی کرے اور بجائے نیکیوں کے بدیوں میں بڑھ جائے اور بجائے انصاف کرنے کے ظلم سے کام لے۔ پانچویں خرابی حقیقتاً رسمی پردہ نے مسلم خواتین میں بھی بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا کر دی ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے گھروں میں غیر مردوں کو دیکھ دیکھ کر چھپتی ہیں اور چھپ چھپ کر دیکھتی ہیں اور گھروں سے باہر نکلنے پر دکھاوے کے طور پر بُرقعہ تو اوڑھ لیتی ہیں مگر بازاروں میں نقاب اُلٹا کر دوکانداروں سے کھُلے چہرے سودا خریدتی ہیں اور زیارتگاہوں، اسٹیشنوں، پلیٹ فارموں، ریل گاڑیوں اور جہازوں میں غیر مردوں کے سامنے بے نقاب ہو کر پھرتی ہیں۔ آخر مسلم خواتین ایسا کیوں کرتی ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے مطابق اُنکو باہر کھُلے چہرے جانے کی اجازت نہ دی۔ بلکہ جبراً اُنکی آزادی

کو چھین لیا لہٰذا اب وہ مکروفریب سے آزادی حاصل کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں برقعہ اور ڈولی کے ذریعہ مکروفریب سے بدکاری ہو رہی ہے۔ غرضیکہ رسمی پردہ قومی مفاد کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ اِس کا اثر مسلمانوں کی زندگی کے ہر پہلو اور ہر شعبہ پر اتنا گہرہ چھایا ہوا ہے کہ اُنھیں اپنی زندگی کا کوئی نصب العین نظر آتا ہی نہیں سوائے اِس کے کہ عورتوں کو طرح طرح کی بندشوں میں رکھا جائے اِسی میں اُنہوں نے اپنا کمال سمجھا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی عورتوں کا باہر کھُلے چہرے جانا برداشت نہیں کر سکتے۔ خواہ وہ خود تنزل کے گڑھے میں ہی گر جائیں اب جو قوم رسمی پردہ کے باعث کئی صدیوں سے اِتنے نقصانات برداشت کر رہی ہو اور اِتنی خرابیوں میں مبتلا ہو وہ کبھی بھی زندہ قوموں میں شمار نہیں ہو سکتی۔

بلاشبہ ہمارے مذہبی پیشواؤں کی نظریں مروّجہ پردے کے نقصانات اور خرابیوں پر ہرگز نہیں پڑتیں۔ کیونکہ اُن میں دور اندیشی کا مادّہ نہیں ہوتا۔ دراصل مذکورہ بالا نقائص اور خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مُسلم خواتین کے موجودہ پردہ کے متعلق قلم اُٹھانا پڑا جس سے رسمی پردہ کی اِصلاح کرنا مقصود ہے نہ کہ پردہ کا اُٹھا دینا۔ کیونکہ اِسلام نے پردہ مقامات ستر نجی گفتگو نجی کام اور نجی حالات کا رکھا ہے۔ نہ کہ چہرے کا جیسا کہ اِسلامی پردہ کے نشانات سے ثابت کیا گیا ہے اسے غور سے مطالعہ کیجئے اور رسمی پردہ کو ترک کر کے اِسلامی پردہ اختیار کیجئے۔ کیونکہ یہ قومی مفاد کے خلاف نہیں بلکہ قومی ترقی کا حامی ہے۔ یہی وجہ ہے مصطفٰی کمال پاشا

Marfat.com

(۶) اسلامی پردہ کے نشانات

وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۝ (الفرقان ع ۶) اور وہ کہ جب اُنہیں اُن کے رب کے نشانات سے نصیحت کی جاتی ہے تو اُن پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے (۲۵-۷۳)

پہلا نشان:- ایماندار مردوں اور عورتوں کا اپنی نظریں نیچی رکھنا اور اپنی عصمت کی حفاظت کرنا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ ذیل کی آیات پر غور کیجیے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ (۲۴-۳۰) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (نور ع ۴)

مومن مردوں کو کہہ دو اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں (۲۴-۳۰،۳۱) اور مومن عورتوں کو کہہ دے اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں

اِن آیات میں جو حکم مسلمان مردوں کو باہر جانے کے لئے دیا گیا ہے وہی مسلم خواتین کو بھی جس میں ذیل کے نکات پائے جاتے ہیں۔ پہلا نکتہ:- جب اللہ تعالیٰ نے ۵ھ ہجری میں آیت حجاب کے نزول کے بعد مومن مردوں اور مومن عورتوں کو نظریں نیچی رکھنے کے مساوی احکام دیئے تھے تو اُس وقت اُنکے چہرے یکساں طور پر باہر کھلے تھے اگر مسلم خواتین کے چہرے اُس وقت ڈھکے ہوتے تو پھر اُنہیں نظریں نیچی رکھنے کا مساوی حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی کیونکہ چہرے ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنا ایک بے معنی بات ہے۔ مگر یہ فلسفہ حامیان رسمی پردہ کی سمجھ میں ہرگز نہیں

دوسرا نکتہ۔ مومن مرد عورتوں کے سامنے اور مومن عورتیں مردوں کے سامنے نظریں نیچی رکھیں جس میں یہ حکمت ہے کہ نظریں نیچی رکھنے کی عادت پڑ جانے کی وجہ سے غیر مسلموں کے سامنے بھی نظریں نیچی رکھیں گے۔ اگر یہ کہا جائے کہ غیر مسلم مرد کو تو نظریں نیچی رکھنے کا کوئی حکم نہیں اسلئے مسلم خواتین کے چہرے باہر ڈھانکے جاتے ہیں۔ تو پھر ایسی دلیل کے ماتحت کیوں نہ مسلمان مردوں کے بھی چہرے ڈھانکے جائیں۔ کیونکہ غیر مسلم عورت کو بھی تو باہر نظریں نیچی رکھنے کا کوئی حکم نہیں۔ علاوہ ازیں غیر مسلموں کے خوف سے عورتوں کے چہرے ڈھانکنا کھلی بزدلی کا نشان ہے۔ تیسرا نکتہ:۔ نظریں نیچی رکھنے کا فلسفہ یہ ہے کہ نہ تو مرد عورتوں کو گھوریں اور نہ عورتیں مردوں کو تاڑیں دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ ایک دوسرے کو بری نظر سے نہ دیکھیں اور نہ آنکھ سے آنکھ ملائیں جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جسم کا کوئی ایسا حصہ جس میں آنکھ بھی شامل ہے ضرور کھلا ہے۔ جیسے گھورنے اور تاڑنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اگر عورت سر سے پاؤں تک ڈھکی ہوئی بطور چھولداری کے مرد کے سامنے آجائے تو پھر اُسے گھور کر دیکھنے کی ممانعت کرنا ایک بے معنی بات ہے کیونکہ اُس کے جسم کا کوئی حصہ تو نظر آتا ہی نہیں جو نظریں نیچی رکھنے کی علت غائی ہو سکے۔ حالانکہ تاڑنے کی ممانعت کرنا صاف ثابت کرتا ہے کہ عورت کا چہرہ بھی باہر کھلا ہے جیسے مرد کا۔ چوتھا نکتہ:۔ جب مومن مرد نظریں نیچی رکھنے کے حکم کی تعمیل کھلے چہرے کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ مومن عورتیں بھی اس مساوی حکم کی تعمیل کھلے چہرے نہ کریں

Marfat.com

مگر افسوس حامیانِ رسمی پردہ نے لینے کے باٹ اور اور دینے کے باٹ اور رکھے ہوئے ہیں اور یہی ناانصافی[1] کئی صدیوں سے عورتوں کے حق میں برتی جارہی ہے۔ کہ مرد تو باہر کھلے چہرے اخلاقاً نظریں نیچی رکھیں اور عورتیں باہر چہرے ڈھانک کر مجبوراً نظریں نیچی رکھیں۔ حالانکہ نظریں نیچی کے احکام مساوی ہیں مگر افسوس یہ ایک معمولی سی بات بھی حامیانِ رسمی پردہ کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اور آئے بھی کیونکر جب قرآنی آیات پر غور کرنا ہی نہ ٹھہرا۔ پانچواں نکتہ:۔ نظریں نیچی رکھنے کے احکام سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کو گھروں سے باہر بھی نظریں نیچی رکھنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عورتوں کو باہر جانے سے روکا نہیں گیا بلکہ ایک شریفانہ مساوی طریقہ بتلایا گیا ہے کہ اِس طور سے باہر جائیں جب مردوں کی شرافت اسی میں ہے کہ وہ باہر بھی کھلے چہرے نظریں نیچی رکھیں تو پھر یہی شرافت کیوں نہ عورتوں کے حق میں بھی سمجھی جائے۔ چھٹا نکتہ:۔ اگر مسلم خواتین کو گھروں سے باہر نکلنا ہی نہ ہوتا تو پھر مردوں کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کو اپنی اپنی ضروریات کے لئے گھروں سے باہر جانا ہے اور ایک دوسرے کے سامنے آجانے پر نظریں نیچی رکھنی ہیں۔ ساتواں نکتہ:۔ چونکہ زنا کی ابتدا ایک دوسرے

---

[1] حالانکہ اللہ انصاف اور احسان کرنیکا حکم دیتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (النحل ع ۱۳) اور یہ آیت ہر جمعہ کے خطبہ میں بھی پڑھی جاتی ہے مگر مسلمانوں پر اتنا اثر بھی نہیں ہوتا کہ انصاف کرکے اپنی عورتوں کو کھلے چہرے باہر لا سکیں۔

Marfat.com

سے آنکھ ملانے سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اسلئے مرد اور عورت دونوں کو ہی نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا جس میں یہ حکمت ہے کہ اگر دونوں میں سے ایک بھی نظریں نیچی رکھے گا تو پھر بھی زنا تک نوبت نہ پہنچے گی گویا دونوں کی عصمت محفوظ رہے گی

آٹھواں نکتہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنے کا طریقہ ہرگز نہیں بتلایا بلکہ یہ سکھلایا کہ نکاح کرنے سے نہ صرف نظریں نیچی رہیں گی بلکہ عصمت بھی محفوظ رہے گی۔ اس حدیث پر غور کیجئے۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَوْلِ النَّبِيِّ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِاَنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ (کتاب النکاح) علقمہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کا ارشاد ہے کہ جو تم میں سے نکاح کر سکتا ہے تو اسے نکاح کرنا چاہیئے کیونکہ وہ نظر کو جھکا رکھتا ہے اور شرمگاہ کے لئے حفاظت کا کام دیتا ہے (بخاری) صاف ظاہر ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کو بری نظر سے نہیں دیکھیں گے۔ اب ایسی اعلیٰ ہدایت کو چھوڑ کر چہرے ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنا کوئی دانشمندی نہیں۔ نواں نکتہ:۔ نظریں نیچی رکھنا ایک اعلیٰ درجہ کی روحانیت۔ شرافت اور شرم وحیا کا نشان ہے جو کھلے چہرے سے ہی نمایاں ہوتا ہے۔ مگر افسوس حامیانِ رسمی پردہ نے عورتوں کے ان صفات پر بھی پردہ ڈال دیا۔ گویا مادیت کو روحانیت پر غالب کر دیا۔

دسواں نکتہ:۔ نظریں نیچی رکھنا حورانِ جنت کی صفت ہے یہ آیت اس پر شاہد ہے۔ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ o كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ (الصفت ع)

Marfat.com

اور اُنکے پاس نیچی نگاہوں والی بڑی آنکھوں والی ہونگی گویا کہ وہ محفوظ کئے ہوئے انڈے ہیں (۳۷-۴۸ و ۴۹) صاف ظاہر ہے کہ جنّتی عورتوں کے چہرے کھلے ہوں گے اب جو عورتیں کھلے چہرے نظریں نیچی رکھتی ہیں وہ حقیقتاً حورانِ جنّت کی صفات پیدا کر رہی ہیں اور جو چہرے ڈھانک کر رکھتی ہیں وہ اِن صفات سے محروم ہو رہی ہیں۔ علاوہ ازیں مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی اپنی عصمت کی حفاظت کرنے کے مساوی احکام دیئے گئے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں کی عصمت مساوی ہے جب اس حکم کے ماتحت مرد اپنی عصمت کی حفاظت آزاد رہ کر کھلے چہرے کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ عورتیں بھی ایسا نہ کریں۔ اب مردوں کا اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے تو کوئی طریقہ اختیار نہ کرنا مگر اپنی عورتوں کی عصمت کی حفاظت کے لئے اُن کی آزادی پر طرح طرح کی بندشیں، رکاوٹیں اور قیدیں لگانا کوئی عقلمندی نہیں۔ چونکہ حامیانِ رسمی پردہ اپنی عورتوں کو صرف شریکِ خانہ سمجھتے ہیں نہ کہ شریکِ زندگی اِس لئے انھیں اکیلے باہر جانے کی عادت ہو چکی ہے اِسی طرح عورتیں بھی عادی ہو چکی ہیں ایسی حالت میں اُن کی عصمت کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ اپنی اپنی عصمت کو بگاڑ لیتے ہیں حقیقتاً مرد اور عورت کی عصمت کی حفاظت حتّی الوسع ایک دوسرے کے ساتھ باہر جانے سے ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے بھی اپنی ازواجِ مطہرات کو مسجد سے لیکر میدانِ جنگ تک ساتھ رکھا اِسی وجہ سے خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے یہ آیت اِس پر گواہ ہے۔ اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ

Marfat.com

اِلٰی نِسَآئِکُمْ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ (البقرہ ع ۲۳) تمہارے لئے روزوں کی رات میں اپنی عورتوں کی طرف رغبت کرنا حلال کیا گیا ہے وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُنکے لئے لباس ہو (۲-۱۸۷) اس آیت میں مرد اور عورت کے تعلقات کو لباس سے تشبیہ دی گئی ہے جو مساوی حقوق کی ایک بیّن دلیل ہے جیسے لباس انسان کو باہر بھی سردی اور گرمی سے بچاتا ہے اور مقاماتِ ستر کو بھی ڈھانکتا ہے اور زینت کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح مرد اور عورت ایک دوسرے کو باہر بھی بدنظری اور بدکاری سے بچاتے ہیں اور مقاماتِ ستر کی محافظت کرتے ہیں اور ملکر جانے سے زینت کا باعث ہوتے ہیں۔ مثلاً جب مرد اور عورت دونوں ایک ساتھ باہر جائیں گے۔ تو مرد کو اپنی بیوی کی موجودگی میں کسی غیر عورت کو گھورنے کی جرأت نہ ہوگی اِسی طرح عورت کو بھی اپنے خاوند کی موجودگی میں کسی غیر مرد کو تاڑنے کی ہمّت نہ پڑے گی گویا ایک دوسرے کی عصمت محفوظ رہے گی۔ اور عصمت کی حفاظت کرنے کی عادت پڑ جائیگی۔ علاوہ ازیں اِس طریقہ سے باہر نکلنے میں کسی غیر مرد کو یہ جرأت نہیں پڑے گی کہ اُس کی بیوی کو تاڑے اِسی طرح غیر عورت کو یہ ہمّت نہیں پڑے گی کہ اُس کے خاوند کو گھورے بلکہ اِن دونوں کا اُن پر رُعب رہے گا۔ افسوس اہلِ اسلام نے اپنی عصمت کی حفاظت کا وہ طریقہ جو اللہ تبلایا ہے اختیار نہ کیا۔

دوسرا نشان: مُسلم خواتین کا کُھلے چہروں سے شرم وحیا ظاہر کرنا جیسا کہ ذیل کی آیت اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ

قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ط (القصص ع ۳)

پس اُن دونوں میں سے ایک حیا سے چلتی ہوئی آئی کہنے لگی میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے اس کی اُجرت بدلہ میں دے جو تو نے ہمارے لئے پانی پلایا (۲۸-۲۵) یہ حضرت شعیب کی لڑکی تھی جو حضرت موسیٰؑ کو بلانے آئی تھی صاف ظاہر ہے کہ اس کا چہرہ کھلا تھا جس سے شرم وحیا ظاہر ہوتی تھی جس سے مسلم خواتین کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جب وہ اپنے کام کاج کے لئے باہر نکلیں تو کھلے چہرے نظریں نیچی رکھیں جو شرم وحیا کا نشان ہے۔ اور صرف اپنے کام سے کام رکھیں تاکہ دوسروں پر نیک اثر ڈال سکیں۔

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍؓ جِئْتُ یَوْمًا وَّالنَّوٰی عَلٰی رَاْسِیْ فَلَقِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم وَمَعَہٗ نَفَرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَعَانِیْ ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ لِیَحْمِلَنِیْ خَلْفَہٗ فَاسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسِیْرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَکَرْتُ الزُّبَیْرَ وَغَیْرَتَہٗ وَکَانَ اَغْیَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَنِّیْ قَدِ اسْتَحْیَیْتُ فَمَضٰی فَجِئْتُ الزُّبَیْرَ فَقُلْتُ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلٰی رَاْسِی النَّوٰی وَمَعَہٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَاَنَاخَ لِاَرْکَبَ فَاسْتَحْیَیْتُ مِنْہُ وَعَرَفْتُ غَیْرَتَکَ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَحَمْلُکِ النَّوٰی کَانَ اَشَدَّ عَلَیَّ مِنْ رُّکُوْبِکِ مَعَہٗ۔ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن آرہی تھی اور کھجور کی گٹھلیاں میرے سر پر تھیں تو میں رسول اللہؐ سے ملی اور آپؐ کے ساتھ انصار کے کچھ لوگ تھے آپؐ نے مجھے بلایا پھر اونٹنی کو بٹھانا چاہا تاکہ مجھے اپنے پیچھے

سوار کریں۔ مجھے شرم آئی کہ مردوں کے ساتھ چلوں اور زبیرؓ اور اُنکی غیرت مجھے یاد آئی اور وہ سب لوگوں میں بڑھ کر غیرت والے تھے۔ تو رسول اللہؐ نے سمجھ لیا کہ میں شرم کرتی ہوں سو آپؐ چلے گئے۔ جب مَیں زبیرؓ کے پاس آئی تو مَیں نے کہا کہ رسول اللہؐ مجھے ملے اور میرے سر گٹھلیاں تھیں اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کے صحابہ میں سے چند لوگ تھے۔ آپؐ نے میرے لئے اپنی اونٹنی بٹھائی مگر مجھے شرم آئی اور آپؐ کی غیرت مجھے معلوم تھی زبیرؓ نے کہا اللہ کی قسم آپ کا گٹھلیاں اُٹھانا مجھے اُس سے زیادہ ناگوار ہوا کہ آپ آنحضرتؐ کے ساتھ سوار ہو جاتیں (بخاری کتاب النکاح) یہ واقعہ آیتِ حجاب کے اترنے کے بعد کا ہے جب حضرت اسماءؓ اپنے باغ سے کھجوریں لا رہی تھیں۔ اور رسول اللہؐ نے اُنھیں اپنے پیچھے اونٹ پر سوار ہونے کو کہا تو اُن کو اِس بات سے شرم آئی۔ جو اُنکے چہرے سے ظاہر ہوتی تھی جس کو رسول اللہؐ نے بھی محسوس کر لیا۔ اگر اُن کا چہرہ کھُلا نہ ہوتا تو پھر آپ اُن کی شرم و حیا کیسے معلوم کر سکتے کیونکہ ڈھکے ہوئے چہرے کی شرم و حیا تو معلوم ہی نہیں ہو سکتی حضرت زبیرؓ اتنے غیرتمند تھے کہ اُنکے خوف کی وجہ سے بی بی اسماءؓ رسول اللہؐ کے پیچھے اونٹ پر سوار نہ ہوئیں۔ مگر پھر بھی اُنھوں نے اپنی بی بی کو اپنے کاموں کے لئے کھُلے چہرے باہر جانے سے منع نہ کیا کیا اُن مسلمانوں کی غیرت جو اپنی عورتوں کو کھُلے چہرے باہر جانے سے منع کرتے ہیں حضرت زبیرؓ کی غیرت سے بڑھ کر ہے۔ آخر اِس پر کچھ تو غور کرنا چاہئے۔

تیسر الشان:۔ مسلم خواتین کا گھروں سے باہر جانے پر مقامات ستر کی زینت کو ڈھانکنا

اور کھلے مقامات کی زینت کو کھلا رکھنا جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا (النور ع۴) اور اپنی زینت کو نہ دکھائیں سوائے اُس کے جو اُس میں سے کھلی ہے (۲۴-۳۱) عموماً مذہبی رہنما اس آیت کے ترجمہ میں چارو ناچار۔ مجبوراً۔ اتفاقاً اور غالباً وغیرہ کے الفاظ جو کسی قرآنی لفظ کا ترجمہ نہیں ہوتے اپنی طرف سے زائد کر دیتے ہیں جس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ عورتیں مجبوری کی حالت میں باہر چہرہ کھولیں ورنہ ہرگز نہ کھولیں یہ ہے مذہبی پیشواؤں کا ایمان کہ قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ اپنے پاس سے زائد الفاظ لگا کر بدل دینگے مگر مسلم خواتین کو باہر کھلے چہرے جانے کی آزادی نہیں دینگے۔ حالانکہ عربی لٹریچر میں نہی کی استثناء کے ساتھ کبھی بھی مجبوراً کا لفظ × بلکہ اس پر عمل کرنے کی تاکید کی جاتی ہے بطور مثال اس آیت کو پیش کیا جاتا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ط (النساء ع ۲۳) اور اللہ کی نسبت سوائے حق کے کچھ نہ کہو (۴-۱۷۱) یعنی حق بات ضرور کہو اسی طرح " اپنی زینت کو نہ دکھائیں سوائے اُس کے جو اس میں سے کھلی ہے (۲۴-۳۱) کا یہ مطلب ہے کہ مقاماتِ ستر کی زینت کو باہر ڈھانک کر رکھیں اور چہرے اور ہاتھوں کو جو کھلے مقامات کی زینت میں سے ہیں ضرور باہر بھی کھلا رکھیں اگر مسلم خواتین کو مجبوری کی حالت میں ہی باہر چہرہ کھولنا ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اسی آیت میں فمن اضطر یا اکرہ کے الفاظ رکھ دیتا۔ اور معاملہ صاف ہو جاتا اب اس آیت میں ایسے الفاظ کا نہ ہونا صاف ثابت کرتا ہے

× نہیں آتا

کہ مذہبی لیڈروں نے مجبوراً اور اتفاقاً وغیرہ کے زائد الفاظ اپنی طرف سے لگا کر عورتوں کی آزادی چھین نے اور اُن کے مساوی حقوق غصب کرنے کا ایک ڈھنگ بنا رکھا ہے حالانکہ نہی کی استثناء امر کا حکم رکھتی ہے اِس آیت پر غور کیجئے۔ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ط (البقرۃ ۳۰ع) لیکن اُن سے خفیہ وعدہ مت کرو۔ ہاں پسندیدہ بات بیشک کہو (۲-۲۳۵) حقیقتاً مذکورہ بالا حکم میں کھلی زینت کی اِستثناء اس واسطے رکھی گئی ہے تاکہ نظریں نیچی رکھنے کے احکام کی مساوات باطل نہ ہونے پائے اب جو لوگ اپنی عورتوں کے چہرے باہر ڈھانکتے ہیں وہ درحقیقت اِس استثناء کو باطل قرار دیکر اِس حکم کو جھٹلاتے ہیں۔ چونکہ زمانۂ جاہلیت میں عورتیں اپنے مقامات ستر اور کھلے مقامات دونوں کی زینت کو باہر دکھایا کرتی تھیں۔ اِسلئے مقاماتِ ستر کی زینت کو دکھانے کی ممانعت کر کے کھلے مقامات کی زینت کو کھلا رکھنے کا حکم دیا گیا گویا باہر نکلنے پر عورتوں کی زینت کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا۔ کچھ ڈھانکنے کے لئے اور کچھ کھلا رکھنے کے لئے اگر مسلم خواتین کو اپنی زینت میں سے کچھ بھی باہر ظاہر کرنا نہ ہوتا تو پھر اللہ کا اِتنا ہی حکم "اور اپنی زینت کو نہ دکھائیں" کافی تھا اور "سوائے اِس کے جو اُس میں سے کھلی ہے" کے الفاظ کہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اب حامیانِ رسمی پردہ سے صرف اِتنا پوچھا جاتا ہے کہ کیا یہ قرآنی الفاظ نعوذ باللہ بیکار ہیں؟ اگر یہ الفاظ فضول نہیں تو پھر بتلائے کہ عورتوں کی وہ کونسی زینت ہے جو باہر کھلا رکھنے کیلئے

مستثنیٰ کی گئی ہے؛ مگر جواب دیتے وقت اتفاقاً اور مجبوراً وغیرہ کے الفاظ اپنی گرہ سے نہ لگائیے کیونکہ ایک تو خدا کی استثناء کے ساتھ ایسے الفاظ لگانا کوئی دانشمندی نہیں اور دوسرے یہ الفاظ قرآن مجید کی فصاحت اور بلاغت کے خلاف ہیں اور تیسرے مسلم خواتین کی آزادی میں سدِ راہ ہیں۔ بلاشبہ یہ مذہبی راہنماؤں کا پرانا داؤ ہے کہ خدا کی استثناء کے ساتھ بھی اپنی طرف سے زائد الفاظ لگا کر اسے مستثنیٰ در مستثنیٰ کرتے ہیں تاکہ عورتوں کا باہر چہرہ ڈھانکنا ثابت ہو جائے۔ حالانکہ اس استثناء کے رکھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جن اعضاء پر عورتوں کے کام کرنے اور اُن کی صحت کا دارومدار ہے یعنی حواسِ خمسہ وہ باہر بھی کھلے رہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ چہرہ اور ہاتھ ہی ہیں کیونکہ عورتوں کو جو اپنے جسم کا حصہ نماز پڑھتے وقت اور حج کرتے وقت کھلا رکھنا ہے وہ باہر بھی ڈھانکنے سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں رسول اللہ ؐ نے بھی جن پر قرآن کریم نازل ہوا مسلم خواتین کے باہر جانے پر کھلے مقامات یعنی چہرہ اور ہاتھ کو ڈھانکنے سے مستثنیٰ کر دیا۔ اس حدیث پر جو قرآنی آیت کے ساتھ مطابقت بھی رکھتی ہے غور کیجئے۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ عَلَیْھَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْھَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ تَصْلُحَ اَنْ یُّرٰی مِنْھَا اِلَّا ھٰذَا وَ ھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْھِہٖ وَکَفَّیْہِ ٥ (ابی داؤد)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اسماءؓ بنت ابی بکرؓ رسول اللہ ؐ کے پاس آئیں اُن پر

Marfat.com

کپڑے باریک تھے آپ نے اُن سے رُخ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء عورت کو جب ایام ماہواری آنے لگیں یعنی وہ بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں کہ اس کے بدن سے کچھ نظر آئے سوائے اِس کے اور اِس کے اور اشارہ اپنے چہرے اور ہاتھ کی طرف کیا (ابو داؤد کتاب اللباس) جب رسول اللہؐ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ مسلم خواتین باہر سوائے چہرے اور ہاتھ کے باقی تمام جسم کو ڈھانک کر رکھیں گویا اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی تفسیر اِلَّا وجہہ وکفیہ سے کی گئی ہے تو پھر حامیانِ رسمی پردہ کو اِس کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اب جو حضرات اِس فیصلہ کو نہیں مانتے ۔ بلا شبہ انکیں مندجہ ذیل آیات پڑھ کر اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (النساء ع۹) سو نہیں تیرے رب کی قسم وہ ایمان ہی نہیں لاتے جب تک کہ وہ تجھے اِس میں حکم (نہ) بنائیں جو اُن میں آپس میں اختلاف ہو پھر اپنے دلوں میں اُس سے کوئی تنگی نہ پائیں جو تو فیصلہ کرے اور پوری پوری فرمانبرداری کریں (ربہ) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ (الاحزاب ع۵) اور نہ یہ کسی مومن مرد اور نہ کسی مومن عورت کو شایاں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دے تو وہ اِس معاملہ میں کچھ (اپنا) اختیار سمجھیں اور جو کوئی

Marfat.com

اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ کھلی گمراہی[۱] میں دُور نکل گیا (۳۳-۳۶)

حقیقتاً حامیانِ رسمی پردہ کو رسول اللہؐ کا یہ فیصلہ سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اِس کے خلاف عمل کرکے اپنی عورتوں کو کھُلے چہرے باہر نہیں لاتے۔ حالانکہ مذکورہ بالا آیات اور حدیث مسلم خواتین کے باہر کھُلے چہرے جانے کے متعلق ہیں۔ اب مذہبی راہنماؤں کا اِس حدیث کی استثناء کو گھروں کے لئے مخصوص کرلینا سراسر جہالت ہے کیونکہ عورتوں کا ایسی سخت پابندی کے ساتھ گھروں رہنا اور کام کرنا نہایت ہی تکلیف دہ ہے کیونکہ عام طور پر وہ اپنے گھروں میں آزادی سے رہتی ہیں اور اپنے خویش واقارب کے سامنے سر اور گلا بھی کھلا رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے سامنے تمام زینت کے ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا لہٰذا چہرہ کھُلا رکھنے کی استثناء کو گھروں کے لئے مقید کرلینا کوئی دانشمندی نہیں* علاوہ ازیں بعض مذہبی پیشوا اس حدیث کو صحابہ اور صحابیات کے اقوال سے رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اُصولِ دین کے خلاف ہے کہ ایک صحابی خواہ وہ کتنے ہی بلند مرتبہ کا ہو اپنے قول سے رسول اللہؐ کے قول کو رد کردے۔ اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لانا مگر اُنکے احکام کے خلاف دوسروں کا کہنا ماننا ایمان کا نشان نہیں ہوسکتا۔ اور بعض مذہبی لیڈر اس حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ حضرت اسمائؓ رسول اللہؐ کی سالی تھیں۔ لہٰذا اُن سے کوئی پردہ نہ تھا۔ اب یہ دلیل قطعاً غلط ہے کیونکہ قرآن کریم میں جن رشتہ داروں کے سامنے مقاماتِ ستر کی زینت کو بھی ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اُن میں بہنوئی اور

[۱] یعنی گمراہی کی حد سے آگے نکل گیا اور عملاً اطاعت کو ضروری نہیں سمجھا۔

* کیونکہ یہ پابندی باہر جانے کیلئے لگائی گئی ہے نہ کہ گھروں میں رہنے کے لئے۔

Marfat.com

دیور کے رشتہ کا کوئی ذکر نہیں۔ اس حدیث میں عام عورتوں کو مخاطب کیا گیا ہے
نہ کہ خاص رشتہ دار کو۔ آنحضرتؐ نے تو عورتوں کے چہرے اور ہاتھوں کو باہر ڈھانکنے
سے مستثنیٰ کر دیا۔ مگر اب اکثر مسلمانوں کی یہ ذہنیت ہے کہ جو مسلمان عورت کھلے
چہرے باہر جائے اُسے بے پردہ کے لقب سے پکارتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اپنی
عورتوں کے چہرے باہر ڈھانکتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے صاحبان اللہ اور
رسول کے احکام کے خلاف عمل کر کے اپنے آپ کو ان آیات کا مصداق ٹھہراتے
ہیں۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا
خَالِدًا فِيْهَا (النساء ع ۲) اور جو اللہ کی اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرتا
ہے اور اُس کی حدبندیوں سے آگے نکلتا ہے اُسے آگ میں داخل کرے گا (۴-۱۴)
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
(المجادلہ ع ۱) یقیناً جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں ذلیل کئے
جائیں گے جس طرح اُن سے پہلے (مخالفت حق کرنیوالے) ذلیل کئے گئے۔ (۵-۵۸)
اللہ اور رسول نے پردہ کے متعلق عورتوں کے لئے باہر چہرے اور ہاتھوں
کے کھلا رکھنے کی حدیں مقرر کر دیں مگر حامیانِ رسمی پردہ ان حدود سے آگے
بڑھ جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ دُنیا میں ہی طرح طرح کی مصائب اور
مشکلات میں مبتلا رہتے ہیں
چوتھا نشان:۔ مسلم خواتین کا اپنے سینوں کو ڈھانکنا جیسا کہ اللہ کا حکم ہے
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (النور ع ۴) اور چاہیئے اپنی

Marfat.com

اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈالیں (۲۴-۳۱) چنانچہ عورتوں نے ایسا ہی کیا یہ روایت اِس بر گواہ ہے۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اَخَذْنَ اُزُرَهُنَّ فَشَقَقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِيْ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی تھیں جب یہ آیت اتری ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن تو عورتوں نے اپنے تہبند کناروں سے پھاڑے اور انہیں اوڑھنیاں بنالیا۔ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوْلٰى لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا اللہ اُن عورتوں پر رحم کرے جنہوں نے پہلے ہجرت کی جب اللہ نے یہ آیت اتاری ولیضربن بخمرھن عن جیوبھن اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں تو انھوں نے اپنی چادریں پھاڑیں اور سینوں کو ڈھانکا۔ (بخاری و ابو داؤد) مولوی وحید الزمان اپنے ترجمہ صحیح بخاری میں اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں "عرب کی عورتیں کرتا پہنتیں جس کا گریبان سامنے سے کھلا رہتا اس میں سے سینہ اور چھاتیوں پر نظر پڑتی۔ اس لئے اوڑھنی سے گریبان ڈھانپنے کا حکم دیا گیا۔ اگر عورت کوٹ یا شیروانی پہنے جو سامنے سے بند ہوتی ہے تب اوڑھنی کی ضرورت نہیں۔ لیکن سر کے بال سربندھن سے چھپائے رہتی چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا چھپانا فرض نہیں"۔ کیونکہ یہی ستر ہی پردہ ہے۔

سینوں کے ڈھانکنے کا حکم صاف ثابت کرتا ہے کہ چہرے ڈھانکنے سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں۔ اگر اللہ کو عورتوں کے چہرے باہر ڈھانکنے بھی منظور ہوتے تو پھر سینوں کے ڈھانکنے کے ساتھ ہی چہروں کے ڈھانکنے کا بھی حکم دیا جاتا۔ کیا نعوذ باللہ خدا کو علیٰ جیوبھن کے علاوہ علیٰ وجوہھن کے الفاظ نہیں آتے تھے۔ اب بعض مذہبی پیشوا جو عورتوں کے باہر کھلے چہرے جانے کے خلاف ہیں "ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن" کا ترجمہ یہ کرتے ہیں "کہ اپنے سر سے لیکر گریبان تک اپنی اوڑھنی لٹکایا کریں" تا کہ چہرے کا پردہ ثابت ہو جائے ایسے حضرات اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اس طریقہ سے عورتوں کے باہر چہرے ڈھانکنے سے ایک تو نظریں نیچی رکھنے کا مساوی حکم عورتوں کے حق میں باطل ہو جائے گا۔ دوئم اُس زینت پر جو باہر کھلا رکھنے کے لیے مستثنیٰ کی گئی ہے پردہ پڑ جائے گا۔ سوئم باہر راستہ دیکھنے کے لئے دو سوراخوں کی ترمیم اپنی پاکٹ سے لگانی پڑے گی۔ چہارم اُس حدیث جس میں عورتوں کے لئے باہر چہرہ اور ہاتھ ڈھانکنے سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں۔ کے خلاف عمل کرنا پڑے گا۔ پنجم عورتوں کو اس آیت کا مصداق بنانا پڑے گا وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ (البقرۃ ع ۱) اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے (۲-۷) کافروں کا تو ایک ہی پردہ تھا کہ قرآن کریم کے دلائل کو نہیں سمجھتے تھے مگر اہل اسلام اپنی عورتوں کے لئے دو پردے بناتے ہیں۔ ایک تو قرآن حکیم کے دلائل کو نہ سمجھنا دوسرا اُنکی آنکھوں پر گھونگٹ اور برقعہ کا پردہ رکھنا جن کے باعث وہ بہت سی تکلیفیں پڑ جاتی ہیں۔ گویا نہ مرتی ہیں نہ جیتی ہیں۔

Marfat.com

پانچواں نشان۔ مسلم خواتین کا اپنے سروں کو ڈھانکنا جیسا کہ ذیل کی آیت اور روایت
سے ثابت ہوتا ہے۔ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ط (الاحزاب ع ٨)
کہ اپنی چادریں اپنے اوپر (سروں پر) ڈال لیا کریں (٣٣-٥٩) چونکہ زمانہ جاہلیت
میں عورتیں باہر اپنی چادریں اس طریقہ سے اوڑھا کرتی تھیں کہ سر بھی کھلے رہتے تھے۔
لہٰذا سروں کو بھی ڈھانکنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ مسلم خواتین نے ایسا ہی کیا۔ یہ روایت اس
پر گواہ ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ
خَرَجْنَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْاَ
كْسِيَةِ۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری یدنین علیھن من
جلابیبھن تو انصار کی عورتیں اس طرح نکلیں جیسے اُن کے سروں پر کوّے
بیٹھے ہیں یعنی سیاہ کپڑے سروں پر ڈالیں (ابوداؤد کتاب اللباس) مذکورہ بالا آیت اور
روایت سے عورتوں کے باہر چہرے ڈھانکنے ہرگز ثابت نہیں ہوتے بلکہ سروں کا ڈھانکنا
ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ عورتوں کو نماز پڑھتے وقت چہرہ کھلا رکھنا پڑتا ہے۔ خواہ
نماز گھر میں پڑھیں یا باہر یہ حدیث اس پر شاہد ہے۔ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى صَلٰوةَ
الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ اللہ تعالیٰ بالغ عورتوں کی نماز قبول نہیں فرماتا مگر ساتھ
اوڑھنی کے (ابوداؤد و ترمذی) صاف ظاہر ہے کہ مسلم خواتین نے اپنی اوڑھنیاں اپنے
سینوں اور سروں پر ڈالنی ہیں نہ کہ چہروں پر کیونکہ اس کے ڈھانکنے کا کوئی حکم نہیں
دیا گیا۔ اگر قرآن کریم میں مسلم خواتین کے چہرے ڈھانکنے کا بھی کوئی حکم ہوتا تو پھر انھیں

Marfat.com

نہ صرف نماز میں بلکہ حج میں بھی چہرے ڈھانکنے پڑتے مگر یہ نکتہ ہمارے مذہبی رہنماؤں کی سمجھ میں ہرگز نہیں سُجھتا اس کا سبب یہ ہے کہ قرآنی آیات سے غلط استدلال کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اسلئے فہم قرآن سے بے نصیب رہتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جس آیت سے عورتوں کے چہرے باہر ڈھانکنے کا استدلال کرتے ہیں اس میں تو کوئی استثناء نہیں اسلئے نماز اور حج میں عورتوں کے چہرے کھلا رکھنے کی استثناء خود اپنے پاس سے بنا لیتے ہیں اور جس آیت میں عورتوں کے لئے چہرے اور ہاتھوں کے باہر کھلا رکھنے کی استثناء رکھی گئی ہے اسے اپنی طرف سے مجبوراً اور اتفاقاً کے زائد الفاظ لگا کر بیکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ استثناء اسی واسطے رکھی گئی تھی کہ مسلمانوں کو عورتوں کے پردہ کے متعلق کوئی استثناء اپنے پاس سے نہ بنانی پڑے اب خدا کی عطا کردہ استثناء سے تو کوئی فائدہ نہ اٹھانا مگر اپنی طرف سے خود استثناء بنانا کوئی عقلمندی ہے؟

چھٹا نشان:۔ مسلم خواتین کے اپنے خویش و اقارب اور متعلقین کو مقاماتِ ستر کی زینت کو دیکھنے کے لئے مستثنیٰ کر دینا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۔ (النور ع ۴) اور اپنی زینت کو (اور کسی کے سامنے) ظاہر نہ کریں سوائے

Marfat.com

اپنے خاوندوں کے یا اپنے باپوں کے یا اپنے خاوندوں کے باپوں کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اُنکے جنکے اُنکے داہنے ہاتھ مالک ہیں (لونڈی اور غلاموں) کے یا مردوں میں سے ایسے خادموں کے جو (عورتوں کی) حاجت نہیں رکھتے یا لڑکوں کے جو عورتوں کی عُریانی سے واقف نہیں (۲۴-۳۱) اس آیت میں ایسے رشتہ داروں اور تعلّقداروں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے جن کے سامنے عورتوں کو اپنے کھلے مقامات کی زینت کے علاوہ مقاماتِ ستر کی زینت بھی ظاہر کرنی ہے۔ بلا شبہ یہ زینت وہی ہے جسے تیسرے نشان کے ماتحت باہر ڈھانکنے کا حکم دیا گیا تھا۔ گویا یہ مقاماتِ ستر کی زینت ہے جو اپنے گھروں میں مذکورہ بالا رشتہ داروں اور متعلّقین کے سامنے ظاہر کرنی ہے چونکہ چہرہ مقاماتِ ستر میں شامل نہیں اسلئے اُسے تیسرے نشان میں باہر بھی غیر شخصوں کے سامنے کھلا رکھنے کے لئے مستثنیٰ کیا گیا اور آنحضرت صلعم نے بھی چہرے اور ہاتھ کو باہر ڈھانکنے سے مستثنیٰ کر دیا۔ تاکہ چہرہ غیر مرد اور غیر عورت دونوں کے سامنے یکساں طور پر کھلا ہے دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ تیسرے نشان میں اُس زینت کو ڈھانکنے سے مستثنیٰ کیا گیا جو باہر بھی کھلی رکھنی ہے اور اس حکم میں اُن شخصوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے جن کے سامنے وہ زینت بھی جو باہر ڈھانک کر رکھی گئی تھی ظاہر کرنی ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک مسلم خاتون گھر سے باہر جاتے وقت اپنے مقاماتِ ستر کی زینت کو اپنی چادر یا اُوور کوٹ سے ڈھانک کر رکھے اور

Marfat.com

چہرے اور ہاتھوں کو جو کُھلے مقامات کی زینت میں شامل ہیں باہر بھی کُھلا رکھے اور واپس آ کر اُس چادر یا اُوور کوٹ کو اُتار دے کیونکہ مقامات ستر کی زینت کو اپنے گھر والوں سے سامنے ڈھانکنے کی ضرورت نہیں مذکورہ بالا حکم کے اِن الفاظ" اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے سامنے یا اپنے باپوں کے یا اپنے خاوند کے باپوں کے . . . . . . یا اپنی عورتوں کے" سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسلم خواتین کو جو زینت غیر مردوں کو نہیں دکھانی وہی غیر عورتوں کو بھی گویا عورتوں نے اپنی زینت کا جو حِصّہ غیر عورتوں کے سامنے کُھلا رکھنا ہے وہی غیر مردوں کے سامنے بھی مگر یہ ایک معمولی سی بات بھی ہمارے مذہبی لیڈروں کی سمجھ میں نہیں بیٹھتی۔ حالانکہ "اپنی عورتوں" سے مراد وہ رشتہ دار عورتیں ہیں جن کا ذکر اِس آیت میں کیا گیا ہے یا ذات برادری کی عورتیں ہیں جن سے کوئی تعلق ہوتا ہے۔ بہر حال اپنی عورتوں کے بالمقابل غیر عورتیں ضرور ہیں چونکہ حامیانِ رسمی پردہ کے لئے "اپنی عورتوں کے" الفاظ کی وجہ سے زینت کے اظہار کا حل کرنا بہت مشکل تھا۔ لہٰذا انہوں نے یہ تشریح کر دی کہ فاحشہ عورتوں کے سامنے زینت ظاہر نہ کریں۔ مگر ایسے عقلمندوں نے اتنا بھی نہ سوچا کہ "اپنی عورتوں" کے بالمقابل غیر عورتیں ہیں یا فاحشہ۔ اگر قرآن مجید کا یہ حکم ہوتا کہ صالح عورتوں کے سامنے زینت ظاہر کی جائے تو پھر بلا شبہ ایسی حالت میں صالح عورتوں کے بالمقابل فاحشہ عورتیں ہی مراد لی جاتیں مگر قرآن کریم نے مقاماتِ ستر کی زینت کو غیر مرد اور غیر عورت دونوں کے سامنے ظاہر کرنے کی یکساں طور پر ممانعت کر دی

Marfat.com

اور چہرہ کو جو کھُلے مقامات کی زینت میں سے ہے۔ غیر مرد اور غیر عورت دونوں کے سامنے کھُلا رکھنے کے لئے مستثنیٰ کر دیا۔ اب اکثر حامیانِ رسمی پردہ اپنی عورتوں کے چہروں کو بھی مقام ستر ہی سمجھتے ہیں۔ اور اُن کا پردہ صرف غیر مردوں سے کراتے ہیں مگر غیر عورتوں سے بالکل نہیں کراتے۔ چنانچہ اُنکی ذہنیت کا یہ نقشہ ہے کہ جب اُن کی موجودگی میں غیر عورتیں اُنکی بیبیوں کا چہرہ دیکھ لیں یا اُن سے باتیں کر لیں تو اُسوقت اُنھیں کوئی غصّہ نہیں آتا مگر جب غیر مرد اُنکی عورتوں کا چہرہ دیکھ لیں یا باتیں کر لیں تو پھر غصّہ سے بھر کر لال پیلے ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے جبلی غیرت جو احکام الٰہی کے نہ سمجھنے پر مبنی ہے در حقیقت ایسے حضرات اپنے آپ کو اِس آیت کا مصداق بناتے ہیں۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (البقرہ ع ۱۰) تو کیا تم کتاب کے ایک حصّے کو مانتے ہو اور ایک حصّہ کا اِنکار کرتے ہو تو اِس کی سزا جو تم میں سے ایسا کرتا ہے سوائے اِس کے کیا ہے کہ دُنیا کی زندگی میں رُسوائی ہو اور قیامت کے دن زیادہ سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو (۲/۸۵) گویا جسے غیر مرد سمجھتے ہیں اُسکی بیوی کو غیر عورت نہیں سمجھتے اگر یہ کہا جائے کہ عورت کا عورت سے کیا پردہ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی عورتوں اور اپنی لونڈیوں کو غیر عورتوں اور غیر کی لونڈیوں سے مستثنیٰ کر کے اُنکے سامنے مقامات ستر کی زینت بھی ظاہر کرنے

کا حکم کیوں دیا۔ چونکہ غیر عورتیں اور غیر کی لونڈیاں بھی عورتوں کو بدکاری کیلئے ورغلا سکتی ہیں۔ چنانچہ بہت سی بدکاریاں غیر عورتوں کے ذریعہ سے ہی سرانجام ہوتی ہیں اس لئے انکے سامنے بھی مقاماتِ ستر کی زینت ظاہر نہ کرنے کی ہدایت کی گئی۔ اس کے علاوہ غیر عورتوں سے مقاماتِ ستر کا پردہ قایم کرکے حامیانِ رسمی پردہ کی جبلی غیرت کا علاج کیا گیا ہے کہ اگر اپنی عورتوں کے چہرے کا پردہ غیر مردوں سے کراتے ہو تو پھر غیر عورتوں سے بھی کراؤ تاکہ وہ بھی تمہاری عورتوں کے چہروں کو ریل گاڑی کے زنانہ ڈبہ زنانہ کالجوں اور سینما میں دیکھنے نہ پائیں۔ مگر افسوس وہاں ایسے صاحبان اپنی عورتوں کے چہرے کا پردہ ہرگز نہیں کراتے۔ گویا اپنی جبلی غیرت کا ثبوت دیتے ہیں یقیناً مقاماتِ ستر کا پردہ جیسے غیر مرد سے رکھا گیا ہے ویسے ہی غیر عورت سے یہ حدیث اس پر گواہ ہے لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ (کوئی) مرد (دوسرے) مرد کے مقامِ ستر کی طرف نہ دیکھے۔ نہ کوئی عورت دوسری عورت کے مقامِ ستر کی طرف دیکھے (مسلم و ابوداؤد) صاف ظاہر ہے کہ چہرہ مقاماتِ ستر میں شامل نہیں کیونکہ اسے دیکھنے کی ممانعت نہیں کی گئی گویا چہرہ غیر مرد اور غیر عورت دونوں کے سامنے یکساں طور پر کھلا رہے۔ یہی وجہ ہے کہ تیسرے نشان میں اسے ڈھانکنے سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ بالا حکم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بہو کا خسر سے پردہ نہیں رکھا گیا ہے چونکہ یہ ایک ہندوؤں کی رسم تھی کہ بہو سسر کے سامنے گھونگٹ نکالے لہذا گھونگٹ نکالنے کی

Marfat.com

رسم عام طور پر مسلمانوں میں رائج ہوگئی۔ اور مذہبی راہنماؤں نے قرآنی آیت کے الفاظ یدنین علیہن من جلابیبہن کے غلط ترجمہ اور تفسیر سے گھونگھٹ لگانے کی رسم کی تائید کردی۔ مگر دیور اور بہنوئی سے پردہ کرانے کی ہمت نہ پڑی۔ کیونکہ ہندوؤں میں اس کی رسم تھی۔ حالانکہ وہ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں یہ حدیث اس پر شاہد ہے۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ عقبہ بن عامر روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا (غیر محرم) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ خاوند کے رشتہ داروں کے متعلق کیا ارشاد ہے فرمایا یہ رشتہ دار تو موت ہیں۔ (بخاری کتاب النکاح) ساتواں نشان:۔ مسلم خواتین کا زور سے پاؤں مار کر اپنی چھپی ہوئی زینت کو ظاہر کرنا جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ط (النور ع ۴)

اور اپنے پاؤں کو (اس طرح) زمین پر نہ ماریں کہ ان کے چھپے ہوئے زیور معلوم ہوجائیں اس حکم سے مسلم خواتین کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ چلتے وقت اپنے پاؤں کو اس زور سے نہ ماریں جس سے ان کی چھپی ہوئی زینت معلوم ہوجائے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زیورات بھی زینت میں داخل ہیں۔ آخر زور سے پاؤں مارنے سے تو زیور ہی بجے گا جیسا کہ پاؤں کے گھونگرو اور جھانجن وغیرہ۔ درحقیقت جان بوجھ کر زور سے پاؤں

مار کر زیور کا بجانا منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ جو زیور زور سے پاؤں مارنے کے بغیر خود بخود ہی بجے اُس کی آواز کا روک رکھنا تو عورتوں کی طاقت سے باہر ہے۔ اب تو ایسے زیورات کا رواج ہی نہیں رہا دوسرے یہ تبلایا گیا ہے کہ چلتے وقت زور سے پاؤں مارنا ایک بدتہذیبی کی علامت ہے اِس لئے اُس کی ممانعت کرکے عورتوں کو بھی باہر انکساری سے چلنے اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا اور شرم و حیا سے چلنے کی ہدایت کی گئی۔ جیسا کہ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا (الفرقان ع ۶) اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں (۲۵-۶۳) وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ (لقمان ع۲) اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر (۳۱-۱۹) فَجَاءَتْهُ إِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاءٍ (القصص ع ۳) پس اُن دونوں میں سے ایک حیا سے چلتی ہوئی آئی (۲۸-۲۵) بہر حال اس حکم سے بھی مسلم خواتین کا گھروں سے باہر نکلنا صاف ثابت ہے اگر انکو گھروں سے باہر نکلنا نہ ہوتا تو پھر ایسی ہدایت دینے کی کوئی ضرورت تھی۔

آٹھواں نشان ایماندار مردوں اور عورتوں کا استغفار کرنا جیسا کہ اللہ کا حکم ہے۔ وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (النور ع۴) اور اے مومنو سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ (۲۴/۳۱) اس میں ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو اللہ کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے چونکہ مردوں اور عورتوں کے میل جول سے کچھ لغزشیں بھی ہو ہی

Marfat.com

جاتی ہیں۔ اسی واسطے تمام ایمانداروں کو توبہ کرنے کا ایک مساوی حکم دیا گیا۔ تاکہ توبہ استغفار کرتے رہیں۔ گویا خدا کی پناہ مانگا کریں۔ جو کہ توبہ کے حقیقی معنی ہیں تاکہ ایک تو اُس کی مدد سے بُری لغزشوں کے سرزد ہونے سے ہی بچتے رہیں۔ جیسا کہ حضرت یوسفؑ بچ گئے تھے۔ اور دوسرے اگر ایسی لغزشیں ہو بھی جائیں تو بھی توبہ استغفار کرتے رہیں تاکہ گُناہوں کی سزا سے بچ جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم یعنی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور تیسرے اگر کچھ بُرے کام ہو بھی جائیں تو پھر بھی نماز قائم رکھیں۔ صدقہ و خیرات دیں۔ اور دیگر نیکی کے کام کاج کریں۔ تاکہ نیکیاں بُرائیوں کو دُور کر دیں جیسا کہ ذیل کی آیات اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ ..... وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ (البقرہ)

اگر تم خیرات کھلے طور پر دو تو کیا ہی اچھی بات ہے ..... اور وہ بعض تمہاری بُرائیاں تم سے دُور کر دیگا (۲-۲۷۱) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ (ھود ع ۱۰) اور دن کی دونوں طرفوں میں اور پہلی رات نماز کو قائم رکھ کیونکہ نیکیاں بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے (۱۱-۱۱۴) اِتَّقِ اللّٰهَ تَعَالٰى حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ :۔ (الترمذی)

ڈرو اللہ سے جہاں کہیں کہ تم ہو اور بدی کے پیچھے نیکی کرو کہ اُسے مٹا دے اور لوگوں سے

نواں نشان:- بوڑھی عورتوں کا زینت ڈھانکنے والی چادروں کا نہ اوڑھنا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِیْنَةٍ ؕ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ (النور ع ۸) اور بڑی عمر کی عورتیں جو نکاح کی اُمید نہیں رکھتیں اِن پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے (اُوپر کے) کپڑے اُتار رکھیں بغیر اِس کے کہ سنگار دکھاتی پھریں اور وہ اپنے آپ کو بچائے رکھیں تو اُن کے لئے بہتر ہے (۲۴-۶۰) اِس آیت کی رُو سے اکثر مذہبی پیشوا یہ کہتے ہیں کہ صرف بوڑھی عورتوں کو باہر چہرہ کُھلا رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اِس حکم میں بوڑھی عورتوں کو صرف وہ کپڑے یعنی جلباب جن سے وہ اپنے مقاماتِ ستر کی زینت کو اپنی جوانی کے وقتوں میں باہر ڈھانک کر رکھتی تھیں اُتار دینے کی اجازت دی گئی ہے بشرطیکہ وہ اپنے مقاماتِ ستر کی زینت کو باہر ظاہر کرنے والی نہ ہوں مگر ترجیح اسی بات کو دی گئی ہے کہ نہ اُتارنا ہی اچھا ہے۔ جب بوڑھی عورتوں کو جوانی کے وقتوں میں وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا" اور اپنی زینت کو نہ دکھائیں سوائے اُس کے جو اُس میں سے کُھلی ہے (۲۴-۳۱) کے ماتحت چہرہ کُھلا رکھنے کا حکم دیا گیا تھا تو پھر اِس حکم کے ماتحت بوڑھی عورتوں کو باہر چہرہ کُھلا رکھنے کی اجازت دینا کوئی معنی نہیں رکھتا اگر بوڑھی عورتوں نے اپنا چہرہ باہر کھولدیا تو کیا اِس سے اُن کا کپڑے اُتار دینا ثابت ہو گیا؟ آخر اُنھوں

Marfat.com

دسواں نشان:- مسلم خواتین کا اپنے گھروں میں وقار سے رہنا اور جاہلیت کے زمانے کی طرح بناؤ سنگار باہر نہ دکھانا وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی (الاحزاب ع ۴) اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور پہلی جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو (۳۳-۳۳) چونکہ زمانہ جاہلیت میں عورتوں کا بن سنور کر باہر نکلنا عام طور پر مروج تھا اور کھلے مقامات کے علاوہ مقامات ستر کی زینت بھی دکھانے کا دستور تھا۔ لہذا ایسی آوارہ گردی کی ممانعت کر کے یہ سکھلایا گیا کہ گھروں میں اطمینان اور وقار سے رہیں اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے مقاماتِ ستر کی زینت کو باہر نہ دکھائیں جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ اور اپنی زینت کو نہ دکھائیں سوائے اس کے جو اس میں سے کھلی ہو (۲۴-۳۱) بہرحال عورتوں کو باہر جانے سے روکا نہیں گیا بلکہ باہر جانے کے لئے ایک مہذبانہ طریقہ سکھلایا گیا ہے کہ اپنے مقاماتِ ستر کی زینت کو ڈھانک کر رکھیں اور کھلے مقامات کی زینت کو کھلا۔ گویا زمانہ جاہلیت کے رواج کی تردید کر کے اسلامی طریقہ بتلایا گیا۔ اب اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ عورتیں گھروں سے باہر نہ نکلیں قطعاً غلط ہے کیونکہ اس حکم سے عورتوں کی آزادی نہیں چھینی گئی بلکہ انھیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے گھروں میں بھی عزت سے رہیں اور باہر بھی کوئی

گیارہواں نشان:- مومن مردوں اور مومن عورتوں کا مقاماتِ ستر نجی گفتگو نجی کاموں اور نجی حالات کا پردہ کرنا۔ جیسا کہ ذیل کی آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ ..... وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ (الاحزاب ع)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے ..... اور جب تم اُن سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے اُن سے مانگو یہ تمہارے دلوں کے لئے اور اُن کے دلوں کے لئے بہت پاک ہے (۳۳-۵۳) چونکہ اس آیت میں حجاب کا لفظ آیا ہے اس لئے اسے آیت حجاب کہا جاتا ہے جو ۵ھ میں غزوہ بنی مصطلق سے پہلے نازل ہوئی یہ پردہ کے متعلق پہلی آیت ہے جس سے مقامات ستر نجی گفتگو۔ نجی کام اور نجی حالات یعنی گھروں کی برائی وبھلائی کا پردہ قرار دیا گیا ہے نہ کہ عورتوں کے چہرے کا چونکہ کثر نہیں

ملہ پردہ کا حکم جس چیز کو کہا جاتا ہے وہ یہی آیت ہے اس سے گھروں کے نجی حالات یعنی برائی وبھلائی کا پردہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اس حدیث سے جو آیت حجاب کی شان نزول ہے ثابت ہوتا ہے۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَنٰی عَلَی النَّبِیُّ بِزَیْنَبَ ابْنَۃِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ فَاُرْسِلْتُ عَلَی الطَّعَامِ دَاعِیًا فَیَجِیْءُ قَوْمٌ فَیَاْکُلُوْنَ وَیَخْرُجُوْنَ ..... فَرَجَعَ حَتّٰی اِذَا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِیْ اُسْکُفَّۃِ الْبَابِ دَاخِلَۃً وَّ اُخْرٰی خَارِجَۃً اَرْخَی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ وَاُنْزِلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ۔ انسؓ سے روایت ہے کہ زینب بنت جحش نبی کے گھر لائی گئیں تو روٹی اور گوشت

Marfat.com

مرد اور عورت کے مقاماتِ ستر بخوبی ڈھکے ہوئے نہیں ہوتے۔ اور وہ ایسے کاموں اور ایسی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں جو غیروں کے سامنے کرنا نہیں چاہتے۔ اسلئے ایمانداروں کو نبیؐ کے گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہونے کی ممانعت کیگئی کیونکہ بغیر اجازت کے کسی کے گھر میں جانا نہ صرف بدتہذیبی کا نشان ہے بلکہ اس سے طرفین کے دلوں میں کئی قسم کی بدظنّیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن سے دلوں میں پاکیزگی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہؐ کے ازواجِ مطہرات سے پردے کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳ :- کی (دعوت دی گئی) مجھے کھانے کے لئے لوگوں کو بلانے بھیجا گیا تو ایک جماعت آتی وہ کھانا کھاتی اور چلی جاتی ... تو آپؐ لوٹ آئے یہاں تک کہ جب آپؐ نے اپنا پاؤں دروازے کی دہلیز کے اندر رکھا اور دوسرا باہر تھا تو میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور آیت حجاب اتری (بخاری کتاب التفسیر) اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ پردہ پہلے وہاں موجود تھا اور حسب ضرورت لٹکا لیا جاتا تھا۔ اور حدیث کے الفاظ بھی یہی چاہتے ہیں۔ کیونکہ آیت حجاب کے نزول کا ذکر پردہ لٹکانے کے بعد کا ہے۔ بہر حال پردہ یا حجاب گھر × سے تعلق رکھتا ہے یعنی گھر کے اندر غیر مرد اور غیر عورت بلا اجازت نہ آئیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ گھر کے لوگ اپنی حاجتوں کیلئے باہر [illegible]

× [illegible]

ئے چنانچہ انہیں وجوہات کی بنا پر دوسروں کے گھروں میں بھی بغیر اجازت کے داخل ہونے کی ممانعت کی گئی۔ اور نابالغوں کو بھی خاص وقتوں میں اجازت لینے کی ہدایت کی گئی۔ یہ آیات اس پر گواہ ہیں یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا

پیچھے سے چیزیں مانگنے کا حکم دیا گیا۔ گویا گھروں کے نجی حالات کا پردہ غیر مرد اور غیر عورت دونوں سے مساوی رکھا گیا۔ مگر اپنے مردوں اور اپنی عورتوں کو جنھوں نے اجازت سے گھروں کے اندر آکر چیزیں طلب کرنی ہیں غیروں سے علیحدہ کیا گیا یہ آیت اِس پر گواہ ہے۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ (الاحزاب ع ۷) اُنپر اپنے باپوں کے بارے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنے ہاتھ کے مال (لونڈیوں اور غلاموں) کے (۳۳۔۵۵)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۴: غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ (النور ع ۴) اے لوگو جو ایمان لائے اپنے گھروں کے سوائے (دوسرے) گھروں میں داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور اُن کے رہنے والوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرلو۔ پھر اگر اُن میں کسی کو نہ پاؤ تو اُس میں داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ وہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے (۲۴۔۲۷ و ۲۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن

Marfat.com

اگر یہ آیت نازل نہ ہوتی تو پھر آیت حجاب کے حکم کے ماتحت اپنے مردوں اور اپنی عورتوں کو بھی پردہ کے پیچھے سے چیزیں مانگنی پڑتیں۔ اگر گھروں کے نجی حالات کا پردہ غیر عورتوں سے تسلیم نہ کیا جائے تو پھر اس آیت کے یہ الفاظ "اور نہ اپنی عورتوں کے" باطل ہو جاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ نجی حالات کا پردہ اپنے مردوں اور اپنی عورتوں سے نہیں رکھا گیا۔ اسی طرح عورتوں کے مقاماتِ ستر کی زینت کا پردہ بھی اپنے مردوں اور اپنی عورتوں سے نہیں رکھا گیا جیسا کہ چھٹے نشان میں بتلایا گیا ہے مگر غیر مرد اور غیر عورت دونوں سے مساوی رکھا گیا ہے۔ جو شخص اس نکتے کو سمجھ لیگا اُسے پردے کا مسئلہ حل کرنا بہت آسان ہو جائے گا اپنی عورتوں سے مراد وہ رشتہ دار عورتیں ہیں جن کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے یا ذات برادری کی ہیں جن سے کوئی

بقیہ حاشیہ صفحہ ٩٥:۔ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ (النور ع ٨) اے لوگو جو ایمان لائے ہو جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہیں اور وہ جو تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے چاہیئے کہ تین دفعہ تم سے (اندر آنے کی) اجازت لیا کریں نماز فجر سے پہلے اور جب تم (گرمی کی) دوپہر کو اپنے کپڑے اُتار دیتے ہو اور نماز عشاء کے بعد تین وقت تمہارے عریانی کے ہیں ان کے بعد نہ تم پر نہ اُن پر کوئی گناہ ہے تم ایک دوسرے کے پاس پھرتے پھراتے ہی رہتے ہو (٢٤۔٥٨)

Marfat.com

تعلق ہوتا ہے۔ بہرحال اپنی عورتوں کے بالمقابل غیر عورتیں ضرور ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ جیسے غیر مرد سمجھا جاتا ہے اُس کی بیوی کو غیر عورت کیوں نہ سمجھا جائے۔ اب مذہبی راہنماؤں کا آیتِ حجاب سے یہ استدلال کرنا کہ مسلم خواتین گھروں سے باہر نہ نکلیں یا اپنے چہرے باہر ڈھانک کر رکھیں قطعاً غلط ہے۔ ایسے حضرات اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر عورتوں کو گھروں سے باہر نکلنا ہی نہ تھا تو پھر انھیں چادریں اوڑھ کر مقامات ستر کی زینت کو چھپانے اور اپنی نظریں نیچی رکھنے کا مساوی حکم کیوں دیا گیا۔ کیا وہ چادریں اوڑھ کر اپنے گھروں میں ہی نظریں نیچی رکھیں؟ بلاشبہ چہرہ مقامات ستر میں شامل نہیں۔ کیونکہ اِس کے ڈھانکنے کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ یہ احادیث اِس پر گواہ ہیں۔ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِیْ مِنْھَا وَمَا نَذَرُ قَالَ اِحْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِکَ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا رسول اللہؐ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶:- اِن آیات سے بھی مقاماتِ ستر۔ نجی گفتگو۔ نجی کام اور نجی حالات کا ہی پردہ ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اِس حدیث سے اَنَّ رَجُلاً سَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُمِّیْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ مَعَھَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ اِسْتَاْذِنْ عَلَیْھَا فَقَالَ اِنِّیْ خَادِمُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَسْتَاْذِنْ عَلَیْھَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاھَا عُرْیَانَۃً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَیْھَا
ایک شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ میں جب ماں کے پاس جاؤں کیا تب بھی اجازت

Marfat.com

ہم اپنے مقامِ ستر کا کس سے پردہ کریں اور کس سے نہ کریں؟ فرمایا اپنی بیوی یا گھر میں داخل کی ہوئی لونڈی کے سوائے سب سے اپنے مقامِ ستر کا پردہ کرو۔ (ابوداؤد و ترمذی)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْاَۃِ " ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک مرد دوسرے مرد کے مقامِ ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے مقامِ ستر کو دیکھے۔ اگر چہرہ مقاماتِ ستر میں شامل ہوتا تو پھر اسے بھی دیکھنے کی ممانعت کی جاتی۔ دراصل مرد کے مقاماتِ ستر ناف سے لیکر گھٹنوں تک ہیں اور عورت کے مقاماتِ ستر سوائے چہرہ ہاتھوں اور پاؤں کے باقی تمام جسم ہے الغرض دونوں کا چہرہ مقاماتِ ستر میں شامل نہیں کیونکہ دونوں کو نماز اور حج میں چہرہ کھلا رکھنا پڑتا ہے۔

بارہواں نشان:- مسلم خواتین کا اپنی ضرورتوں کے لئے گھروں سے باہر جانا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبْنَ ؕ (النساء ع ۵) مردوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں (۴-۳۲) جب اس آیت کے ماتحت مرد اپنی ضرورتوں کے لئے باہر جاتے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷:- لیکر جاؤں؟ فرمایا ہاں اس نے کہا میں اور وہ ایک ہی مکان میں رہتے ہیں فرمایا پھر (بھی) اجازت لیا کرو۔ اس نے کہا میں تو اس کی خدمت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تب بھی اجازت لیا کرو کیا تم چاہتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ کہا نہیں فرمایا پس (اسی واسطے) اجازت لیا کرو۔ صاف ظاہر ہے کہ ماں نے بیٹے کے سامنے مقاماتِ ستر ڈھانکنے ہیں نہ کہ چہرہ۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۰۴

Marfat.com

ہیں بخاری شریف میں موجود ہے جب پردہ اترنے کے بعد بھی حضرت سودہؓ باہر گئیں۔ حدیث
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت خرجت سودۃ بعد ما ضرب الحجاب لحاجتہا
وکانت امرأۃ جسیمۃ لا تخفٰی علٰی من یعرفہا فرآہا عمر بن الخطاب
فقال یا سودۃ اما واللہ ما تخفین علینا فانظری کیف تخرجین قالت
فانکفأت راجعۃ . . فقالت یا رسول اللہ انی خرجت لبعض حاجتی
فقال لی عمر کذا وکذا قالت فاوحی اللہ الیہ ثم رفع عنہ . . . فقال
انہ قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پردہ کا حکم
اترنے کے بعد ام المومنین حضرت سودہؓ اپنی ضرورت کے لئے باہر نکلیں وہ ایک بھاری
بھرکم عورت تھیں جو کوئی ان کو پہچانتا اس سے چھپ نہ سکتیں پس حضرت عمرؓ نے ان کو
دیکھ لیا اور کہنے لگے سودہؓ خدا کی قسم تم اب بھی ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہو اب دیکھ لو
تم کیسے نکلی ہو۔ یہ سنکر سودہؓ لوٹ آئیں . . . . اور کہنے لگیں یا رسول اللہؐ میں ضرورت
سے باہر نکلی تھی لیکن عمرؓ نے ایسی ایسی گفتگو کی یہ سنتے ہی آپ پر وحی آنا شروع ہوئی
پھر وحی کی حالت موقوف ہوگئی . . . . فرمایا تم کو اپنی ضرورتوں کے لئے باہر نکلنے کی
اجازت دی گئی (بخاری کتاب التفسیر) اب اس حدیث کے ان الفاظ "جو کوئی ان کو
پہچانتا اس سے چھپ نہ سکتیں" سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ پردہ کے احکام نازل ہونے
کے بعد بھی ان کا چہرہ باہر کھلا تھا۔ دراصل عمر فاروقؓ کا اعتراض عورتوں کے باہر
نکلنے پر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود انکے اعتراض کے پھر بھی رسول اللہؐ نے اپنی ازواج

مطہرات کو اُن کی ضرورتوں کے لئے باہر جانے سے نہیں روکا۔ اب اللہ اور اُس کے رسول نے عورتوں کی حاجتوں کی کوئی فہرست تو دی نہیں۔ لہٰذا جس حاجت کے لئے وہ چاہیں باہر جا سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی حاجتوں کو خود اچھا سمجھتی ہیں۔

تیرھواں نشان:۔ مسلم خواتین کا نمازیں پڑھنے کے لئے مساجد میں جانا جیسا کہ اللہ کا حکم ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ (الجمعۃ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آ جاؤ اور کاروبار کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو اس آیت کے ماتحت مسلم خواتین بھی مساجد میں نمازیں پڑھا کرتی تھیں یہ احادیث اس پر گواہ ہیں (۱) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُصَلِّی الْفَجْرَ فَیَشْھَدُ مَعَہٗ نِسَآءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِیْ مُرُوْطِھِنَّ ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی بُیُوْتِھِنَّ مَا یَعْرِفُھُنَّ اَحَدٌ ہ ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ فجر کی نماز پڑھتے تو آپؐ کے ساتھ مومن عورتیں حاضر ہوتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں اُن کو کوئی پہچانتا نہ تھا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں مردوں کی طرح یہاں تک کہ فجر کی نماز میں آتی تھیں مگر آجکل یہ سنت نبوی مسلمانوں میں بالکل متروک ہے اور پردہ کو ایک بت بنا لیا گیا ہے جس کے سامنے سنت نبوی کی کوئی حقیقت ہی نہیں رہی۔ اکثر مولوی صاحبان

اِس حدیث سے یہ مطلب نکالتے ہیں۔ کہ عورتوں کے چہروں پر نقاب ہوتا تھا اسلیئے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ اب یہ استدلال بالکل غلط ہے کیونکہ مسلم خواتین اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں اِس حدیث پہ غور کیجئے۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ لَیُصَلِّی الصُّبْحَ فَیَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِہِنَّ مَا یُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ " حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ صبح کی نماز پڑھتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں لوٹ جاتیں۔ مگر اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں (مسلم کتاب الصلوٰۃ) صاف ظاہر ہے کہ اگر تاریکی نہ ہوتی تو پہچانی جاتیں۔ کیونکہ چہرے کھلے تھے گویا اُن کی چادریں اُنکے پہچانے جانے سے مانع نہ تھیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد بھی عورتیں کھلے چہرے مسجدوں میں جاتی تھیں۔ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ؐ قَالَ اِذَا اسْتَاذَنَکُمْ نِسَاءُ کُمْ بِالَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاذَنُوْا لَہُنَّ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب رات کو مسجد کو جانے کے لئے تمہاری عورتیں تم سے اجازت چاہیں تو انہیں اجازت دو (بخاری کتاب الصلوٰۃ) رات کے وقت اُس فتنہ کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ جس کے خوف سے دن کے وقت بھی مسلمان اپنی عورتوں کو مسجدوں میں نہیں جانے دیتے۔ گویا رسول اللہؐ کے ارشاد کی خلاف ورزی ہے۔ حقیقتاً مسلم خواتین کو مسجدوں میں جاکر نماز پڑھنے کی ممانعت نہیں کی گئی۔ البتہ سُنّت اور نفل کی نماز گھروں میں ہی پڑھنا بہتر قرار دیا گیا۔ چنانچہ مردوں کو بھی یہی

حکم دیا گیا ہے جیسا کہ ذیل کی احادیث ثابت ہوتا ہے۔ فَصَلُّوْا اَیُّهَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ۔ پس اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ بہترین نماز آدمی کی اپنے گھر میں نماز ہے سوائے فرض کے (بخاری کتاب الصلوٰۃ۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا" عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اُن کو قبریں مت بناؤ۔ (۲) عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ المرء فی بیتہ افضل من صلاتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ۔ زید بن ثابتؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے مگر فرض (ابوداؤد) اب بعض مولوی صاحبان کا محض صلوٰۃ کے لفظ سے صرف فرض نماز مراد لینا اُن کی جہالت ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے فرض نماز کے لئے "مکتوبہ" کا لفظ کہکر اُسے دوسری سُنّت اور نفل نمازوں سے الگ کر دیا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو بھی جو نمازیں گھروں میں پڑھنی ہیں وہ سُنّت و نفل کی ہیں۔ کیونکہ اُن کے لئے گھروں میں نماز پڑھنے کے متعلق مکتوبہ کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ عن ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہؐ ان نخرج ذوات الخدور یوم العید قیل فالحیض قال لیشھدن الخیر دعوۃ المسلمین" اُمّ عطیہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہؐ نے حکم دیا۔

مستورات کے نکالنے کا عید کے روز آپؐ سے پوچھا گیا حائضہ عورتوں کو بھی نکالیں یا نہ۔ آپؐ نے فرمایا اُن کو آنا چاہیئے۔ بہتری کی جگہ میں اور مسلمانوں کی دُعا میں شریک ہونا چاہیئے (ابی داؤد) عن ام عطیة قالت کنا نؤمر ان تخرج یوم العید حتی نخرج البکر من خدرها حتی نخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرن بتکبیرهم ویدعون بدعائهم یرجون برکة ذلک الیوم و طهرتها " روایت ہے اُم عطیہؓ سے کہا کہ ہم حکم کی جاتی تھیں یہ کہ نکلیں ہم دن عید کے یہانتک کہ نکالیں ہم کنواری کو پردہ اُس کے سے یہانتک کہ نکالیں ہم حیض والیوں کو پس رہیں وہ پیچھے لوگوں کے پس تکبیر کہیں وہ ساتھ تکبیر اُن (مردوں) کی کے اور دُعا کریں ساتھ دُعا اُنکی کے اُمید کریں اُس دن کی برکت کی اور پاکیزگی اُس کی (بخاری ومسلم) " اور میری بہن نے نبی کریمؐ سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کسی پر جب اُس کی چادر نہ ہو گناہ ہے کہ وہ نہ نکلے فرمایا اُس کے ساتھ والی اپنی چادر اس کو بھی پہنا دے اور چاہیئے کہ بھلائی اور مومنوں کی دُعا میں حاضر ہو (بخاری)

چودھواں نشان: مسلم خواتین کا جنگوں میں کام کرنا۔ کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ تم پر جنگ کرنی لکھی گئی (۲-۲۱۶) وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۔ اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو (۲-۲۴۴) اِن آیات کے ماتحت رسول اللہؐ کے زمانہ کی جنگوں میں مسلم خواتین کے فرائض میں یہ بھی داخل تھا کہ زخمیوں کو میدانِ جنگ سے باہر لائیں اور اُن کی مرہم پٹی اور تیمارداری کریں اور اُن کو کھانا کھلائیں۔ اور رجز کے

Marfat.com

گیت گا کر اسلامی لشکر کو جنگ کا جوش دلائیں۔ اور مجاہدین کی ہر قسم کی امداد کرنے کے علاوہ خاص حالتوں میں دشمن کا مقابلہ بھی کریں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ جنگ اُحد میں موجود تھیں ذیل کی آیت اور احادیث پر غور فرمائیے۔ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (آل عمران ع ۱۳) اور جب تو سویرے اپنے گھر والوں سے چلا مومنوں کو لڑائی کے مورچہ پر بٹھاتا تھا۔ (۳/۱۲۰) كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِتُرْسِهٖ فِيْهِ مَاءٌ وَّ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَّجْهِهِ الدَّمَ فَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ۔ حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کے چہرے سے خون دھوتی تھیں پھر چٹائی لیکر جلائی گئی اور اس سے آپ کا زخم بھر دیا گیا۔ (بخاری کتاب الوضو) یہ واقعہ جنگ اُحد کا ہے جہاں رسول اللہؐ کا دانت مبارک شہید ہوا تھا۔ (۲) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَّاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهٗ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو لوگ تتر بتر ہو جانے کی وجہ سے نبیؐ سے بھاگ گئے۔ اور کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ بنت ابی بکرؓ اور اُم سلیم کو دیکھا دونوں نے پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا میں اُن کی پنڈلیوں کی پازیبوں کو

Marfat.com

دیکھا تھا۔ جلدی جلدی پانی کی مشکیں لاتی تھیں۔ اوروں نے کہا دونوں اپنی
پیٹھوں پر مشکیں لاتی تھیں اور پھر پانی لوگوں کے مونہوں میں ڈالتی تھیں پھر واپس
جاتیں اور انکو بھرتیں پھر آتیں اور لوگوں کے مونہوں میں پانی ڈالتیں (بخاری کتاب الجہاد)
فَقَالَ عُمَرُ اُمُّ سَلِیْطٍ اَحَقُّ وَاُمُّ سَلِیْطٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَایَعَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عُمَرُ فَاِنَّہَا کَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ یَوْمَ اُحُدٍ۔ تو حضرت
عمرؓ نے فرمایا اُمّ سلیطؓ زیادہ حقدار ہے اور اُمّ سلیطؓ انصار کی عورتوں میں سے
اُن میں سے تھیں جنھوں نے آنحضرتؐ کی بیعت کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا وہ اُحد
کے دن ہمارے واسطے مشکیں بھر کر لاتی تھیں (بخاری کتاب الجہاد) اِن احادیث
کے متعلق اکثر مسلمان یہ کہدیتے ہیں کہ جنگ اُحد تو پردہ کے احکام نازل ہونے سے
پہلے واقع ہوئی تھی۔ لہٰذا عورتوں کا میدانِ جنگ میں کام کرنا کوئی قابلِ اعتراض
نہ تھا۔ ایسے صاحبان کے لئے ذیل کی احادیث بھی درج کی جاتی ہیں جن سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کے احکام ۵ھ میں نازل ہونے کے بعد بھی مسلم خواتین
اسی طرح میدانِ جنگ میں کام کرتی تھیں۔ غور کیجئے کہ نقاب ڈالکر زخمیوں کی
مرہم پٹی کرنا کیا معنی رکھتا ہے کہ زخم کہیں اور دوا کہیں۔ "عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ
مُعَوِّذٍ قَالَتْ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ نَسْقِیْ وَنُدَاوِی الْجَرْحٰی وَنَرُدُّ الْقَتْلٰی
اِلَی الْمَدِیْنَۃِ۔ ربیع بنت معوذؓ سے روایت ہے کہ ہم (جہاد میں) نبیؐ کے ساتھ ہوتی
تھیں۔ پانی پلاتی تھیں۔ زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی تھیں اور مقتولین (کی لاشوں)

Marfat.com

کو مدینہ ہو جاتی تھیں۔ (۲) عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ اُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ اُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى۔ حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں نکلنے سے روکتی تھیں۔ پس ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری تو اس نے اپنی بہن سے روایت کی اور اس کی بہن کا خاوند نبی کریمؐ کے ساتھ بارہ لڑائیوں میں شامل ہوا تھا اور میری بہن اس کے ساتھ چھ لڑائیوں میں تھی تو اس نے کہا ہم زخمیوں کا علاج کرتیں اور بیماروں کی تیمارداری کرتیں (بخاری کتاب الحیض)

(۳) اُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ اَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى۔ "اُمِّ عطیہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ سات لڑائیوں میں رہی ان کے پیچھے ڈیرے میں رہتی تھی۔ ان کے لئے کھانا تیار کرتی زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی تیمارداری کرتی (مسلم) (۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَغْزُوْا بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔" حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہؐ غزا کرتے ام سلیم کو ساتھ لیکر اور انصار کی

جوان عورتیں اُن کے ساتھ ہوتیں۔ آنحضرتؐ جب لڑتے تو وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ (مسلم) (۵) اِتَّخَذَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ خَنْجَرًا اَیَّامَ حُنَیْنٍ فَکَانَ مَعَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ مَا هٰذَا یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ اِتَّخَذْتُهٗ اِنْ دَنٰی مِنِّیْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ بَقَرْتُ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ یَضْحَکُ ؕ—

حضرت اُمِّ سلیمؓ کے پاس حنین کی لڑائی کے دن ایک خنجر تھا۔ رسول اللہؐ نے پوچھا اے اُمِّ سلیم یہ کیا ہے؟ اُنھوں نے کہا میں نے یہ (خنجر) اس واسطے رکھا ہے کہ مشرکین (مخالفین) میں سے اگر کوئی میرے نزدیک آجائے تو اُس کا پیٹ پھاڑ دوں۔ رسول اللہؐ ہنس پڑے۔ (مسلم و ابوداود)

علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے کہ جب عورتیں جنگوں میں حصّہ لیتی ہیں تو پھر جنگ کے خونی مناظر دیکھ کر نہ صرف اُن میں بلکہ اُن کی اولادوں میں بھی دلیری۔ بہادری۔ شجاعت۔ ہمّت۔ جرأت جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہوجاتی ہیں جن کی بدولت ایسی قوم ایک نہ ایک دن حکمران ہوکر ہی رہتی ہے۔ جیسا کہ اہلِ عرب۔

پندرھواں نشان:۔ ایمان دار مردوں اور ایماندار عورتوں کا آپس میں نیکی کاموں میں تعاون کرنا۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (المائدہ) اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو (۵-۲) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (التوبہ ع ۹) اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھے

کام کرنے کو کہتے ہیں اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں (۹-۱۷) یہ آیات ۸ھ و ۹ھ ہجری میں نازل ہوئیں۔ اور پردہ کے احکام ۵ھ ہجری میں نازل ہو چکے تھے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پردہ کا جو مفہوم اُس وقت لیا جاتا تھا وہ ایماندار مردوں اور عورتوں کے لئے ایک دوسرے کا رفیق بننے میں رکاوٹ کا باعث نہ تھا۔ کیونکہ دونوں کے چہرے یکساں طور پر باہر کھلے تھے۔ اگر اُس وقت آجکل کا سا ہی پردہ رائج ہوتا یعنی عورتوں کو گھروں میں بند رکھا جاتا اور باہر اُنکے چہرے ڈھانکے جاتے اور اُن کی آواز کا بھی پردہ سمجھا جاتا تو پھر مومن مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کا معاون قرار دینا بالکل بے معنی ٹھہرتا۔ بلاشبہ رسمی پردہ نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے سے اِتنا الگ اور دُور کر رکھا ہے کہ ایک دوسرے کو سلام کرنا تو درکنار رہا وہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ ایسی حالت میں وہ ایک دوسرے کے رفیق۔ معاون اور مددگار کیا بنیں۔ درحقیقت دنیا میں کوئی قوم مرد اور عورت کے آپس میں باہمی سلوک۔ امداد۔ رفاقت اور اِتحاد کے بغیر کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتی۔ غور کیجئے کہ جن قوموں کے مردوں اور عورتوں میں باہمی رفاقت اور تعاون ہے وہی دُنیا میں ترقی کر رہی ہیں۔ اور اُنکی حالت پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

مل جل کر مکھیوں نے بنایا ہے شہد کو — دیکھو تو کیا مٹھاس ہے اِس اتفاق میں

اب حامیانِ رسمی پردہ کا یہ کہنا کہ مرد مردوں کے اور عورتیں عورتوں کی رفیق ہیں قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ "ایک دوسرے کے دوست ہیں" کے الفاظ سے ہمیشہ دو گروہوں کا

Marfat.com

آپس میں ایک دوسرے کا رفیق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کو ایسا ہی رفیق بنایا گیا ہے۔ جیسا کہ مہاجرین اور انصار کو ایک دوسرے کا مددگار بنایا گیا تھا یہ آیت اس پر گواہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ (الانفال ع ۱۰) یقیناً جو ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ جنہوں نے (ان کو) پناہ دی اور مدد دی یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں (۸-۷۲) نہ صرف مسلمان بلکہ کافر بھی ایک دوسرے کے دوست ہیں یہ آیت اس پر شاہد ہے۔ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِیْرٌ ؕ (الانفال ع ۱۰) اور جو کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ اور بڑا فساد ہو گا (۸-۷۳) اب کافر مرد اور عورت تو ایک دوسرے کے رفیق ہیں چنانچہ انکی عورتیں بھی مذہبی اور قومی کاموں میں برابر کا حصہ لے رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ زور پکڑ گئے۔ مگر مسلمان مرد اور عورت ایک دوسرے کی رفاقت سے ہی ناآشنا ہیں کیونکہ مسلم خواتین گھروں کی چار دیواری میں رہنے اور باہر چہرے ڈھانکنے کی وجہ سے مذہبی، ملکی اور قومی کاموں میں کوئی حصہ نہیں لے سکتیں۔ لہٰذا یہ کمزور پڑ گئے اور دنیا میں بڑا فساد برپا ہو گیا۔ اب غور کر کے دیکھ لیجئے کہ قرآنی تعلیم پر کون عامل ہے۔

Marfat.com

اور کون اس سے فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ حالانکہ مردوں اور عورتوں کا باہمی میل جول اِس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ کُنَّا نَتَّقِی الْکَلَامَ وَالْاِنْبِسَاطَ اِلٰی نِسَائِنَا عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ھَیْبَةَ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْنَا فَلَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ تَکَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا (کتاب النکاح) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے عہد میں ہم عورتوں سے زیادہ بات چیت اور میل ملاپ سے بچتے تھے اس ڈر سے کہ ہمارے متعلق کوئی حکم اُترے سو جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو ہم نے (کھلے طور سے) بات چیت کی اور میل جول کیا۔" بلاشبہ تب ہی تو مسلمانوں نے ترقی کی تھی۔ جب سے عورتوں سے میل ملاپ چھوڑ دیا۔ قعر تنزل میں گرتے گئے۔ اگر مسلمانوں کی گذشتہ ترقی پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ مسلم خواتین نے مشکل سے مشکل اور آسان سے آسان کاموں میں بھی باہر مردوں کے ساتھ دوش بدوش ہوکر قومی ترقی میں برابر کا حصّہ لیا ہے اور یہی مسلمانوں کی ترقی کا راز تھا۔ چنانچہ رسول اللہؐ کے ازواج مطہرات اور دیگر مسلمانوں کی عورتیں کھلے چہرے جنگوں میں جاتی تھیں اور رجز یعنی لڑائی کے گیت گا گا کر مردوں کو لڑائی کا جوش دلاتی تھیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی اور اُن کی تیمار داری کرتی تھیں اور اُنکو کھانا کھلاتی تھیں اور آڑے وقت دشمن کا مقابلہ کرتی تھیں مسجدوں میں جاکر نمازیں پڑھا کرتی تھیں۔ خانہ کعبہ کا حج کیا کرتی تھیں۔ علم حاصل کرنے اور وعظ اور نصیحت کی باتیں سُننے کے لئے باہر جایا کرتی تھیں اور تجارت بھی کرتی تھیں۔ غرضیکہ کوئی ایسا قومی کام نہ تھا جس میں عورتوں نے باہر مردوں کے ساتھ برابر کا حصّہ نہ لیا ہو۔"

Marfat.com

(۷) وہ آیات جن سے مسلم خواتین کا اپنے چہرے باہر بھی کھلا رکھنا ثابت ہوتا ہے

(۱) یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا (اعراف ع۲)

اے بنی آدم بیشک ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے عیبوں کو ڈھانکے اور زینت ہو (۷-۲۶) چنانچہ حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا نے بھی اپنے عیب یعنی مقامات ستر ہی ڈھانکے تھے نہ کہ چہرے جیساکہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (اعراف ع۲) "سو جب ان دونوں نے درخت (کے پھل) کو چکھا تو ان کے عیب ان پر کھل گئے۔ اور وہ باغ کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانکنے لگے (۷-۲۲) صاف ظاہر ہے کہ ان کے مقامات ستر کھل گئے تھے نہ کہ چہرے جو پہلے سے ہی کھلے تھے

(۲) وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (القصص ع۱) (اور موسیٰ کی ماں نے) اس کی بہن سے کہا اس کے پیچھے پیچھے جا سو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور انہوں نے معلوم نہ کیا (۲۸-۱۱) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت موسیٰؑ کو انکی والدہ مکرمہ نے بحکم الٰہی اسے صندوق میں بند کرکے دریائے نیل میں ڈالدیا تھا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی بہن کا چہرہ کھلا تھا۔ ورنہ چہرہ ڈھانک کر دور سے دیکھتے رہنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

(۳) وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا

نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتہ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ ۝ (القصص ع ۲)

اور جب مدین کے پانی پر پہنچا اس پر لوگوں کے ایک گروہ کو (مویشیوں کو) پانی پلاتے ہوئے پایا اور ان سے سوائے دو عورتوں کو پایا جو (اپنی بکریوں کو) روک رہی تھیں۔ کہا تمہارا کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا ہم پانی نہیں پلا سکتیں جبتک کہ چرواہے (اپنے جانوروں کو) نہ لے جائیں اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے (۲۸-۲۳) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت موسیٰؑ مصر سے بھاگ کر مدائن کے کنواں پر پہنچے۔ تو حضرت شعیبؑ کی دو لڑکیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی بکریوں کو پانی پلانے کا انتظار کر رہی تھیں سو اُس نے اُنکی بکریوں کو پانی پلا دیا اُس کے بعد اُن دونوں میں سے ایک حیا سے چلتی ہوئی آئی کہنے لگی میرا باپ تجھے بلاتا ہے۔ (۲۸-۲۵) جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کے چہرے باہر کھلے تھے۔ اگر چہرہ ڈھکا ہوتا تو پھر نظر پنیچی کر کے حیا سے آنا ہرگز معلوم نہ ہوسکتا۔ (۴) قَالُوْا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ۝

(الذاریات ع ۲) اُنہوں نے کہا ڈر نہیں اور اُسے ایک صاحب علم لڑکے کی خوشخبری دی تو اُس کی عورت چیخ مار آگے آئی اور اپنے منہ پر ہاتھ مارا اور کہا بڑھیا بانجھ (ہوں) (۵۱-۲۹) یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں نے اُسے ایک لڑکے کی خوشخبری دی۔ تو اُس کی بیوی نے اپنا منہ پیٹ کر بہت تعجب سے یہ کہا۔ کیا میں بڑھیا بانجھ جنونگی ہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُنکا چہرہ مہمانوں کے سامنے کھلا

جب تمام گذشتہ نبیوں کی اُمتوں کی عورتیں کھلے چہرے باہر پھرتی ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کی اُمت کی عورتیں کھلے چہرے باہر نہ جائیں۔ جبکہ آنحضرت صلعم کو بھی وہی دین دیا گیا جو پہلے نبیوں کو دیا گیا تھا۔ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى ۝ (الشورٰی ع ۲) اُس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسٰی اور عیسٰی کو حکم دیا ہے[۱۲] اگر یہ کہا جائے کہ پہلی اُمتوں کی عورتوں کو چہرے ڈھانکنے کا حکم نہ تھا تو کیا اللہ نے مسلم خواتین کو گھونگھٹ لگانے کا تکلیف دہ اور مضرت رساں حکم کیوں دیا۔ اور کس واسطے اُن پر برقع کا بوجھ رکھا جب کہ مسلمان شب و روز یہ دعا بھی مانگتے رہتے ہیں رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ اے ہمارے رب اور ہم پر بھاری بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے اُن پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔ اے ہمارے رب اور ہم پر ایسا بوجھ نہ رکھ جس کی طاقت ہم میں نہیں۔ (سورہ البقرع ۴۰) (۲-۲۸۶) اِن دعاؤں سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلم خواتین کی آزادی پر نقاب، گھونگھٹ اور برقعہ کا بوجھ خدا نے نہیں رکھا، بلکہ یہ بوجھ خود مسلمانوں نے آیات اور احادیث کی غلط تاویلات کے ماتحت عورتوں پر ڈالا ہے جو پہلی اُمتوں میں بھی نہ تھا۔ اور یہ ایسا بھاری بوجھ ہے کہ اسے تو بھی برداشت

نہیں کر سکتے۔ حالانکہ پردہ مرد اور عورت دونوں کا مساوی ہے۔ غرضیکہ جب سے عورتوں پر یہ بوجھ رکھا گیا ہے۔ اُسی وقت سے مسلمانوں کا زوال ہو رہا ہے۔ گویا یہ اتنا بھاری بوجھ ہے کہ مسلمانوں کو اُٹھنے ہی نہیں دیتا۔ اور نہ ہی اُٹھنے دیگا۔ تاوقتیکہ رسمی پردہ کے متعلق ناجائز پابندیوں کے بوجھ کو اُتار نہ دیا جائے۔

(۵) لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ (الاحزاب ع ۶) (اس کے) بعد تیرے لئے (اور) عورتیں (نکاح میں لانا) جائز نہیں اور نہ یہ کہ تو اُن کی جگہ دوسری بیبیاں بدل لے خواہ اُن کا حسن تجھے اچھا لگے (۳۳-۵۲) گرچہ اس آیت سے آنحضرتؐ کو آئندہ نکاح کرنے سے روکدیا گیا ہے مگر اس سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت یعنی ۵ھ ہجری میں پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد بھی عورتوں کے چہرے کھلے تھے ورنہ یہ الفاظ "خواہ اُن کا حسن تجھے اچھا لگے" کوئی معنے نہیں رکھتے۔ کیونکہ ڈھکے ہوئے چہرے کا تو حسن معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔ اور دوسرے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم خود دیکھ کر ہی نکاح کیا کرتے تھے گویا دیکھ کر نکاح کرنا سنتِ رسولؐ ہے اب جو لوگ بغیر دیکھے ہی نکاح کرتے ہیں وہ حقیقتاً سنتِ رسول پر عمل نہیں کرتے۔

(۶) وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ۔ (النساء ع ۱) اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو (ایسی) عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہوں (لم یلم)

پسندیدہ عورتوں سے نکاح کرنے کے مذکورہ بالا حکم سے صاف ثابت ہوتا ہے۔
کہ اس وقت عورتوں کے چہرے کھلے تھے۔ ورنہ عورتوں کو پسند کر کے نکاح میں لانے
کا حکم نہ دیا جاتا۔ اِس کے بعد عورتوں کو چہرے ڈھانکنے کا حکم دینا خدا کی شان
کے شایاں نہیں ہو سکتا کیونکہ اِس سے اوّل تو مردوں اور عورتوں کو اپنے حسب
منشاء نکاح کرنے میں بہت سی رکاوٹیں اور دقتیں حائل ہو جاتی ہیں دویم نظریں
نیچی رکھنے کی مساوات باطل ہو جاتی ہے۔ سویم قرآن حکیم میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

(۷) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا
تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (الاحزاب ۳۲)

اے نبی کی عورتو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو۔ تو نرم
آواز میں بات نہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کرے اور معقول
بات کہو (۳۳-۳۲) اِس آیت میں آنحضرت صلعم کی ازواج مطہرات کو جو حضورؐ
کی بیویاں ہونے کی وجہ سے بہت بڑی شان اور وقار رکھتی تھیں مخاطب کیا
گیا ہے چونکہ اُمّ المومنین کی حیثیت سے وہ مسلم خواتین کے لئے ایک نیک نمونہ
تھیں اِس لئے جتنا پردہ ماؤں کا تھا اُتنا ہی بیٹیوں کا ہونا چاہیئے۔ گرچہ اِس
حکم سے ازواجِ مطہرات کو دبی زبان سے باتیں کرنے کی ممانعت کی گئی ہے مگر
پھر بھی غیر محرم مردوں سے کلام کرنے کو منع نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ طریقہ سکھلایا گیا ہے
کہ ایماندار عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ اپنے آپ کو ادنیٰ سمجھ کر باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

Marfat.com

بلکہ بحیثیت انسان برابر کا سمجھ کر باتیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ دبی زبان سے باتیں کرنے والی عورتوں میں خودداری اور وقار نہیں رہتا۔ اس لئے عورتوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ غیر مردوں کے ساتھ خودداری اور وقار قائم رکھتے ہوئے کھری۔ صاف اور معقول باتیں کریں۔ اور چکنی چپڑی اور پیچ دار باتوں کے کہنے سے پرہیز رکھیں۔ علاوہ ازیں اسی حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم خواتین کا چہرہ باہر بھی کھلا ہے۔ کیونکہ چہرہ کو کپڑے سے ڈھانکنے کی وجہ سے آواز دب کر نکلے گی۔ جو اس حکم کے خلاف ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ عورت کی آواز پردہ نہیں۔

(۸) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح ع ۴) محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اُس کے ساتھ ہیں کافروں کے مقابلہ پر قوی آپس میں رحم کرنے والے تو اُنہیں رکوع کرتے ہوئے سجدے کرتے ہوئے دیکھتا ہے وہ اپنے رب کا فضل اور اُس کی رضا چاہتے ہیں اُن کا نشان اُن کے مونہوں پر سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے (۴۸-۲۹) یہ آیت سنہ ہجری میں نازل ہوئی جو مردوں اور عورتوں دونوں پر حاوی ہے۔ کیونکہ دونوں ہی رسول اللہ صلعم پر ایمان لاتے تھے اور آپؐ کی تعلیم و تربیت سے دونوں ہی فیض حاصل کرتے تھے۔ اور دونوں ہی مسجدوں میں نماز پڑھ کر اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے تھے۔ اور دونوں کے چہروں سے سجدوں کا اثر یعنی نور نمایاں ہوتا تھا جو ہمیشہ ایسے شخصوں کو ملتا ہے جو اللہ کی طرف جھکتے ہیں۔ گویا اُن کے چہرے دنیا میں ہی ان آیات کا مصداق تھے۔

Marfat.com

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ (عبس ع ۱) ۳۸ (دیکھو) منہ اس دن چمک رہے ہونگے" تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝ (التطفیف ع ۱) تو انکے چہروں پر نعمتوں کی تازگی معلوم کرے گا۔ (۲۴/۸۳) جو روحانیت اور خوشی کا نشان ہوگا۔ صاف ظاہر ہے کہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد بھی مسلم خواتین کے چہرے باہر کھلے تھے۔ (۹) فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ (آل عمران ع ۶) پھر اگر کوئی اس کے بعد جو تیرے پاس علم آچکا اس کے بارے میں تجھ سے جھگڑا کرے تو کہہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے لوگوں اور تمہارے لوگوں کو بلائیں پھر گڑگڑا کر دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں (۳/۶۱) جب نجران کے عیسائی بطور وفد کے ۹ھ ہجری میں مدینہ منورہ پہنچے تو آنحضرت صلعم نے اُن کے باطل عقائد کی تردید کی۔ مگر وہ ایمان لانے کی بجائے مباہلہ کرنے پر راضی ہوگئے۔ تو مذکورہ بالا آیت کے ماتحت دوسرے دن رسول اللہؐ صبح کو حضرت علی رضؓ اور حضرت فاطمہ رضؓ اور امام حسنؓ و امام حسینؓ کو ساتھ لیکر مباہلہ کے لئے نکلے۔ مگر عیسائیوں میں سے ایک بوڑھے نے انھیں یہ مشورہ دیا کہ خدا کے واسطے مباہلہ مت کرو جس قوم نے پیغمبر سے مباہلہ کیا وہ تباہ ہوگئی۔ اور میں دیکھ رہا ہوں یہ چہرے ایسے ہیں اگر پہاڑ کے ٹلنے کی دعا کریں گے تو ٹل جائیگا۔ آخر وہ خوف زدہ ہو کر جزیہ دینے پر راضی ہوگئے

Marfat.com

صاف ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہؓ کا بھی چہرہ کھلا تھا۔ کیونکہ ڈھکے ہوئے چہروں سے خوف زدہ ہوجانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب دنیاوی جنگ میں چہرے کھلے تھے تو پھر روحانی جنگ میں کیوں نہ ہوتے۔ (۱۰) یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا (الحجرات ع ۲) اے لوگو ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہاری شاخیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو (۴۹-۱۳) اس آیت کے ان الفاظ "ایک دوسرے کو پہچانو" سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے چہرے کھلے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ جب کبھی دو شخصوں کا آپس میں تعارف کرایا جاتا ہے تو انکے چہرے کھلے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ڈھکے ہوئے چہروں کو پہچاننے کا حکم دینا یا ان کا آپس میں تعارف کرانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بلاشبہ انسان کی پہچان چہرے سے ہی ہوسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں بھی یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان سے چہرہ کھلا ہی ثابت ہوتا ہے۔ بطور مثال یہ آیت پیش کی جاتی ہے۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ (البقرہ ع ۱۷) وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے اس کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ($\frac{۲}{۱۴۶}$) (۱۱) لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ (البقرہ ع ۳۷) ان محتاجوں کے لئے جو اللہ کی راہ میں روکے گئے ہیں زمین میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں

Marfat.com

رکھتے۔ (سوال سے) بچنے کے باعث ناواقف اُن کو دولتمند سمجھتا ہے تو اُنہیں اُن کی نشانیوں سے پہچان لیگا۔ (۲-۲۷۳) اِس آیت کے نزول پر نہ صرف عام لوگ کھلے چہرے باہر پھرتے تھے۔ بلکہ محتاج بھی درحقیقت انسان کا چہرہ اُس کے تمام بدن کا ایک انڈیکس ہے جس سے اُس کی خوشی، غمی، محتاجی اور دیگر حالات کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اب اِسے ڈھانک کر رکھنا سراسر جہالت ہے۔ (۱۲) فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ (البقرع ۳۹) پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں اِن گواہوں میں سے ہوں جن کو تم پسند کرو (۲-۲۸۲) مذکورہ بالا آیت کے ان الفاظ "جن کو تم پسند کرو" سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت عورتوں کے چہرے کھلے تھے۔ اِس کے بعد عورتوں کو چہرے ڈھانکنے کا حکم دینا خدا کی شان کے شایاں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک تو عورتوں کو بطور گواہ کے پسند کرنے میں سخت رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور دوسرے چہرہ ڈھکی ہوئی عورت کی گواہی قابلِ اعتبار نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ پہچانی نہیں جا سکتی۔ اور تیسرے قرآنی آیات میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ (۱۳) وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (البقرع ۱۷) اور جہاں کہیں تم ہو اپنے مونہوں کو اُس کی طرف پھیر دو (۲-۱۴۴) اِس آیت میں خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا خواہ سفر میں نماز پڑھی جائے یا حضر میں چنانچہ اِس حکم کے نازل ہونے پر بھی مرد اور عورت کھلے چہرے ہی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کا چہرہ مقاماتِ ستر میں شامل نہیں

Marfat.com

اب عورتوں کا چہرہ مقاماتِ ستر میں شامل کرنا۔ اور مردوں کا مستثنیٰ کر دینا سراسر جہالت ہے (۱۴)
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْھُنَّ ؕ
اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِھِنَّ (الممتحنہ ع ۲) اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب مومن عورتیں
تمہارے پاس ہجرت کرتی ہوئی آئیں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو۔ اللہ اُن کے ایمان کو
خوب جانتا ہے (۶۰-۱۰) یہ آیت نزول پردہ کے دو سال بعد یعنی ۷ھ ہجری میں
نازل ہوئی۔ ہجرت کرنے والی عورتوں کا امتحان لینے کا حکم دینا صاف ثابت کرتا ہے
کہ اُس وقت بھی مسلم خواتین کھلے چہرے باہر پھرتی تھیں۔ اگر اُنکے چہرے ڈھکے ہوتے
تو پھر اُن کا امتحان لینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کیونکہ ایسا شخص پہچانا نہیں جا سکتا۔ اگر
اب بھی سمجھ نہ آئے تو پھر یونیورسٹی کے ممتحنوں سے دریافت کر لیجئے۔ کہ عورتیں کھلے
چہرے امتحان دیتی ہیں یا چہرے ڈھانک کر۔ (۱۵) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی
الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ؕ (المائدہ ع ۲)
اے لوگو جو ایمان ہو جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک اپنے
ہاتھ دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو۔ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھو
لیا کرو (۵-۶) یہ آیت سورہ مائدہ کی ہے جو ۵ھ ہجری میں نازل ہوئی جس سے صاف
ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت بھی مسلم خواتین کے چہرے کھلے تھے کیونکہ چہرے ڈھانک کر
وضو کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ علاوہ ازیں مسلم خواتین مردوں کے ساتھ وضو کرتی تھیں۔

Marfat.com

یہ حدیث اِس پر گواہ ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّأُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ مرد اور عورتیں رسول اللہؐ کے زمانہ میں اکٹھے وضو کرتے تھے (بخاری کتاب الوضو) صاف ظاہر

(۸) وہ احادیث جن سے مسلم خواتین کا اپنے چہرے باہر بھی کھلا رکھنا ثابت ہوتا ہے

(۱) يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الثَّانِيَةُ۔ اے علیؓ (غیر عورت کو) دوسری مرتبہ مت دیکھ کیونکہ پہلی نظر تو خیر تیرے لئے ہے مگر دوسری تیرے لئے (روا) نہیں (ابوداؤد و ترمذی) صاف ظاہر ہے کہ زمانہ نبویؐ میں عورتوں کے چہرے کھلے تھے ورنہ پہلی نظر پڑ جانے کے کوئی معنی نہیں ہو سکتے۔ (۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ" عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ فضل رسول اللہؐ کے پیچھے سوار تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ اس کی طرف دیکھنے لگی اور نبی صلعم فضل کا منہ (بار بار) دوسری طرف پھیرتے عورت نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اللہ کے بندوں پر حج کا فرض ہے اس نے میرے باپ کو ایسی حالت میں پایا ہے کہ وہ بہت

Marfat.com

بوڑھا ہے سواری پر قایم نہیں رہ سکتا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع میں تھا (بخاری کتاب المناسک) اِس حدیث سے مندرجہ ذیل باتوں کی تشریح ہوتی ہے۔ (۱) وہ عورت بالغ تھی کیونکہ نابالغ پر حج کرنا فرض نہیں۔ (۲) رسول اللہؐ کے زمانے میں مسلم خواتین اپنے کاموں کے لئے کھلے چہرے باہر جاتی تھیں یہ واقعہ ۱۰ھ ہجری کے بعد کا ہے کیونکہ خانہ کعبہ آٹھ ہجری تک کفار کے قبضہ میں تھا اور کوئی مسلمان حج نہیں کر سکتا تھا۔ یہ واقعہ یدنین علیھن من جلابیبھن قریب کرلیں اپنے اوپر اپنی چادروں سے (الاحزاب ع) ولیضربن بخمرھن علی جیوبھنّ اور ڈال لیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر (النورع ۴) کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ رسول اللہؐ نے ان حکموں کے ماتحت اُس عورت کو چہرہ ڈھانکنے کا حکم نہیں دیا۔ حالانکہ یہ احکام ۵ھ ہجری میں نازل ہو چکے تھے۔ اگر ان حکموں کے ماتحت چہرہ بھی باہر جسم کے ڈھانکنے والے حصوں میں شامل تھا تو پھر آنحضرتؐ نے کس واسطے اُس عورت کو چہرہ ڈھانکنے کا حکم نہ دیا۔؟ کیا نبیؐ کو نعوذ باللہ اِن آیات کے ماتحت چہرہ ڈھانکنے کے معنی نہیں آتے تھے (۵) حضرت فضلؓ کا اُس عورت کی طرف دیکھنا اور اُس عورت کا حضرت فضلؓ کو دیکھنا ثابت کرتا ہے کہ دونوں کے چہرے باہر کھلے تھے۔ اگر اُس عورت کا چہرہ ڈھکا ہوتا تو حضرت فضل کا اسکی طرف دیکھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اور نہ ہی رسول اللہؐ کو حضرت فضل کا چہرہ پھیر دینے کی کوئی ضرورت پڑتی۔ اِسی طرح اگر اُس عورت کا چہرہ ڈھکا ہوتا تو پھر یہ ہرگز معلوم نہ ہو سکتا کہ وہ فلاں شخص کو دیکھ رہی ہے

Marfat.com

(۶) اُس عورت کو اُس وقت رسول اللہؐ و حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے لوگ بھی دیکھ رہے تھے۔ مگر آنحضرتؐ نے نہ تو اپنا نہ اُنکے چہروں کو اُس کی طرف سے پھیرا کیونکہ وہ اُس کو بد نظری سے نہیں دیکھ رہے تھے۔ (۷) رسول اللہ صلعم نے حضرت نفل کی کمزوری کا علاج عورت کے چہرہ ڈھانکنے سے نہیں کیا۔ کاش عورتوں کے چہرہ ڈھانکنے والے مسلمان بھی رسول اللہؐ کے اِس فعل کو سمجھ لیں۔ (۲) قَالَتْ صَفِيَّةُ رضہ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلعم مُعْتَكِفًا فَاتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِانْقَلِبَ فَقَامَ مَعِي حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَابَ الْمَسْجِدِ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا رَسُوْلَ اللهِ صلعم اَسْرَعَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَيْئًا۔ حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ (مسجد میں) معتکف تھے کہ ایک رات میں اُنہیں دیکھنے گئی۔ چند باتیں کر کے میں اُٹھی۔ کہ گھر جاؤں تو آپؐ بھی کھڑے ہو گئے۔ اور میرے ساتھ مسجد کے دروازے تک تشریف لائے۔ اُس وقت دو شخص انصاری اُدھر سے گذرے جب اُنھوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا تو قدم تیز کر دیئے آپؐ نے فرمایا یہیں ٹھیر جاؤ دیکھو یہ صفیہ بنت حُیَیّ (یعنے میری بیوی) ہے اُنھوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہؐ (یعنی یہاں کیا کسی شبہ کی گنجائش ہے) آپؐ نے فرمایا شیطان کا گزر بنی آدم کے خون کی گزرگاہوں تک ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے

دلوں میں کوئی بری بات نہ ڈال دے (بخاری کتاب الاعتکاف) آنحضرت صلعم نے
اپنے اس عمل سے لوگوں کو یہ ہدایت فرمادی کہ جہاں شبہ کی گنجائش ہو وہاں قبل
اس کے کہ کوئی منہ کھولے خود اپنی بریت کا اظہار کر دینا چاہیئے۔ علاوہ ازیں اس
حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت حضرت صفیہؓ کا چہرہ کھلا تھا۔ کیونکہ
ڈھکے ہوئے چہرے سے تو بدگمانی دور نہیں ہوسکتی۔ اب اکثر مولوی صاحبان
کا یہ کہنا کہ آنحضرتؐ نے نقاب اٹھا کر اپنی بیوی کا چہرہ دکھایا تھا۔ اگر یہی سنّت
رسولؐ ہے تو مذہبی رہنماؤں کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ (۴۴) عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ
اَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ
فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَأْسِهَا اَيْ
نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ
النَّبِيُّ صلعم وَاَثْنٰى عَلَيْهِ۔ اسماءؓ سے روایت ہے کہا میں عائشہؓ کے پاس گئی اور
وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا ہے تو انھوں نے آسمان کی طرف
اشارہ کیا میں نے دیکھا تو لوگ نماز میں کھڑے تھے اور کہا سبحان اللہ میں نے
کہا کوئی نشانی ہے تو اپنے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں سو میں بھی نماز میں کھڑی ہو گئی
یہاں تک کہ مجھے غش آ گیا سو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی پھر نبیؐ نے اللہ کی تعریف
کی اور اس کی ثنا کی (بخاری کتاب العلم) ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا

Marfat.com

رَأَيتُم ذٰلِكَ فَادعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا۔" پھر فرمایا سورج اور چاند خدا کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں انہیں کسی کی موت یا کسی کی زندگی (یعنی پیدائش) کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا تو جب تم اسے دیکھو تو اللہ سے دعا کرو۔ اور بڑائی کرو اور نماز پڑھو۔ اور صدقہ کرو۔ (بخاری ابواب الکسوف) عَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عَمرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمسُ عَلٰى عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم نُودِيَ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً" عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب نبیؐ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تو پکارا گیا الصلوٰۃ جامعۃ (نماز کے لئے جمع ہو جاؤ) بخاری باب کسوف

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں نے مردوں کے ساتھ سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی یہ گرہن سنہ ہجری میں ہوا۔ جب حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول اللہؐ وفات پا گئے سنہ ہجری میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا ثابت کرتا ہے کہ انکے چہروں کا پردہ نہ تھا۔ (۵) عَن عَائِشَةَ قَالَت لَقَد رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم يَومًا عَلٰى بَابِ حُجرَتِي وَالحَبَشَةُ يَلعَبُونَ فِي المَسجِدِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلعم يَستُرُنِي بِرِدَائِهِ اَنظُرُ اِلٰى لَعِبِهِم (وَفِي رِوَايَةٍ) قَالَت رَاَيتُ النَّبِيَّ وَالحَبَشَةُ يَلعَبُونَ بِحِرَابِهِم۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن رسول اللہؐ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے۔ اور رسول اللہؐ اپنی چادر سے مجھے ڈھانپ رہے تھے میں انکے کھیل کو دیکھتی تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو

Marfat.com

دیکھا اور حبشی اپنی برچھیوں سے کھیل رہے تھے (بخاری کتاب الصلوٰۃ) اس حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ حضرت عائشہؓ کے مقامات ستر ڈھانپ رہے تھے۔ صاف ظاہر ہے کہ چہرہ کھلا تھا۔ کیونکہ چہرہ ڈھانپ کر کھیل کا دیکھنا کوئی معنی نہیں رکھتا بہر حال حضرت عائشہؓ نے کھیل کرنے والے غیر مردوں کو بھی دیکھا۔(۶)

عَنْ اَبِی وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِیٌّ عَمَّارًا وَّالْحَسَنَ اِلَی الْکُوْفَۃِ لِیَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّی لَاَعْلَمُ اَنَّهَا زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ابْتَلَاکُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ اَوْ اِیَّاهَا۔ ابو وائلؓ سے روایت ہے کہ جب علیؓ نے عمارؓ اور امام حسنؓ کو کوفہ بھیجا تاکہ اُن کو مدد کے لئے نکالیں تو عمار نے خطبہ سنایا اور کہا مجھے علم ہے کہ حضرت عائشہؓ دنیا اور آخرت میں آنحضرتؐ کی بیوی ہے۔ مگر اللہ نے تم کو آزمائش میں ڈالا کہ تم اُس (اللہ) کی اطاعت کرتے ہو یا اُن (حضرت عائشہؓ) کی (بخاری کتاب فضائل اصحاب النبیؐ) یہ واقعہ جنگ جمل کے متعلق ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان ہوئی۔ چونکہ اس جنگ میں حضرت عائشہؓ اونٹنی پر ہودہ میں سوار تھیں اسلئے اُسے جنگ جمل کہا جاتا ہے اکثر اہل اسلام یہ کہتے ہیں کہ اونٹنی پر جنگ کی حالت میں اُن کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔ خدا معلوم ایسا نتیجہ حدیث کے کن الفاظ سے نکالا جاتا ہے۔ حالانکہ زمانہ جاہلیت میں بھی عورتیں ہودہ میں بیٹھا کرتی تھیں ایسے صاحبان اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ایک جنگی کمانڈر اپنا چہرہ ڈھانک کر اپنے لشکر کی نقل و حرکت کو کیسے دیکھ سکتا ہے۔ دراصل یہ بھی میاں

رسمی پردہ کا ایک افترا ہے۔ بلاشبہ اُن کا چہرہ اُسوقت بھی کھلا تھا۔ (۷) عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رض اَنَّ فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ اِبْنَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم سَاَلَتْ اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؐ اَنْ یَّقْسِمَ لَھَا مِیْرَاثَھَا مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَھَآ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ " حضرت عائشہ رض اُم المومنین سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام رسول اللہ ؐ کی صاحبزادی نے رسول اللہ ؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رض سے مطالبہ کیا کہ اُنہیں اُن کا حصہ میراث دیں اُس (مال) میں سے جو رسول اللہ ؐ کا ترکہ ہے جو اللہ نے آپ ؐ کو بغیر لڑنے کے دلایا۔ حضرت ابوبکر رض نے اُن سے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ ہم کوئی میراث نہیں چھوڑتے۔ جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے (بخاری کتاب فرض الخمس) صاف ظاہر ہے حضرت فاطمہ علیہ السلام کا چہرہ کھلا تھا۔ کیونکہ ڈھکی ہوئی عورت کے متعلق تو یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ کونسی عورت مطالبہ کر رہی ہے۔ حضرت فاطمہ رض کا گھر سے نکلنا بھی صاف ثابت ہوتا ہے۔

(۸) عن الحسن مرسلاً قال بلغنی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قال لعن اللّٰہ النَّاظِر والمنظور الیہ (ان الفاظ سے کبھی چہرہ ڈھانکنے کا نتیجہ نکالا جاتا ہے۔) حضرت حسن رض یہ روایت کرتے ہیں کہ مجھکو یہ حدیث پہونچی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ خدا کی لعنت ہو اُس پر جو (بُری نظر سے) دیکھے اور اُس پر جس کو دیکھے بلاشبہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ نبوی میں مرد اور عورت کے چہرے یکساں

Marfat.com

طور پر باہر کھلے تھے تب ہی تو بُری نظر سے دیکھنے اور دکھانے کی ممانعت کی گئی تاکہ نہ
تو مرد عورتوں پر بدنگاہ ڈالیں اور نہ ہی عورتیں مردوں کو بُری نظر سے دیکھیں بہرحال
اچھی یا بُری نگاہ تو اسی وقت پڑ سکتی ہے جب چہرے کھلے ہی ہوں۔ مگر یہ نکتہ
حامیانِ رسمی پردہ کی سمجھ میں نہیں بیٹھتا۔ گرچہ ایک دوسرے کو بُری نگاہوں سے
دیکھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ مگر پھر بھی پاک اور صاف نگاہیں ڈالنے کی ممانعت تو
نہیں کی گئی۔ کیونکہ قوم میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں حقیقتاً صرف نگاہِ بد کے خوف
سے قرآنی احکام کو بدل دینا سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ کیونکہ یہودی بھی ایسا ہی کرتے تھے

(۹) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صلعم كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ
اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ ؐ
اُحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ
بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صلعم لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ
امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى
اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ۔" حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ نبیؐ کی بیویاں رات کے وقت مناصع کی طرف نکلیں وہ ایک کھلا میدان ہے۔
اور حضرت عمرؓ نبیؐ سے کہا کرتے کہ اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھئے تو رسول اللہؐ ایسا نہ کرتے
تھے۔ ایک رات سودہ بنت زمعہ نبیؐ کی بیوی عشاء کے وقت نکلیں اور وہ لمبی عورت
تھیں عمرؓ نے انہیں پکارا اے سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا اور خواہش انکی یہ تھی کہ پردہ کا حکم ہو۔
تو اللہ نے پردہ کا حکم اتارا۔ (بخاری کتاب الوضوء)

در اصل حضرت عمرؓ عورتوں کے باہر نکلنے کے ہی مخالف تھے۔ مگر رسول اللہؐ نے اُن کی اس بات کو ہرگز نہ مانا چنانچہ اپنی ازواج مطہرات کو اُن کی ضرورتوں کے لئے باہر جانے کی اجازت دے دی یہ حدیث اِس پر گواہ ہے۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ۔ "حضرت عائشہؓ نبیؐ سے روایت کرتی ہیں فرمایا تمہیں اجازت ہے کہ اپنی ضرورت کے لئے گھر سے باہر نکلو۔ (بخاری کتاب الوضو) اس حدیث سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سودہؓ بنت زمعہ کا چہرہ کھلا تھا تب ہی تو حضرت عمرؓ

(١) قَالَ الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صلعم مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ

Marfat.com

مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوْهُ
وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُّ عِقْدِيْ
بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِيَ
الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا
جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ
ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ
اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِيْ وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ[1]
زہری نے کہا۔" حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب رسول اللہؐ سفر کے لئے نکلنا چاہتے تو اپنی بیویوں

---

[1] لیکن ابن شہاب نے اپنی روایت میں استرجاع کے بعد یہ الفاظ بھی بڑھائے ہیں فخمرت وجھی بجلبابی واللہ ما کلمنی کلمۃ ولا سمعت منہ کلمۃ غیر استرجاعہ" کہ میں نے اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانک لیا۔ خدا کی قسم میں نے کوئی کلام نہ کیا اور نہ میں نے اس سے کوئی اور بات سنی سوائے استرجاع کے (بخاری کتاب التفسیر) صاف ظاہر ہے کہ راویوں میں اختلاف ہے چہرہ ڈھانکنے والی روایت پر مندرجہ ذیل اعتراض وارد ہوتے ہیں (۱) اگر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس وقت اپنا چہرہ ڈھانک لیا تھا تو پھر زہری نے کس واسطے اسے اپنی روایت میں بیان نہ کیا جبکہ وہ بھی انہی سے روایت کرتے ہیں۔ (۲) کیا وجہ ہے کہ چہرہ ڈھانکنے کا ذکر مسلم، ابوداؤد، ترمذی یا کسی اور صحاح ستہ کی کتاب میں پایا نہیں جاتا جب آیت حجاب یا کسی اور آیت سے عورتوں کے چہرے ڈھانکنے ہرگز

Marfat.com

میں قرعہ ڈالا کرتے تھے۔ تو اُن میں سے جس کے نام کا قرعہ نکلتا آپ اسے اپنے ساتھ باہر لے جاتے۔ ایک جنگ میں جو آپؐ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا میرے نام کا نکلا میں آپ کے ساتھ نکلی۔ یہ اِس کے بعد کا واقع ہے کہ پردہ کا حکم اُتر چکا تھا۔ مجھے ہودے میں ہی سواری پر رکھا جاتا۔ اور اُسی میں اُتارا جاتا ہم چلے یہانتک کہ جب رسول اللہؐ اپنی اِس لڑائی سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو رات کو آپؐ نے کوچ کا حکم دیا جب انھوں نے کوچ کا اِعلان کر دیا تو میں بھی کھڑی ہوئی۔ اور چلنے لگی۔ یہانتک کہ میں لشکر سے آگے بڑھی۔ جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوئی۔ تو میں اپنے ہودے کے پاس آئی میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ میرا ظفار کے کالے نگینوں کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے میں واپس گئی اور اپنا ہار ڈھونڈنے لگی۔ اور اِس کی تلاش میں مجھے دیر لگ گئی۔ اور وہ لوگ جو مجھے سواری پر رکھتے تھے آپہنچے۔ اُنہوں نے میرا ہودہ اُٹھا کر اُسے میرے اُس اونٹ پر رکھا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی اور اُنہوں نے سمجھا کہ میں اِس میں ہوں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۰:۔ ثابت نہیں ہوتے تو پھر حضرت عائشہؓ نے کس آیت کی رُو سے اپنا چہرہ ڈھانکا (۴) یہ کیوں نہ سمجھا جائے کہ یہ الفاظ بعد ازاں اُسوقت زائد کئے گئے تھے جب عرب کے مسلمانوں میں ایرانیوں کی نقل کر کے عورتوں کے چہرے کا پردہ رائج ہو چکا تھا۔ تاکہ ایسے لوگوں کو چہرہ ڈھانکنے کی کوئی دلیل مل جائے۔ خواہ وہ قرآن مجید کے خلاف ہی ہو۔ (۵) جب یہ واقعہ ۵ھ ہجری میں ہوا تو ہمارے مذہبی رہنما یہ کہتے ہیں کہ حضرت

Marfat.com

اور عورتیں اُس وقت ہلکی ہُوا کرتی تھیں بوجھل نہ ہوتی تھیں اور نہ اُن پر گوشت زیادہ ہوتا تھا وہ تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں تو لوگوں نے جب اُسے اُٹھایا تو ہودے کے بوجھ کا خیال نہ کیا اور اُسے اُٹھالیا اور میں نوعمر لڑکی تھی۔ اُنہوں نے اونٹ کو اُٹھایا اور چل دئے۔ اور میرا ہار مجھے اُس وقت ملا جب سارا لشکر نکل چکا تھا جب ڈیرہ میں آئی تو اُس میں کوئی نہ تھا تو مَیں نے اپنی اُس جگہ کا قصد کیا جہاں میں اُتری ہوئی تھی اور مَیں نے خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے تو میرے پاس لوٹ کر آجائیں گے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگئی صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا۔ وہ صبح کو میری جگہ پر پہنچا اور ایک سوئے ہوئے آدمی کی صورت دیکھی وہ میرے پاس آئے اور وہ مجھے حجاب سے پہلے دیکھا کرتے تھے۔ مَیں اُنکے اِنَّا لِلّٰہِ کی آواز سے جاگ اُٹھی" (بخاری کتاب الشہادات)" یہ وہ واقعہ ہے جس میں حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھا گیا تھا جس کی رُو سے اکثر اہلِ اسلام یہ کہتے ہیں کہ اُنھوں نے صفوان بن معطل کے سامنے اپنا چہرہ ڈھانک لیا تھا حالانکہ حضرت عائشہؓ کے اِن الفاظ "اور ایک سوئے ہوئے انسان کی صورت دیکھی" سے ثابت ہوتا ہے کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۱) حضرت عائشہؓ بالغ تھیں مگر اس کے چار سال بعد جب اُنہوں نے سنہ ہجری میں حبشیوں کے جنگی کرتب دیکھے تو پھر یہ کہتے ہیں کہ وہ اُس وقت نابالغ تھیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے مذہبی پیشواؤں کی دماغی حالت بہت خراب ہے بفرض محال اگر حضرت عائشہؓ نے اپنا چہرہ ڈھانک لیا تھا تو لشکر سے پیچھے رہ جانے کی شرم و ندامت کی وجہ سے تھا اس حدیث کو بطور مثال پیش

حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد بھی اُن کا چہرہ کُھلا تھا تب ہی تو صفوان بن معطل نے پہچان لیا۔ اگر اُس وقت اُن کا چہرہ ڈھکا ہوتا یا حجاب سے پہلے بھی انھیں نہ دیکھا ہوتا۔ تو پھر وہ ہرگز نہ پہچان سکتا۔ کیونکہ یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ انسان پہلی مرتبہ ہی کسی غیر شخص کو نہیں پہچان سکتا کہ یہ کون ہے تاوقتیکہ پہلے سے جان پہچان ہو یا کوئی تعارف نہ کرائے۔ اگر بفرض محال انہوں نے اپنا چہرہ ڈھانک بھی لیا تھا۔ تو وہ محض اکیلی ہونے کے باعث پریشانی اور گھبراہٹ کے سبب یا بندت جاگنے پر سر کے بال بکھر جانے کی وجہ سے تھا نہ کہ کسی آیت کے ماتحت اگر اُن کا چہرہ ڈھانکنا کسی آیت کے ماتحت ہوتا تو پھر وہ خود مسلم خواتین کے لئے حج میں چہرہ کُھلا رکھنے کا حکم کیوں دیتیں اِس قول کو ملاحظہ کیجئے۔ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمُ وَلَا تَتَبَرْقَعُ وَلَا تَلْبَسُ اور حضرت عائشہ رضہ نے کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں اور فرماتی تھیں کہ عورت ہونٹ نہ چھپائے اور نہ چادر (منہ پر) ڈالے (بخاری کتاب الحج) کیونکہ یہ حضرت عائشہؓ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کلام ربانی کے خلاف استدلال کریں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۲ - کیا جاتا ہے۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِىْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِىُّ صلعم اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِىْ وَجْهَهَا۔ اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہا اُم سلیم رسول اللہ کے پاس آئی۔

Marfat.com

رسمی پردہ کے حامیوں کے اعتراضوں کے جوابات

(۱) جب اہلِ اسلام سے یہ کہا جاتا ہے کہ رسمی پردہ کی وجہ سے مسلمانوں کی نسلیں دن بدن کمزور پیدا ہو رہی ہیں تو جھٹ یہ اعتراض پیش کر دیتے ہیں کہ جن مسلمانوں نے غیر ممالک کو فتح کیا تھا ان میں بھی تو رسمی پردہ رائج تھا پھر انھوں نے کیوں کر غیر ممالک کو فتح کر کے کئی سو سال تک ان پر حکومت کی سو اس کے نیچے ذیل کا جواب ملاحظہ ہو۔

اگر مسلمانوں کی گذشتہ حالت پر غور کیا جائے تو ان پر پانچ حالتیں گذری ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ پہلی حالت تو یہ تھی کہ جب انھوں نے دوسرے ملکوں کو فتح کیا تو ان میں رسمی پردے کا کہیں نام و نشان نہ تھا کیوں کہ اس وقت عورتیں بھی جنگوں میں کام کرتی تھیں۔ دوسری حالت یہ گذری کہ رسمی پردہ اختیار کرنے کے کچھ عرصہ بعد ان میں اتنی علمی دماغی اور جسمانی کمزوریاں آگئیں کہ وہ اپنی فتوحات میں کوئی اضافہ نہ کر سکے مگر مفتوحہ ملکوں کو ہی قبضہ میں رکھ سکے۔ تیسری حالت یہ ہوئی کہ رسمی پردہ نے اتنا کمزور کر دیا کہ رعایا کو بغاوت کرنے کی جرأت ہو گئی۔ جس کو مسلمان دباتے رہے۔ چوتھی حالت یہ ہو گئی کہ رعایا نے اتنا زور پکڑ لیا کہ مسلمانوں کی حکومت کا تختہ ہی اُلٹ دیا۔ اور بعض ملکوں میں ان کا صفایا ہی کر دیا۔ پانچویں حالت یہ ہوئی کہ انگریزوں نے ۷ ہزار کوس سے آکر ہندوستان پر قبضہ جما لیا۔ غرضیکہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۳:۔ اور کہا یا رسول اللہ اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا۔ کیا عورت پر غسل ہے اگر وہ خواب دیکھے۔ نبیؐ نے فرمایا جب وہ پانی دیکھے تو امّ سلمہؓ نے اپنا منہ ڈھانک لیا۔ اس عورت نے شرم کی وجہ سے ہی منہ ڈھانک لیا تھا۔

Marfat.com

رسمی پردہ تو ایک بیماری ہے۔ جیسا کہ تپ دق۔ جو حال تپ دق کے مریض کا آہستہ آہستہ ہو جاتا ہے وہی رسمی پردے والوں کا ہوا۔ بلاشبہ زندہ اور مردہ قوموں میں یہ بھی ایک عظیم الشان فرق ہوتا ہے۔ کہ زندہ قوم کو جب کبھی اس بات کا ذرا سا بھی شبہ ہو جائے کہ فلاں امر اُن کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث ہے تو وہ فوراً اُس کو اپنے راستہ سے ہٹا دیتی ہے۔ مگر مردہ قوم کو اِس بات کا دلائل کے ساتھ بھی یقین دلایا جائے کہ فلاں امر مثلاً رسمی پردہ اُن کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث ہے۔ وہ اُس کو ہٹاتی نہیں۔ بلکہ اس کی تائید میں طرح طرح کے حیلے تراشتی ہے۔ گویا اپنے مردہ ہونے کا ثبوت دیتی ہے۔ غور فرمائیے کہ جرمن قوم گذشتہ ۱۹۱۴ء کی جنگِ عظیم میں شکست کھانے کے بعد کتنی گر گئی تھی اور پھر عرصہ پچیس ۲۵ سال میں کتنے زور کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ مگر اہلِ اسلام کو گرے ہوئے کئی صدیاں ہو گئیں۔ پھر اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ یورپ اور اہلِ اسلام کی ذہنیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثال کے طور پر ذیل کا مقابلہ ملاحظہ فرمائیے۔

اہلِ یورپ	اہلِ اسلام
اہلِ یورپ کی یہ ذہنیت ہے کہ اُنکے مُلک غیر قوموں کے ہاتھوں میں جانے نہ پائیں۔ اب یہ غیرت ایمان کا جزء ہے۔ جیسا کہ اس قول سے ثابت ہوتا ہے۔ حب الوطن من الایمان وطن کی محبت ایمان کا جزء ہے۔ جو سراسر ترقی کا باعث ہے۔	اہلِ اسلام کی یہ ذہنیت ہے کہ اُنکی عورتوں کے چہروں کو غیر شخص دیکھنے نہ پائیں اب یہ غیرت شہوت پرستی۔ خود غرضی۔ اور تکبر کا جزء ہے۔ جو سراسر تنزل کا باعث ہے۔ غرضیکہ رسمی پردہ نے مسلمانوں کو اُٹھنے کے قابل ہی نہیں رکھا بقول حالی

Marfat.com

اِسلام کا گر کر نہ اُبھرنا دیکھے | پستی کا کوئی حد سے گذرنا دیکھے
دریا کا ہمارے جو اُترنا دیکھے | مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد

(۲) اکثر حامیانِ رسمی پردہ یہ کہتے ہیں کہ کیا عورتوں کے کھُلے چہرے باہر جانے میں ہی ترقی رکھی ہوئی ہے اگر اُن کے کھُلے چہرے باہر جانے میں ترقی نہیں ہے تو کیا اُن کے باہر چہرے ڈھانکنے میں ہی ترقی رکھی ہوئی ہے اگر اُن کے باہر چہرے ڈھانکنے میں ترقی رکھی ہے تو پھر مسلمانوں نے جس دن سے اپنی عورتوں کو گھر کی قید اور باہر ڈولی اور برقعہ کے زندان میں ڈالا ہوا ہے کیا کیا ترقیاں کی ہیں سوائے اس کے کہ جہالت کی وجہ سے حکومت سے ہاتھ دھو کر اب ہر بات میں غیر مسلموں سے ہٹ رہے ہیں افسوس اس رسمی پردہ کی وجہ سے مسلمان اس حالت تک پہنچ گئے۔ مگر پھر بھی اپنی ذلّت کو محسوس کر کے اِس کی کوئی اِصلاح نہیں کرتے۔ حالانکہ غیر قوموں نے اپنی عورتوں کو آزادی دیکر اور اُنہیں تعلیم یافتہ بنا کر علم اور سائنس پر ایسا قابو پایا کہ ہزارہا قسم کی کلیں ایجاد کیں۔ اور مسلمانوں نے علاوہ کسی اور چیز کے اپنی عورتوں پر ایسا قابو پایا کہ باہر بھی اُنکے حواس خمسہ بند کر رکھے۔ اور باہر کی ہوا بھی جو زندگی کا ذریعہ ہے اُنکو نہ لگنے دی۔ غیر اقوام نے عِلم اور سائنس میں ترقی کی اور مسلمانوں نے عورتوں کے قید رکھنے میں کمال کر دیا۔ یہاں تک کہ طرح طرح کی کلیں نکالیں مثلاً چہار دیواری۔ ڈولی۔ گھونگٹ اور بُرقعہ تاکہ غیر مرد عورتوں کے رُخسار، رفتار، گفتار اور جھنکار دیکھنے اور سُننے نہ پائیں جس قوم کی یہ حالت ہو وہ کیسے ترقی کرے

غیر اقوام کی یہ ذہنیت ہے کہ اُن کی عورتیں انگلینڈ اور جرمنی سے ہوائی جہازوں میں اُڑ کر آسٹریلیا، جاپان اور امریکہ کو جائیں۔ مگر رسمی پردہ پرست مسلمانوں کی یہ ذہنیت ہے کہ اُن کی عورتوں کے چہروں کو باہر کی ہوا نہ لگے۔ ایک نمایاں فرق ہے۔

(۳) عموماً حامیانِ رسمی پردہ یہ کہتے ہیں کہ اکثر مسلمان اپنی نظریں نیچی نہیں رکھتے۔ اور اُن کی سوسائٹی خراب ہے اِسلئے عورتوں کا چہرہ باہر ڈھانکا جاتا ہے یہ تو عیسائیوں کے کفّارہ کی سی بات ہے۔ کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کسی اور کو دی جائے۔ اگر بعض مسلمانوں کا اپنا چال چلن خراب ہے تو پھر عورتوں کو چہرے ڈھانکنے کی سزا کیوں دیجاتی ہے اِس میں اُن کا کیا قصور ہے بیمار تو مرد ہوں اور دوائی عورتوں کو پلائی جائے۔ قربان جائیے ایسی سمجھ اور عقل کے اصل بیمار کو تو دیکھتے نہیں اور علاج تندرست کا کرتے ہیں۔ گناہ تو عیسائی کریں مگر کفّارہ مسیح ہو جائیں اِسی طرح قصور تو مسلمان مرد کریں اور کفّارہ عورتیں ہو جائیں۔ بھلا جس قوم میں ایسے عقلمند اور فلسفہ داں لوگ ہوں وہ قوم دینی اور دنیوی کیا ترقی کر سکتی ہے۔ عیسائیوں نے تو ایک کفّارہ بنا کر حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر چڑھا دیا گویا اپنے کفّارہ کی عزّت کی اور مسلمانوں ذہنی عورتونکو کفّارہ بنا کر گھروں میں بند کر دیا۔ گویا اپنے کفّارے کو ذلیل کیا۔ خدا معلوم ایسی سوسائٹی اُس عورت پر کیا بُرا اثر ڈال سکتی ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ کھُلے چہرے باہر جائے کیا اس کا خاوند اتنا ہی کمزور ہے کہ باہر اپنی موجودگی میں بھی اُسکی عصمت کی حفاظت نہیں

Marfat.com

کر سکتا جو اُس کو چہرہ ڈھانکنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر خاوند ایسا ہی کمزور ہے تو پھر شادی ہی کیوں کی تھی۔ (۹) ـــــ تتمہ ـــــ یعنی بقیہ مضامین صفحہ ۳۲ کا بقیہ مضمون۔ اب غور کر کے دیکھ لیجئے کہ قرآنی آیات پر کون عمل کرتا ہے۔ عمل جن کا ہے اِس کلام متین پر ﷺ وہ سر سبز ہیں آج روئے زمین پر چونکہ غریب لوگ سرمایہ دار نہیں ہوتے۔ اِس لئے اُنکی عورتیں کھلے چہرے باہر جاتی ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسمی پردہ۔ نہ صرف تکبر۔ بڑائی بلکہ سرمایہ داری کا نشان ہے۔ جیسے یورپ کے سرمایہ دار کمزور قوموں کی آزادی چھین کر اور اُنکے حقوق دبا کر اُن پر حکومت کرتے ہیں اسی طرح حامیانِ رسمی پردہ بھی اپنی عورتوں کی آزادی چھین کر اور اُنکے حقوق دبا کر اُن پر حکومت کرتے ہیں صرف فرق یہ ہے۔ کہ اہلِ یورپ کی سرمایہ داری وسیع پیمانے پر ہے جس کی زد کمزور قوموں پر پڑتی ہے۔ اور حامیان رسمی پردہ کی سرمایہ داری بہت تنگ پیمانے پر ہے جس کی زد صرف اُنکی بیویوں پر پڑتی ہے۔ چونکہ ایسے مرد کمزور عورتوں پر حکومت کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ لہٰذا زبردست پر حکومت کرنا اِن کی طاقت سے باہر ہے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ اِن کے ہاتھوں سے حکومتیں چھن گئیں۔

صفحہ ۴۳ کے حاشیہ کا بقیہ مضمون:۔ اِنَّ بَنِیْ ھِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ اِسْتَاذَنُوْنِیْ فِیْ اَنْ یَّنْکِحُوْا اِبْنَتَھُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ یُّرِیْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ اِبْنَتِیْ وَیَنْکِحَ

Marfat.com

اِبْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا۔
الخمسۃ الا النسائی۔ ہشام بن مغیرہ کے کنبہ کے لوگ مجھ سے اجازت مانگتے ہیں کہ
اپنی بیٹی کا نکاح علی ابن ابو طالب سے کریں۔ میں اجازت نہیں دیتا پر نہیں دیتا۔ الا
اس صورت میں کہ اگر علی ابن ابو طالب پسند کرے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے
اور اُنکی بیٹی سے نکاح کر لے کیونکہ میری بیٹی میرا لخت (جگر) ہے۔ جو چیز اُسے رنج دے
وہ مجھے رنج دیتی ہے۔ اور جو چیز اُسے دکھ پہنچائے مجھے دکھ پہنچاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)
چنانچہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ اب جو لوگ
بے کھٹکے دو تین یا چار بیویاں رکھنے کو تیار ہو جاتے ہیں یا وہ لوگ جو سمجھے بیٹھے ہیں
کہ رسول اللہؐ کی شریعت میں چار بیویاں رکھنے کی عام اجازت ہے۔ انھیں
اس حدیث اور ذیل کی حدیث کے مضمون سے عبرت حاصل کرنی چاہئیے۔
مَنْ كَانَتْ لَهٗ امْرَأَتَانِ وَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ
سَاقِطٌ وَفِيْ اُخْرٰى مَائِلٌ۔ جس شخص کی دو عورتیں ہوں اور وہ اُن میں
انصاف نہ کرے قیامت کے دن اس کا اوپر دھڑ جھڑا ہوا ہوگا یعنی نہ ہوگا۔ دوسری
روایت ہے کہ جھکا ہوا ہوگا۔ (ابو داؤد) صفحہ ۴۲ سطر ۱۲ کا بقیہ مضمون
اب اکثر مسلمانوں کا یہ کہنا کہ مسلم خواتین کا مسجدوں میں آکر نماز پڑھنا منع
ہے۔ دراصل اللہ پر افترا کرنا ہے۔ اور جو قوم اللہ پر افترا کرتی ہے وہ ہمیشہ
کامیابی سے محروم رہتی ہے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ

Marfat.com

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ٥ (النحل ع ۱۵) جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے (۱۶-۱۱۶) حقیقتاً ایسا کہنے والے صاحبان نہ صرف اللہ پر بلکہ اُس کے رسولؐ پر بھی افترا کرتے ہیں۔ حالانکہ نبی کریم کا صاف ارشاد ہے "کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو"۔ (بخاری کتاب الجمعہ) اب اکثر مسلمانوں کی یہ ذہنیت ہے کہ مسجدیں جو بہترین جگہ ہیں وہاں تو اپنی عورتوں کو نماز کے لئے کبھی نہیں بھیجیں گے۔ مگر بازار اور سنیما جو بدترین جگہ ہیں وہاں ضرور بھیجینگے حاشیہ صفحہ ۹۸ کا بقیہ مضمون۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَطْلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ دَارِ النَّبِيِّ صلعم وَ النَّبِيُّ صلعم يَحُكُّ رَأْسَهٗ بِالْمِدْرٰى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْاَبْصَارِ۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک سوراخ سے نبی صلعم کے گھر میں جھانکا اور نبی صلعم اپنا سر پشت خار سے کھجلاتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو علم ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو اُسے تمہاری آنکھ میں مارتا اجازت (کا اصول) تو دیکھنے کی وجہ سے ٹھیرایا گیا ہے (بخاری کتاب اللباس)

دراصل اجازت لینے کا اصول اِسی واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ اہلِ خانہ کو ایسی حالت میں نہ دیکھا جائے جس حالت میں وہ دیکھا جانا پسند نہیں کرتے۔ اور اِسی وجہ سے پردہ لٹکاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ پردہ گھر کے نجی حالات اور

Marfat.com

ح

وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۳۳

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی گروہ ہو جائیں گے تو ہم ان کیلئے جو رحمن کا انکار کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں (بھی) جن پر وہ چڑھتے ہیں۔ (۴۳-۳۳) الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب۔ یہ دنیا مردار ہے اس کے ڈھونڈنے والے کتے۔

مسلمانوں میں فرقہ بندی کے وجوہات

مسلمانوں میں فرقہ بندی کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں جن پر وہ غور و فکر کرتے ہیں مگر اسلام کی تعلیم سے قطعاً نا آشنا ہوتے ہیں۔ بقول اقبال مرحوم

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں — کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو — تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود — یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

دوسری [illegible] مذہبی راہنما کا [illegible] اختلافات کی بنا پر کفر کے فتوے دیکر برادرانِ اسلام کو کافر ٹھہرانا اور آپس میں لڑانا اور ان میں پھوٹ ڈالنا۔

ہے جھگڑے نرالی کا دین ایجاد کرتے ہیں — مذہب کی آبرو اہلِ مذہب برباد کرتے ہیں
فرقہ بندی کی ہوا تیرے گلستان میں چلی — ان مالیوں نے باغ اجاڑا تیرا

تیسری وجہ فروعی مسائل پر بحث [illegible] ہوتے رہنے سے مسلمانوں کا [illegible] ایکدوسرے کو حقارت سے [illegible] سے مراد ہوتی ہے

Marfat.com

کی نظر سے دیکھنا بلکہ آپس میں دشمنی رکھنا ۔ شیوۂ جاہلی

دشمنی میں اور بے خبری میں ہوا اُمت — دشمنانِ دین سُنی میں ہو ملت

وہاں سے عزت کی کم ہو نہ نصرت — حق ادا کرے تا حشر دو ملت

رب ہے اہلِ ہند میں جنگ ایسی باہم — کرے دینِ خدا پر ہنسے سارا عالم

قومِ مسلم کے لئے ہے سربلندی لازمی — ہو خوش تدبیری اجتناب از فرقہ بندی

۱۳۲۰ھ کے اشتہار کی نقل

اِشتہارِ واجب الاظہار

چونکہ اہلِ اسلام کی باہمی فرقہ بندی اور گروہ سازی نے مسلمانوں کی قوتِ اتحاد کو کمزور کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ دین میں کسی بات پر نہ ہی اتحاد دینی پیدا ہوتا ہے جو سراسر تنزل کا باعث ہو رہا ہے، میں فرقہ بندی سے بیزار ہوں گو میرا اعلان کرتا ہوں کہ میں نہ قادیانی اور نہ وہابی اور نہ اہلِ حدیث اور کسی ایسی جماعت سے تعلق رکھتا ہوں جو کہ گروہ اہلِ اسلام کی تکفیر کرکے انہیں خارج سمجھتی ہو اور اللہ کے دیئے ہوئے نام ہُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ اُس نے ہمارا نام مسلم اس کو چھوڑ کر کوئی الگ نام رکھتی ہو۔ لہٰذا اہلِ اسلام سے التماس ہے کہ مسلمان اور مسلمان ہی رہیں اور مسلمان ہی مریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

(آلِ عمران) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا چاہیے اُس سے ڈرنا اور مرنا مگر

ملنے کا پتہ :- نوشہ منزل مصری شاہ لاہور

Marfat.com

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ج

اور اپنی زینت کو نہ دکھائیں سوائے اسکے جو اس میں سے کھلی رہے (النور ع ۴)

إن المرأة إذا بلغت المحيض لم يصلح أن يرى منها إلا هذا وهذا وأشار إلى وجهه وكفيه (ابو داؤد)

عورت جب بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس کے بدن کا کچھ دکھائی دے سوائے اسکے اور اسکے اور اشارہ کیا اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف

رسمی پردہ کے نقصانات

اور

اسلامی پردہ کے نشانات

جس میں رسمی پردہ کے نقصانات جتلا کر اور اسلامی پردہ کے نشانات بتلا کر

یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسلم خواتین کے جسم کا پردہ گھر سے باہر بھی نہیں ہے

مرتبہ

پیرزادہ شمس الدین

مؤلف

آئین قرآن، دربارہ حکومت و حکمران، ادعیۃ القرآن، فی آیات رحمن، تعزیرات قرآن وغیرہ

بار دوم ایک ہزار اکتوبر ۱۹۵۵ء قیمت فی جلد عہ

در مطبع نوا ریویو لسل ؟ لاہور باہتمام مینیجر نذیر محمد طبع کرا کر شمس الدین نے شائع کیا